ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
بتائید چمن آرای باغ جہان وزین اوان بیمنت اقتران این دیوان خوش عنوان در نعت
رسول آخر زمان من تصنیف جامع الکمال جناب میاں محمد صاحب
دیوان نعت
بباعث کثرت شائقین مدح و نعت سید المرسلین صلعم باہتمام بندگان درگاہ کریم جناب
قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد و قاضی رحمۃ اللہ عرف قاضی فتح محمد صاحب مرحوم ساکن بلبندر
در مطبع ناگر فتح الکریم واقع بمبئی بند طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خالق مطلق کو کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے صنایع بدایع نوع بشر کو شعار
حیات وتمیز سے سرفراز فرماکر دیوان عالم مین پیدا کیا اور درود نامحدود اوس ناظم برحق پر
کہ جسکو سخن آفرین ازل نے بنام نامی آن گرامی مطلع قصیدہ کائنات کیا پھر اوسی معظم ومکرم کو مقطع
اشعار موجودات ٹھہرا دیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم اما بعد فقیر حقیر محمد عبد الرزاق
عرف محمد عبد اللہ تخلص فصاحت ولد مولوی عبد القادر سکندر آبادی خدمات فیضدرجات اصحاب
عالی ہمم وارباب سخا وکرم مین گزارش کرتا ہے کہ جناب معلی القاب فضیلت مآب حضرت قاضی احمد صاحب
برادر جناب فیضماب گل گلزار کامرانی بہار گلستان قدر دانی حضرت قاضی ابراہیم صاحب سلمہ الوہاب نے
زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ میرے برادر صاحب موصوف خطون مین متواتر لکھا کرتے ہین کہ شہر بمبئی
اور اوسکے گرد ونواح کے اضلاع مین اکثر جا عربی مولود پڑھا جاتا ہے اور اوسکے مطالب ومعانی علم پر
موقوف ہین نا خواندونکی سمجھہ مین نہین آتے ہین اونکو بجز خوش الحانی کے معنی سے بہرہ حاصل نہین ہوتا
اگر معنی سمجھہ مین آوے تو حظ قلبی اور فیض روحی حاصل ہو اور آنسرور کائنات کی محبت اونکے دلون مین
زیادہ ہو تو ذریعہ نجات ہے اس سبب سے ہمنے کئی نسخے قصائد نعت نبی کے چنانچہ دیوان قابل مجموعہ
نجم الضیا مظاہر الاعجاز دیوان وفا یعنے سودائے آخرت اور ہشت بہشت وغیرہ بہت کوشش کر کے
چھپوائے ہین مگر اندنون اکثر شایقین سے سماعت مین آیا کہ دیوان قصائد در نعت آنحضرت صلعم تصنیف
قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین شہسوار عرصہ سخندانی عندلیب نغمہ سرائے چمن مدح خوانی گوہر

آبدار

آبدار دریاسے فضل وکمال پسندیدۂ شعرائے ماضی وحال افضل الشعرا اکمل النظما جناب مغفرت مآب مولانا و استاذنا حضرت جان محمدؐ صاحب المتخلص بہ بنی مرحوم ومغفور ساکن اورنگ آباد دکن جو فی الحال سکندرآباد تعلق حیدرآباد دکن مین تشریف فرما تہے بہت عمدہ ہے اور مرغوب صغیر وکبیر ہے ہر شعر اوسکا گوہر نایاب ہے ہر صفحہ اوسکا روشن مثل صفحۂ آفتاب ہے فصاحت مین لاجواب ہے ہر ایک بیت بلاغت مین انتخاب ہے اگر دستیاب ہو تو ضرور بالضرور ارسال کرین تو ہم اس عروس زیبائے حجرہ نشین کو زیور طبع سے آراستہ کرکے منصۂ شہود پر جلوہ گر کرین تاکہ اوسکے دیدار فصاحت آثار سے شائقین نعت نبی اور طالبان مدح رسول ایزدی کا دل شاد اور باغ باغ ہو اور اس خاکسار کو بہی اجر عظیم حاصل ہو اور موجب حسنات کامل ہو اور دعاے مغفرت سے ہر قاری وسامع یاد کرے جب مین نے یہہ بات جناب قاضی احمدؐ صاحب کی زبانی سُنی تو یہہ دیوان بلاغت نشان ماسوا اسکے بہت قصائد مصنفؔ دیوان ہذا کے جو ہر طرف پہیلے ہوئے تہے بکوشش تمام وبسعی مالا کلام زر کثیر صرف کرکے فراہم کیا اور جس جس ردیف کے قصیدے تہے وہان داخل کردیے اور حق تالیف بہی بموجب حق سعی دیگر اس کتاب کو انجام کیا اور وارثان مصنفؔ کے جو پیش کیا گیا تو وہ بہی اسکو پڑہکر نہایت خوش ہوئے بلکہ جس وقت قاضی صاحب موصوف سے طبع کرانے کا حال سُنا تو کہا شکر ہے خدا کا زہے نصیب کہ ہمارے بزرگون کا نام جاری رہا یہہ کہکر قاضی صاحب مذکور کے حق مین دعاے خیر کی اور باعث خوشنودی کیا نیز حق تالیف وتصنیف وغیرہ جو کچہہ کہ تہا جناب قاضی صاحب ممدوح کو ہبہ کردیا اور قاضی احمدؐ صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر کیا انہون نے اپنے برادر بزرگ حضرت قاضی ابراہیم صاحب مہتمم کتاب ہذا کی خدمت بابرکت مین روانہ فرمایا تب حضرت موصوف نے جناب فیض مآب بلبل شاخسار سخندانی طوطی شکرستان شیرین زبانی مداح مصطفٰے شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص بہ وفا سے ترتیب دیوان کی تاریخ کہلوائی اور معمورۂ بمبئی کے مطبع مرغوب ہر دیار مین زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ فرمایا اب مشتریان بازار سعادت اور خریداران نیک نیت سے اور ناظرین وقاری وسامعین سے یہہ عرض ہے کہ جو صاحب اس دیوان کو خریدے اور پڑہے مصنفؔ مغفور وچہپوانے والے اور جامع کو بہ دعاے خیر یاد کرے آمین ثم آمین یا رب العالمین

عیان تحریر بسم اللہ سے ہے فضل رحمان کا
بیاض صبح بخشش سر ورق ہے میرے دیوان کا

خدا کو بھا گیا جب حسن اوس سلطان خوبان کا
بنا کر آئینہ در پیش رکھا روے جانان کا

تصور جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
ہوا محبوب باری خانِ سامان اپنے سبحان کا

ثنا خوان خود خدا ہے اوسکے کامل حسن ایمان کا
ازل مین کعبہ دین ہو گیا رخ جس مسلمان کا

بیاضِ صبح محشر عکس ہے دلبر کے دامان کا
خور روز قیامت ہے ستارہ کفش جانان کا

بیان کس منھہ سے ہو یہہ جبرا ہے جان بریان کا
کہ خور پھینکا ہوا پھاہا ہے میرے داغ ہجران کا

دلیل نحنُ اقرب سے ہوا تحقیق یہہ ہمکو
خدا کو بھی نہ چھوڑا عشق کامل حسن انسان کا

جگر کو آہ نے چھیدا مژہ مین اشک ہین سفتہ
ہوا وہ مثقبِ مرجان یہ مثقب دُرِّ غلطان کا

تمھارا نور چمکیگا ترحم سے قیامت مین
چراغ صبح کا عالم بنے خورشید تابان کا

کہا ہے ثانیِ اثنین اذ ہما فی الغار اللہ نے
مراتب اور ہین یہہ مرتبہ صدیق ذیشان کا

خبر ہے بعد میرے گر نبی ہوتا عمرؓ ہوتا
خلافت مین نہ رکھا نام جسنے کفر وبطلان کا

ملایک نے حیا کی جس سے کیا کامل حیا ہوگی
لقب ہے باحیا وکامل الایمان عثمانؓ کا

اوڑایا ذوالفقار تیز سے سر کفر کا یکدم
ہوا ہے قوت اسلام بازو شاہ مردانؓ کا

تمہاری آل اور اولاد کا سنی ثناخوان ہے
صلے مین مغفرت دینا یہی مطلب اوس ثناخوان کا

عشق جب پیدا نہ تھا تب عشق کا دستور تھا
تھا خدا ناظر نبی کا اوسکا یہہ منظور تھا

جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور تھا
قالب ارواح نبوالارواح سے معمور تھا

جب تلک تہا ذات کے اندر احد مشہور تھا
ہوگیا احمد جدا ہوکر اوسیکا نور تھا

حضرت موسیٰ کہان تھے اور کہان کوہ طور تہا
دید پہلے کس نے کی کیا خدا کا نور تھا

خلق کی شہرت نہ تھی پر تو نبیؐ مشہور تھا
احمدا جب کچھہ نہ تہا رب تہا تر اندکور تھا

چشم کھلتے ہی کیا نظارۂ خوبی حق
دیدۂ آدمؑ مین مردم بنکے تو مستور تھا

مرہم رحمت سے تیرے ہوگیا اندمال
زخم عصیان پر ہمارے ورنہ کیا انگور تھا

جب گدائی خورش نہ آئی کخن اقرب کہہ دیا
وصل تیرا ہر طرح اللہ کو منظور تھا

خشک تاب عارض تابان سے بالکل ہوگیا
چشمۂ خورشید شاید آب سے معمور تھا

بے سبب کب تہا تیری صبح ولادت کا ظہور
ریش عصیان جہان کو مرہم کافور تھا

کیا طلباشیر آپ کی صبح ولادت ہوگئی
اس تپ عصیان سے عالم سبکا سب رنجور تھا

مثل شپر دید سے اے مہر نور حق تیری
دیدۂ اہل بغاوت پہلے ہی سے کور تھا

تیرے باعث ہوگئی آدمؑ کی توبہ مستجاب
آگے پیدایش کے تو ایسا ہی ذی مقدور تھا

یا نبیؐ سنی کی یون کرنا شفاعت رب کے پاس
وصف سے میرے یہہ دنیا مین بہت مسرور تھا

داغ عشق احمدی دل پر ہے شعلہ طور کا
سینۂ مشتاق مین ہے ایک عالم نور کا

کیون نہ ہو داغ فراق یار ٹھنڈا نور بار
ہے یہہ میلا دیکھا مرہم کافور کا

فی الحقیقت نور حق کا حق پہ ہے دار ومدار
حق اگر بولون ابھی درجہ ملے منصور کا

روے روشن کے تصور مین کوئی مرحوم ہو
کیا عجب خورشید محشر گل ہو شمع گور کا

محنت ہجران سے نقد وصل کی راحت نصیب
وجہہ روزینہ یہی ہے آپ کے مزدور کا

زخم عشق مہر رو مین خون کے قطرے ہین لعل
ہے در کان بدخشان مُنہہ میرے ناسور کا

زندہ کر کر پھر نئے سر سے مسیحا کیا کرے
لاشہ ہو مرحوم جب اس چشم کے مغفور کا

اے شکر لب تیری فرقت مین ہوئی یہ لاغری
بار ہے ایک ناتوانائی سے تن پہ ڈور کا

ضبط سے بالکل نہین رکتی کبھی سوز درون
شور کچھہ دیگر ہے اب آہ دل پر شور کا

نغمہ پردازی پہ اپنی کیون نہو نازان یہ دل
بلبل شیدا ہے تیرے روضۂ مبرور کا

آپ کا شائق ہون اے آقائے عالم بیقصور
مین نہ جنت کا ہون طالب ورنہ طالب حور کا

ہے با وصاف حمیدہ والی ملک دکن
تخت ہو قائم ہمیشہ اس شہ مشہور کا

یا رسول اللہ سنی ہے غلام چار یار
دل سے ہے فدوی وہ آل طاہر اطہور کا

شکر خدا کہ ہمکو نبی مصطفے ملا
جب مصطفے ملا تو یہ جانو خدا ملا

نعت رسول خالق باری سے کیا ملا
ایمان و دین و رحمت حق یہہ صلا ملا

جسکو غبار خاک رہ مصطفے ملا
کیا چشم مغفرت کے لیے توتیا ملا

دل مین ہے ہمکو شعلۂ نور خدا ملا
موسیٰ کو سیر طور مین فرما و کیا ملا

کسکی تلاش مین کرین یہ عمر صرف ہم
حق صاف ملگیا کہ ہمین حق نما ملا

کس آرزو کی آرزو پھر ہم کرین کبھو
دل جسکی آرزو مین تھا وہ دلربا ملا

طے کرنی راہ پل کی بڑی فکر تھی ہمین
فضل خدا بسوے خدا رہنما ملا

چشم امید باز ہوئی صاف خلق کی
جب توتیاے خاک شہ اصفیا ملا

شکل حباب زیست ہے بحر فنا مین ہم
شکر خدا کہ توشۂ راہ بقا ملا

پیش از طلوع نیر صبح وجود خلق
مجھکو نقاب سید روشن لقا ملا

مرآت حق نما ہے وجود محمدی
حق کا خیال کر کہ تجھے آئینہ ملا

یا مصطفے تجھی پہ بزرگی ہوئی ہے ختم
بعد از خدا کے کچھ یہہ کسے مرتبہ ملا

طاؤس ہے مزار بزرگان کا مور سیل
ناقے کا تیرے اسکو کہین نقش پا ملا

پیغمبرون کا حق نے کیا جسکو پیشوا
اے سنی دیکھہ ہمکو وہی پیشوا ملا

سوز ہجر احمدی مین یہان تلک نالہ ہوا
سلسلہ اشکو کا گردن مین میری مالا ہوا

شعلہائے سوز دل کی یہان تلک رفعت ہوئی
ماہ کے اطراف میری آہ کا ہالہ ہوا

گرمی عشق نبی میں آبداری یہہ ہوئی
گوہر ٹپکتا ہمارے منہہ کا تبخالہ ہوا

روضۂ شاداب یثرب کی سفر کے شوق میں
غنچۂ نسرین ہمارے پانوں کا چھالا ہوا

صید دام زلف والا بخشش امت ہوئی
جب نگین عرش میر اگیسوؤن والا ہوا

نعت والا کے صلے میں حقتعالی سے مجھے
رات دن کا وردِ خدا انعام دوشالہ ہوا

قدسیوں میں بھی ہے شہرت وصف جو کرتے ہیں ہم
عالم بالا پہ اپنا بول کیا بالا ہوا

جز مدینے کے نہ کھیلے اور دیگر جا پہ
چشم کے جھولے میں طفل اشک ہے پالا ہوا

لخت دل مژگان پہ آیا چشم آتشبار سے
باوزن اک ایک منقل ایک پرکالا ہوا

کونسی ساعت ہو یارب آستان پاک پر
جبہہ سائی میں رہوں میں اپنا سر ڈالا ہوا

حق اوتارا دین احمد کو تو از بہر نثار
ناگہان بدعت ہوئی اور کفر غربالہ ہوا

جبکہ اے سنی ہوئی صبح ولادت آشکار
کفر اور بدعت کی شب کا صاف منہہ کالا ہوا

قلم نے لوح پہ جب مصطفیٰ کا نام لکھا
تو اوسکے ساتھ ہی اللہ کا سلام لکھا

قلم کا منہہ نہیں جو لکھہ سکے نبی کا نام
طفیل اونکے ہی جو کچہہ کہ تھا تمام لکھا

جناب حضرت بوبکر اور عمر عثمان
علی شاہ امامت باحترام لکھا

لکھا تو کیا یہ لکھا کلک نے بحکم حق
یہہ چارون ہووینگے خلفائے ذوالکرام لکھا

قدوم احمد مرسل لیے زمین کا جب
بنام حضرت آدم سب انتظام لکھا

لکھا جماعت مرسل کو افضل و اعلیٰ
مگر رسول کو اون سب کا پیشوا امام لکھا

تمام عالم ہستی و عالم بالا
لکھا یہہ سب پہ محمد کے زیر نام لکھا

لکھا نبیون کو سب اونکی ذات کی بخشش
پہ آپ کو جو لکھا شافع انام لکھا

لکھا نبیون کو درجہ بدرجہ ہووینگے
مصطفیٰ پہ نبوت کا اختتام لکھا

جو ہونگین امتین پیغمبروں کی نافرمان
سزا ملیگی ہے جنت اونھین حرام لکھا

پہ مصطفیٰ کی جو امت کے عاصیان ہونگے
خدا غفور وہ زمرے کا ہے تمام لکھا

ہے ابتدائے نبوت وہ تعالی رتبت سے
اسی پہ ختم رسالت ہے والسلام لکھا

حصول حاجت و مقصد مراد کا ضرور
ہوئی اونہین کے سبب سے بلندی و پستی
تمام خلق مین ہو روشنائی لیل و نہار
جو ہونگے تابع فرمان اور نافرمان
سفیدی اور سیاہی جہانکی آنکھون سے
لکھا وہ سینۂ اقدس سے مخزن عرفان
چہ ذقن کو لکھا صاف چشمۂ حیوان
ذقن سے سیب جنان قدسی سر خلد برین
گلو سے حنجرۂ داؤدی خوش الحان
لکھا پسینے سے پہولون کو خط سے سنبل کا
وجود شانون سے اونکے لکھا کمر سے عدم
شکم سے آپ کے لکھا خزینۂ رحمت
لکھا سعادت کونین ہر دو ساعد سے
غضب سے نار لکھا رحم سے لکھا جنت
وہ شور فتنہ و آشوب حشر کے اندر
نماز و زہد کو اوقات حسن اسعد سے
تمام حور و ملک اور سارے جن و بشر
غرض مین کیا لکھون جو جو ہوا یہہ عالم مین
ضعیف ہوگئی امت مدد کرو آقا
کرو مدد کہ عنید ان دین ہون نابود
قصیدہ کیجیے مقبول یا رسول اللہ

اونہین کے نام سے امت کا پورا کام لکھا
زمین پانون سے سر سے فلک کا بام لکھا
جبین سے شمس کو رخ سے مہ تمام لکھا +
قلم نے ہر دو جماعت کو بخت خام لکھا
قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکھا
تو دل سے کعبۂ مقصود خاص و عام لکھا
تو ناف پاک سے کوثر کا خاص جام لکھا
دہان و لب سے شگوفون کا آب تام لکھا
زبان پاک سے شیرینی کلام لکھا +
دہن سے غنچۂ خوشبو کا رنگ و فام لکھا
تو پشت عالیہ سے پشتی انام لکھا
تو ران و ساق سے کونین کا قیام لکھا
تو دو نون دست مبارک سے فیض عام لکھا
یہہ گرم و سرد اونہین کے سبب تمام لکھا
قلم نے قد سے شفاعت کا اہتمام لکھا
تو صبر و شکر سے اونکے مہ صیام لکھا
کنیز کین وہ رہینگین تو یہہ غلام لکھا
قلم نے اونکی ہی ہستی سے لیکے وام لکھا
خدا نے حامی امت تمہارا نام لکھا +
ازل سے حق نے تمہین فاتح مہام لکھا
صفت مین آپکی جو سنی غلام لکھا

دواحسرتا کہ ماہ ربیع العلا چلا	روز تولد شہ ہر دو سرا چلا
آنے سے ماہ پاک کے آئی تھی جان مین جانا	جسوقت وہ چلا تو گویا دم میرا چلا

اے مبتلاے دردِ فراقِ محمدی
جلدی علاج کر لو کہ روزِ شفا چلا

مرہم تھا صبحِ روزِ ولادت کا آفتاب
میرے جگر کے زخم پہ پھاہا رکھا چلا

پھاہا تھا ماہ مرہمِ زنگار تھی وہ شب
انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹتا چلا

مشتاق عندلیبیں تھیں مدت سے باغ میں
وقتِ بہار آیا یہ یکدم رہا چلا

آیا طبیب بر سرِ بالینِ دردمند
دیکھا نگاہِ رحم سے کچھ یک ذرا چلا

خالی نہیں ہے رنج سے رخصت بیاد کی
زخمِ جگر پہ اور نمک پھینکتا چلا

کیونکر نہ اشکبار رہے چشمِ عاشقان
ہو کر جدا مکان سے جب آشنا چلا

ایماہ تیری چاندنی تھی فرش زرفشان
افلاس ہمپہ ڈال کے بستر اوٹھا چلا

سیراب ہم ابھی نہوے تھے اے ابرِ رحم
پیاسے ہی ہمکو چھوڑ کے ہو کر جدا چلا

ابروے مصطفےٰ کا تصور تھا رات دن
کیا اے ہلال ماہ کرم [illegible] بتا چلا

سنی کی جان سنتے ہی لب پہ آگئی
شہرہ ہوا جو ماہِ تولد جدا چلا

یا مصطفےٰ ظہور ہے تیرے ظہور کا
مظہر کنا ہے حق نے تجھے اپنے [illegible]

تجھہ میں خدا میں دیدۂ احول کو ہو دوئی
[illegible] تو نظر [illegible]

تا [illegible] کی فر[illegible] [illegible] نہیں
جب [illegible] جمع غریبون [illegible]

شاید خیال تھا کہ ہون رسمِ عائین
ویسا ہوا تھا جیسا تصور حضور [illegible]

معراج میں فلک پہ ملا نورِ حق سے جب
یاد آیا ہوگا موسیٰ کو وہ شعلہ [illegible]

حضرتؐ کی ماہیت کو نہ جبریلؑ پاسکا
ادراک بے شعور ہے اپنے [illegible]

دل میرا گر قبول کریں کچھ عجب نہیں
تحفہ کیا قبول سلیمان نے [illegible]

گستاخی ہو معاف ہوے آپ جب رحیم
باعث اسی بھروسے ہے اپنے غرور کا

دل داغِ سوزِ عشقِ نبیؐ سے ہے لالہ زار
کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہے ایک ایک نور کا

ہو ویگا آفتاب وہی داغِ عشق جب
ہوگا عیاں سفیدہ جو صبحِ نشور کا

محکوم ہر کدام نہ کرنا شہا کبھو
مجھپر چلے نہ زور کسی اہلِ زور کا

دل سے ہے باریاب ہمیشہ حضور میں
ظاہر میں یہ غلام ہے ہر چند دور کا

محتاج ہر کسی کا نہو جاے تا بہ عمر
صدقہ دلا دو سنی کو کچھ اپنی گور کا

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا
گر آئینہ نبی کو دیکھا ظہور اپنا

موسیٰ کی طرح ہمکو ہے سیر طور دل میں
شعلہ ہے نور احمدؐ سینہ ہے طور اپنا

کسواسطے ہیں فاخر جن و ملک پہ ہم سب
احمدؐ کے ہے بھروسے سارا غرور اپنا

نور نبی کا [illegible] ہر چیز میں عیان ہے
گر تم نہ دیکھو جانو ہے یہ قصور اپنا

یا مصطفیٰ محمدؐ میں دور ہوں بلا لے
بلواؤ تو پھر نہ چھڑوا مجھسے حضور اپنا

کب دل ملے شکستہ جز رحمت نبی کے
ہے سنگ معصیت سے سب شیشہ چور اپنا

ملاحی گر کرے نہ احمدؐ تو جانو ہووے
دریاے معصیت سے کیونکر عبور اپنا

ڈرتا ہے کیوں بلاے محشر سے تو ہر اک دم
احمدؐ کو کر وسیلہ رب ہے غفور اپنا

گر چشم دل کشادہ جب دیکھ نور احمدؐ
کیونکر دکھے تجلی دیدہ ہے کور اپنا

دیگر ہے کون جس سے حاجت طلب کریں ہم
احمدؐ سے ہی بر آوے کار ضرور اپنا

باطن میں فی الحقیقت نزدیک ہی ہے ہر دم
ظاہر میں گو وسیلہ رہتا ہے دور اپنا

ہاں گرم مہری ہونا حب نبی میں ہر دم
حامی وہی ہے وقت صبح نشور اپنا

[illegible]ن ہاتھ پکڑے اوس وقت ہمارا
ہے اک وسیلہ احمدؐ ہنگام صدور اپنا

سیلاب موج رحمت ذکر نبی ہے جانو
کیوں تشنہ ہم رہینگے دریا ہے پور اپنا

احمدؐ کو رکھ وسیلہ ہر ایک سے تو سنی
کیوں التجا کرے ہے کھو کر شعور اپنا

[illegible] جہان میں کسی نے نہ ایسا کام کیا
چھوڑا کے عاصیوں کو جو نبیؐ نے نام کیا

سلام کیوں نہ مرا اس نبی پہ ہووے سدا
خدا نے اپنا جسے مورد سلام کیا

تجلی جلکی وہ عالم میں ہو تعجب کیا
کہ جس نبیؐ نے مہ و مہر کو غلام کیا

وہ نور ذات احد جلوہ کرکے امکان میں
حقیقت آپ ہی آیا نبیؐ کا نام کیا

قصیدہ کرکے رسالت کا یہ خدا نے شروع
بنام ختم رسل اسکو اختتام کیا

کسی نبیؐ نے مہم سر نہ کی شفاعت کی
مگر یہ کام محمدؐ نے ہی تمام کیا

ضرور کب تھا خدا کو ظہور کثرت کا
نبی کے واسطے یہ سارا انتظام کیا

وہ عالی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو — خدا کے عرش معلی پہ جا مقام کیا
ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا — خدا نے خلیل رسل کا جسے امام کیا
ہے اذن کسکو شفاعت کا یا شفیع ورا — خدا نے آپ ہی کو شافع انام کیا
کلیم اوسکو کہو لامکان پہ جا کر — کہ جسنے رو برو اللہ سے کلام کیا
برائے راہنمائی حسن خلق اللہ — پیام جو تھا خدا کا وہی پیام کیا
ہے سنی رحمت للعالمین ذات نبی — کہ جسنے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

قیامت ہوگی جب خورشید نیزے پر کھڑا ہوگا — زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا
کہینگے نفسی نفسی سب پیمبر ویسی حالت مین — نگہبان اپنی امت کا محمد مصطفی ہوگا
نہ بیٹا ماں کو پوچھیگا نہ ماں بیٹے کو پوچھیگی — نہ بھائی ہوویگا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا
وہاں ہے کون کسکا سب ہینگے اپنی حالت مین — مگر اسوقت پر حامی رسول کبریا ہوگا
تلینگلین نیکیاں امت کی پر انمین جو محشر کو — گرانی سے گناہوں کی اگر [illegible] کا ہوگا
کرم سے لطف سے اپنے نبی صلی علی اُسدم — تو کھینگے ہاتھ اوس پلہ مین [illegible] ہوگا
فرشتے جانب دوزخ گنہگاروں کو کھینچینگے — پکارینگے نبی کو جب بڑا شور وبکا ہوگا
یہ سنکر جب شفیع عاصیاں ہونگے باینحالت — برہنہ پاؤں ہوویگے سر اقدس کھلا ہوگا
گذر جب پل پہ ہویگا ہے رستہ تیز خنجر سے — خدا کے حکم سے اوس وقت دوزخ پر دھرا ہوگا
جو نیکوکار عابد متقی اہل صفا ہونگے — وہ رہ سے ایسے لوگوں کا گذر مثل ہوا ہوگا
گنہگاروں کا ایسا حال ہوگا اے مسلمانو — گرینگے کٹ کے دوزخ مین عذاب اوسجا بڑا ہوگا
محمد مصطفی اوسجا نہایت مہربانی سے — پکڑ کر ہاتھ اونکا سوے جنت رہنما ہوگا
گذر اسجا سے جسوقت سبکا ہوگا جنت مین — بفضل مصطفی حق سے نہایت مرتبا ہوگا
ملینگی نعمتین اوسجا یہ انمین نعمت عظمی — طفیل مصطفی اون سب کو دیدار خدا ہوگا
توقع رکھ تو اے سنی نبی کے فضل و احسان سے — جو رتبہ اہل جنت کا ہے تجھکو بھی عطا ہوگا

اے فروغ ماہ حسن از روے رخشان شما — مشرق انوار خوبی شد گریبان شما
اے بہار غنچۂ دین لعل خندان شما — آبروے [illegible] شما

دل پریشان ہے کہ کب ہمدست ہو یہ آرزو
خاطر مجموع ما زلف پریشان شما

خلق سب خواب عدم سے جاگ اُٹھی یکبیک
زانکہ زور برد دیدہ آب روے رخشان شما

یا رسول نیک اختر کیجیے ایسی مدد
تا ببوسم ہمچو گردون خاک ایوان شما

یا نبی ہرچند قرب آستان سے دور ہین
بندۂ درگاہ ہستیم و ثنا خوان شما

شوق تو دیدار کا ہے جان لب پر آگئی
باز گردد یا برآید چیست فرمان شما

اے کمان ابرو یہ گوشے مین گذر تو کیجیے
کاندرین رہ گشتہ بسیار ند قربان شما

عاشقون کا راز دورِ چشم سے چھپتا نہین
بہ کہ بفروشند مستوری بمستان شما

قول سے حافظ کے کہتا ہے یہ سنی احمدا
روزی ما باد لعل شکر افشان شما

یہ دعا سنی کی ہے فضل خدا مقبول ہو
اے سر نا حق شناسان گوی میدان شما

جوش عشق [illegible] پیدا ہوا
یہہ کہ محبوب خدا [illegible] مصطفےٰ پیدا ہوا

روے ہستی مین جو نور مصطفےٰ پیدا ہوا
روح ہر مومن کو بس عشق خدا پیدا ہوا

جب جہان پیدا ہوا غم حشر کا پیدا ہوا
اوسکے بر ضد شافع یوم الجزا پیدا ہوا

چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب
صاف تر مرآت نور مصطفےٰ پیدا ہوا

مشتری خود حق ہے جسکی آب تاجان کا
بحر رحمت سے وہ دُرِّ بے بہا پیدا ہوا

رحمت للعالمین ہے حامی روز جزا
عاصیون کے سر پہ رحمت بار کیا پیدا ہوا

مطلع دیوان عالم آپ ہی پہلے ہوا
آپ ہی پھر ہو سکے اوسکا نا تما پیدا ہوا

حق نے چاہا موجب رحمت ہو بندون پر تو جب
رحمۃ للعالمین خیر الوریٰ پیدا ہوا

رہ رسم امت نبی ایسا بھی کوئی ہو گیا
بطن سے جو امتی کہتا ہوا پیدا ہوا

حق نے کی خواہش ظہور اپنے کا باعث کوئی
تب محمد مظہر نور خدا پیدا ہوا

اسم بیشک ہے خداے پاک کا رب رحیم
رحمۃ للعالمین احمد بھی کیا پیدا ہوا

راہ رحمت کس طرح مسدود ہو اے مومنو
گمرہون کے واسطے ہے رہنما پیدا ہوا

مولد و منشا ہے احمد کا مکان لا مکان
ظاہرا حبیب دیکھنے کو اس جگہہ پیدا ہوا

جب نبی پیدا ہوئے امت کو یہہ آئی ندا
ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوا

اب تک اسی سے تھی شفیق و شافع کل عاصیان

روز حساب فضل جو ہوگا اله کا
فرمان ایسا حشر مین ہوگا اله کا
بتلاکے تب کہینگے یہ امت کو جبرئیل
ہوویگا جبرئیل کو یہہ حکم کردگار
حضرت نبی کے ساتھ ہوا وسوقت جبرئیل
حیرت زدہ ہو پوچھینگے آپسمین قدسیان
سردار اسکا کون ہے باشان و باہیبت
بولینگے پھر نبی کی سواری کو دیکھکر
ہوگی ندائے غیب کہ صلی علے کہو
استادہ پھر تو ہوویگی اللہ کے روبرو
چہرے کھلینگے روبرو اللہ کے تمام
بولیگا حق کہ میری نظر انپہ کچہہ نہین
فردگنہ یہ سیم کر اب اونکی جبرئیل
پہلے ہی مین نے اپنے محمد رسول کو
اب جائز ہین خلعت رحمت دیا اونہین
اور نقد مغفرت مین تقاضے مین دیدیا
عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا
میزان پہ اوسکا پلہ نیکی جھکا رہے
جنت کی سمت جاوے یہہ دوزخ کو سر کرے
اوسکی تو جہی ہوئی جاگیر خلد بر
جنت مین چوکی پہرے لگا دو اوسکو سب
مخصوص ہوگیا ہے مری صرف خاص مین

جز محمد کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا

دفتر الٹ ہی جاویگا اپنے گناہ کا
لشکر کہان ہے آج مرے بادشاہ کا
موجود ہے رسالہ رسالت پناہ کا
لے آؤ مستحق ہے کرم کی نگاہ کا
زمرہ یہہ لے چلیگا اعلا پایگاہ کا
ذیشان قافلہ ہے یہ کس اہل جاہ کا
یہہ دبدبہ ہے حشر مین جسکی سپاہ کا
شاید رسالہ ہے یہ شہ دین پناہ کا
لشکر یہہ عالیشان ہے دوعالم کے شاہ کا
تا فی نظر کہ آویگا دفتر گناہ کا
ہوگا ملاحظہ جو وہ فرد سیاہ کا
ہے پاس اس شفیع بلا اشتباہ کا
بخشا گناہ اونکے ہر اک سال و ماہ کا
خلعت دیا شفاعت عصیان تباہ کا
نہلا دے پانی انکو تو کوثر کے چاہ کا
کر وضع شمسی قمری دن اونکے گناہ کا
منصب خصوصا ونکو دیا مین نے جاہ کا
موزون رسالہ ہے شہ ذی دستگاہ کا
مرکب براق سب کو رہے پل کی راہ کا
رضوان سررشتہ دار ہوا اس سپاہ کا
ہو پاسبان نبی کی یہی خوابگاہ کا
خاصہ رسالہ ہے یہ مرے دادخواہ کا

ہنستے ہین اکیبار اسے فضل و لطف سے
میرے نبی کی فوج کی لگتی ہے اب ثبت
چہرون پہ اپنے ہوویگی جو مُہر مغفرت

انعام دیگا زمیرے فیض نگاہ کا
ہان انتظام خلد کی ہو پیشگاہ کا
ہے سنی پہ طفیل رسالت پناہ کا

نہ ہووے مجھ سے ثناے اعلی ثناے تو برملاے اعلی
خدا کی رحمت سے یا محمد بلا مکان شد سراے اعلی
گئے ہو تم اوس مقام اوپر کسی نبی کو نہ تھا میسر
تمھارا ایسہ رتبہ یا محمد کہ عرش شد زیر پاے اعلی
پناہ مانگے گی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری امت
رہے گی محشر کو یا محمد تمام تحت لواے اعلی
ہین ہم وہ بیمار کیا دوا ہوا گر دوا ہو تو اسسے کیا ہو
ہے درد عصیان کو یا محمد شفاعت تو شفاے اعلی
کسی کا ایسا نہین گذارا نہ مارسے پر وہان کوئی فرشتہ
تمھاری اللہ نے یا محمد بقرب خود کرد جاے اعلی
ازل سے لے تا بروز محشر ہے بحر رحمت کا وہ شناور
تمھاری صورت کا یا محمد ہر انکہ شد آشناے اعلی
بناے گر کوئی لاکھہ تدبیر کرے نہ زر اسکو کوئی اکسیر
مس گنہ کو ہے یا محمد محبت کیمیاے اعلی
زر شفاعت کی عام بخشش تجھی سے ہو گی بغیر رنجش
خدا نے دی آپ یا محمد بدست تو این عطاے اعلی
خدا نے تمکو ہی دی شفاعت جو تم کہین وہ قبول عزت
نہووے کس طرح یا محمد نجات ما از دعاے اعلی
خدا نے بخشی تھین برحمت کلید قفل در شفاعت
خدا بھی راضی ہے یا محمد بصد رضا بر رضاے اعلی

جو ہو قیامت مین مجھ پہ آفت تپش ہو خورشید کی بشدت
چھپا لو اوسوقت یا محمدؐ مرا بزیر لواے اعلی

رکھے ہے جو احتیاج سنی وہ پاے امید آج سنی
کچھ ایسا ہو رحم یا محمدؐ باین گداے سراے اعلی

ولہ

نہ ہووے وصف تھاے اعلی رخ تو بدر الدجاے اعلی
ہمیشہ کرتے ہین یا محمدؐ ثناے تو بر ملاے اعلی
تمھارا سر ہے بجاے قرآن ہر ایک مو سے ہے نور بارا
جو فرق نازک ہے یا محمدؐ یقین راہ ہداے اعلی
تمھارے ہین وے جو ہر دو کاکل ہین باغ جنت کے گویا سنبل
جہان معطر ہے یا محمدؐ ز بوے آن مشکساے اعلی
وہ زلف ہے لام خط رحمت کہ ہمکو اسلام سے ہے رفعت
ہین لوح پر نور یا محمدؐ عذار روشن بناے اعلی
ہین سارے اسلام سے مسلمان یہ سلسلے پر ہے سبکا ایمان
ہمارا ایمان یا محمدؐ فتادہ اندر قفاے اعلی
وے دونون ابرو ہین قاب قوسین یا ہین دونو کمان حرمین
بہ کفر فاتح ہین یا محمدؐ یہ تیر مژگان نہاے اعلی
عیان زپیشانی تو رحمت تمھارے گالون کو کیا دون نسبت
تھا ایک خورشید یا محمدؐ دوم چہ بدر سماے اعلی
ہین جام کوثر کے دونون آنکھین سواد رحمت سدا نظر مین
بعین رحمت ہین یا محمدؐ نظر کنان دیدہاے اعلی
الف جو اللہ کے اسم کا ہو تمھاری بینی سے نسبت اسکو
تمھارا ہر لب ہے یا محمدؐ عقیق کان طلاے اعلی

تمہارے دندان وہ دُرِ یکتا اگر ہو بیعانہ دین و دنیا
بجز خدا اسکے یا محمد کرے کدامی بہاے اعلیٰ
تمہارا چہرہ خدا کو مقبول تمہارے دو کان فضل کے پھول
تمہاری گردن ہے یا محمد صراحی خوشنماے اعلیٰ
ذقن سے قد سے مین کیا دون نسبت کہ اسکو حق نے یہہ دی ہے زینت
ہے سیب جنت کا یا محمد بسر و خوش دلرباے اعلیٰ
وہ خوش محاسن کی رخ پہ زینت کرن ہے اطراف مہر رحمت
وہ موج غبغب ہے یا محمد یہ بحر رحمت فزاے اعلیٰ
کروگے محشر مین تم عنایت تمام امت پہ عام رحمت
ہے گنج رحمت کا یا محمد یقین صدر صفاے اعلیٰ
سحر سعادت سکے ہر دو ساعد ہمیشہ قبضے مین فضل بیحد
تمہارے کف مین ہے یا محمد بجوش بحر عطاے اعلیٰ
حسر پر آسا ہے پشت تختہ مگر شفاعت کا ہے وہ نامہ
تمھین عطا ہے وہ یا محمد یہ مہر جل و علاے اعلیٰ
یہہ وہ ہے فرمان خاتمیت کہ تم پہ ہے ختم اب نبوت
خدا نے کی مہر یا محمد تو خاتم الانبیاے اعلیٰ
مگر نظر مین نہ آسکے کسکی میان عقل آگئی ہے غلطی
اب آگے عصمت کا یا محمد نہادہ ام بر خداے اعلیٰ
شکم نہین ہے ہے نور یک جا ہے ناف کوثر کا گو یا چشمہ
ستون دین کے ہین یا محمد یہ ہر دو ذیشان پاے اعلیٰ
وہ زانو اوپر ہین مہر اور ماہ ہین ران اور ساق ہر دو ذدیباہ
ہر ایک ناخن ہے یا محمد ہلال عید الضحاے اعلیٰ
کروگے محشر مین جب شفاعت مجھے بھی دینا زر شفاعت

زروز میثاق یا محمدؐ من از تو دارم رجاے اعلےٰ
نہ کوئی برلاوے کام سنی تمہین سے حل ہو مہام سنی
عطا ہو مجھے اوسکو یا محمدؐ بفضل و لطف عطاے اعلیٰ

چشم ہے جاے مصطفےٰ دل ہے سراے مصطفےٰ
زلف رسلے مصطفےٰ ہے شب قدر مومنین
نور صفاے مصطفےٰ صبح سعادت ہے ہمین
مہر لقاے مصطفےٰ شمس ضحاے چرخ دین
ناخن پاے مصطفےٰ مومنو ماہ عید ہے
ہے یہہ ہواے مصطفےٰ باغ جہان سبز تر
صدر صفاے مصطفےٰ مخزن سر ذات حق
ظلّ رداے مصطفےٰ حشر مین ہم پہ ہووےگا
فضل و عطاے مصطفےٰ ہمیہ ہمیشہ جاری ہے
حق نے براے مصطفےٰ پیدا کیا جہان کو
لینگے واے مصطفےٰ سختی سے ہم جو حشر مین
ہوگی صداے مصطفےٰ لطف سے جب یا امتی
کیا ہے عطاے مصطفےٰ سنی ہمارے حال پر
جان برضاے مصطفےٰ دل تہ پاے مصطفےٰ
تحت لواے مصطفےٰ ہر دو جہان ہین بالیقین
جب کہین ہاے مصطفےٰ نار سقر کو دیکھہ ہم
تب ہو صلاے مصطفےٰ اب چلو باغ خلد کو
لطف و عطاے مصطفےٰ کیسا ہے ہمپہ دیکھیے
نیک تھی راے مصطفےٰ بخشش عاصیان کیے
دیکھو وفاے مصطفےٰ حامی عاصیان ہوے

دل ہے سراے مصطفےٰ چشم ہے جاے مصطفےٰ
ہے شب قدر مومنین زلف رسلے مصطفےٰ
صبح سعادت ہے ہمین نور صفاے مصطفےٰ
شمس ضحاے چرخ دین مہر لقاے مصطفےٰ
مومنو ماہ عید ہے ناخن پاے مصطفےٰ
باغ جہان سبز تر ہے یہہ ہواے مصطفےٰ
مخزن سر ذات حق صدر صفاے مصطفےٰ
حشر مین ہم پہ ہووےگا ظلّ رداے مصطفےٰ
ہمیہ ہمیشہ جاری ہے فضل و عطاے مصطفےٰ
پیدا کیا جہان کو حق نے براے مصطفےٰ
سختی سے ہم جو حشر مین لینگے واے مصطفےٰ
لطف سے جب یا امتی ہوگی صداے مصطفےٰ
سنی ہمارے حال پر کیا ہے عطاے مصطفےٰ
دل تہ پاے مصطفےٰ جان برضاے مصطفےٰ
ہر دو جہان ہین بالیقین تحت لواے مصطفےٰ
نار سقر کو دیکھہ ہم جب کہین ہاے مصطفےٰ
اب چلو باغ خلد کو تب ہو صلاے مصطفےٰ
کیسا ہے ہمپہ دیکھیے لطف و عطاے مصطفےٰ
بخشش عاصیان کیے نیک تھی راے مصطفےٰ
حامی عاصیان ہوے دیکھو وفاے مصطفےٰ

شان گداے مصطفے شاہ ہون ہے بس وچیند ہے
اپنا سواے مصطفے حشر مین کون ہے شفیع
خوف و رجاے مصطفے کرنا ہمین ضرور ہے
دین بقاے مصطفے تا بہ ابد بقا ہے یہہ
قدر و قضاے مصطفے قدر و قضا خدا کی ہے
نور و ضیاے مصطفے جلوۂ کوہ طور ہے
ہم بہ دعاے مصطفے حشر کو بخشے جائینگے
وصف و ثناے مصطفے سنی ہو تجھسے کب ادا

شاہ ہون ہے بس وچیند ہے شان گداے مصطفے
حشر مین کون ہے شفیع اپنا سواے مصطفے
کرنا ہمین ضرور ہے خوف و رجاے مصطفے
تا بہ ابد بقا ہے یہہ دین بقاے مصطفے
قدر و قضا خدا کی ہے قدر و قضاے مصطفے
جلوۂ کوہ طور ہے نور و ضیاے مصطفے
حشر کو بخشے جائینگے ہم بدعاے مصطفے
سنی ہو تجھسے کب ادا وصف و ثناے مصطفے

یا نبی مصطفے مرحبا مرحبا — یا شفیع الورا مرحبا مرحبا
تم ہو نور خدا تم سے ظاہر ہوا — نور ہر دوسرا مرحبا مرحبا
تم امام رسل سب بے چگون بےمثل — افضل الانبیا مرحبا مرحبا
زندہ تم سے عیان ہوگئے مردگان — یا حبیب خدا مرحبا مرحبا
انگلیون سے بنی نہر جاری ہوئی — آپ کی بر ملا مرحبا مرحبا
تمنے شق قمر کردیا چرخ پر — یا نبی مصطفے مرحبا مرحبا
تم سے ہر دوسرا ہوگئے بر ملا — خاصۂ کبریا مرحبا مرحبا
نخل خرما بجا سنگ سے ظاہر ہوا — تم نے پیدا کیا مرحبا مرحبا
لاکھون بیمار کو روبرو لے مسیح — تم نے دی ہے شفا مرحبا مرحبا
ہوکے شیرین دہن تمنے حق سے سخن — روبرو ہے کیا مرحبا مرحبا
آیا سنگ گران جب بہ آب وان — حکم جبدم ہوا مرحبا مرحبا
ریت کو یا نبی تمنے حلویسی کی — اور گیا با مزا مرحبا مرحبا
بات پر آپ کی ہرنی آئی چلی — مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
اپنے مسواک کو تمنے گاڑا ہے جو — جھاڑ اوسکا ہوا مرحبا مرحبا
ثانی ہی نا ہوا اور نہین ہوویگا — یا نبی آپ کا مرحبا مرحبا

ایک فرشتے کے تھے ہر دو بازو جلے — آپ نے پر دیا مرحبا مرحبا
گو وہ تھا جلکے موا تم نے زندہ کیا — پھر وہ آدم ہوا مرحبا مرحبا
رہ ہر و کفر پر تم نے کی جو نظر — وہ مسلمان ہوا مرحبا مرحبا
لاکھون ہی گمرہان آئے رہ پر بجا — آپ ہو رہنما مرحبا مرحبا
پیدا ہو کر نبی کہتے تھے امتی — اپنے لب کو ہلا مرحبا مرحبا
روز محشر ہو جب دینگے تم ہمکو تب — مغفرت کی صلا مرحبا مرحبا
یا شفیع الامم تمنے کر کے کرم — راہ حق دی بتا مرحبا مرحبا
ہے خدا وحدہ لاشریک لہ — تم بھی ہو بے چرا مرحبا مرحبا
نور حق نے جو کی اپنی جلوہ گری — تم سے ظاہر ہوا مرحبا مرحبا
فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما — تمکو مظہر کیا مرحبا مرحبا
وہ تھا نور صمد جلوہ گر خود احد — نام احمد رکھا مرحبا مرحبا
تم شریعت خدا تم طریقت خدا — تم حقیقت خدا مرحبا مرحبا
کیا بولون خدا تمکو یا مصطفے — ہو نہ حق سے جدا مرحبا مرحبا
گر مین بولون خدا ہو شریعت خفا — تم کو یا مصطفے مرحبا مرحبا
تم مین حق مین بجا فرق اتنا ہوا — یا امام الہدی مرحبا مرحبا
حق کو ہے نہ پسر اور نہ مادر پدر — اے شہ اصفیا مرحبا مرحبا
ہے خدا ذات تو تم صفت اوسکی ہو — رازدان خدا مرحبا مرحبا
ذات ہے جب تلک کب صفت ہو الگ — ذات تک تم بقا مرحبا مرحبا
یہہ سخن عارفو غور سے گر سنو — بولو گے بارہا مرحبا مرحبا

سنی ہو تر زبان کہتا ہی ہر زمان — ہے نبی پر فدا مرحبا مرحبا

ہے شہد آب دہن ہمارا — نبات کی جا سخن ہمارا
وہ شیرین لب کی صفت کے باعث — قلم ہے شکر دہن ہمارا
بوصف آن لب یہ مان پان ہے — کہ پیکدان ہے دہن ہمارا

وہ زلف مشکین کے ہم گدا ہین　　ہے مرگ چھالا ختن ہمارا
وہ تازہ تر گل کے ہم ہین بلبل　　کہ لامکان ہے چمن ہمارا
بنایا روح القدس کو بلبل　　نگار گل پیرہن ہمارا
نہین ہے جنت کی ہمکو پروا　　ہے کوے احمدؐ چمن ہمارا
لگا ہے شوق خدا پرستی　　ہے دلربا بت شکن ہمارا
جو ہو مدینے مین لاش عریان　　ہو دھوپ وہان کی کفن ہمارا
مزار کی جا پہ سبز گنبد　　بنے یہہ چرخ کہن ہمارا
زہے مقدر بہشت یثرب　　غبار بنجاے تن ہمارا
بسوز ہجران مہر خوبی　　ہے نالہ آتش فگن ہمارا
وہ گل کے روضے مین وا قسمت　　بنے جو ہمہ ریالی تن ہمارا
ریاض وحدت کے مدح خوان ہین　　کہ تازہ تر ہے چمن ہمارا
وہ مٹی کے پتھر کو پہینکتے ہین　　یہی ہے دیوانہ پن ہمارا
ہمارے آقا کا ہے دو عالم　　جہان رہین ہم وطن ہمارا
دعا یہ کرتے ہین یا محمدؐ　　ہو دور رنج و محن ہمارا
بکفر غالب رہین یہہ مقصد　　براے شاہ زمن ہمارا
نزول موسیٰ پہ من و سلویٰ　　ہے وصف احمدؐ کا من ہمارا
نجات کامل ہے پھر تو سنی　　قبول ہو گر سخن ہمارا

یارب تو بتا تصویر نبیؐ و اصلّ علیٰ و اصلّ علیٰ
چہرے سے عیان انوار خدا ہے جسے منور ہر دو سرا
رخسار منور جلوہ کنان چمکا ہے روشن ہر دو جہان
لب لعل فزون از لعل یمن تھا نور کا شعلہ سینہ فگن
پیشانی سے جسکی صاف عیان بس نور خدا ہر دو جہان
بینی ہے سے الف اللہ کا عیان پر ستر خدا ہے درج وہان

تا دیکھون سدا تصویر نبیؐ و اصلّ علیٰ و اصلّ علیٰ
ہے بدر دجیٰ تصویر نبیؐ و اصلّ علیٰ و اصلّ علیٰ
ہے شمس ضحیٰ تصویر نبیؐ و اصلّ علیٰ و اصلّ علیٰ
ہے ماہ لقا تصویر نبیؐ و اصلّ علیٰ و اصلّ علیٰ
ہے نور خدا تصویر نبیؐ و اصلّ علیٰ و اصلّ علیٰ
و اصلّ علیٰ تصویر نبیؐ و اصلّ علیٰ و اصلّ علیٰ

ابروے مبارک مثل کمان تہا سہم مژہ سے کفر نہان
ہے دفع بلا التصویر نبی و اصلِ علی و اصلِ علے

بادام مہیہ و آنکھون کے ہم کرینگے نثار اُس چشم بہ ہم
گر دیکھین ذرا التصویر نبی و اصلِ علی و اصلِ علی

بے نور ہین جب دیکھینگے ہم تو مژدہ دلو نیر کرکے کرم
دیویگی جلا التصویر نبی و اصلِ علی و اصلِ علی

اوس سینہ مین روشن تر خدا امت کے لیے تہا بیت بہرا
ہے شمع ہدا التصویر نبی و اصلِ علی و اصلِ علی

تو نور خدا کو دیکہہ ہم کیا بولون تجہسے ہی ربکی قسم
مرآت صفا التصویر نبی و اصلِ علی و اصلِ علی

وہ دست نہ تہا تہا دستگیر ہم ہر راہ ہدایت پر تہا قدم
ہے راہنما التصویر نبی و اصلِ علی و اصلِ علی

اے سنی ازل مین تو نے اگر دیکھی ہے تو رکہیو اُسکی خبر
ہان بہول نہ جا التصویر نبی و اصلِ علی و اصلِ علی

جسوقت خور نور سے نبیؐ دیدہ مین چمکا
ہر ذرہ نظر آگیا اسرار قدم کا

جب قصد کیا وصف محمدؐ کے رقم کا
سر جُھک گیا سجدے مین ہی اکبار قلم کا

دیوان جو ہوا وصف محمدؐ کے رقم کا
شیرازہ یہہ یکبار ہوا رشتہ دم کا

ایمان ملا دین ملا ہمکو عزیزو
یہہ صاف تصدق ہے محمدؐ کے قدم کا

کیا لطف ہے کیا فیض ہے کیا فضل و عنایت
باللہ کہ مالک ہے وہی فیض اتم کا

بتلائی رہ نیک کیا وعدۂ بخشش
کس مُنہ سے ادا شکر ہو احمد کے کرم کا

ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اک جا
جلوہ ہے اسی مہر عرب ماہ عجم کا

ایمان ہے ہدایت ہے محمدؐ کی صفت مین
لو خوان کشادہ ہے یہان فضل و نعم کا

سجدے کے لیے شاہ کے اے قبلۂ عالم
بس ہے مجھے محراب ترے ابرو کے خم کا

کب فکر اوسے مہر قیامت کی ہو شاہا
جب سایہ ہوا امت پہ ترے دین کے علم کا

جب لگ چکی امت کی ترے سر سے شفاعت
سب خوش ہوے جاتا رہا غم حشر کے غم کا

گمراہی مین ہم تھے کہو دی کتنے ہدایت
یہ سارا کرم ہے اسی حامی امم کا

ایمان دیا دین دیا ہمکو وہ سنی
کیا فیض ہے کیا فضل اس الطاف شیم کا

تم ہو شاہ انبیا یا مصطفےٰ
ہو رسول کبریا یا مصطفےٰ

جو تمھاری راہ پر قائم رہے
ہو گئے وے اولیا یا مصطفےٰ

دین حق نے لی صفائی آپ سے
تم ہو شاہ اصفیا یا مصطفےٰ

زیب و زینت تم سے تقوی کو ہوئی
تم ہو زین الاتقیا یا مصطفی

سب بزرگون کو بزرگی آپ سے
تم ہو ازکی الازکیا یا مصطفی

جب ہوئین ظاہر تمھاری نیکیان
چھپ گئے سب اشقیا یا مصطفی

ہو ہدایت آپ کی جسکو تو پھر
راستہ سیدھا لیا یا مصطفی

آپ کی الفت مین پس پیوند دل
خوش ہوا جسنے سیا یا مصطفی

جو تمھارے قول پر ثابت رہا
نیکنامی سے جیا یا مصطفی

آپ کی الفت مین جو تشنہ ہوا
ساغر کوثر پیا یا مصطفی

فرش سے خوش ہے مدینے کا مجھے
ہو عطا اک بوریا یا مصطفی

اُسکے فرمان ہین جہان جو آپ کا
ہے ادا فرمان کیا یا مصطفی

گر صفائی چاہتا ہے دل کی تو
روز و شب کہہ صفیا یا مصطفی

آفتاب نور ہے چہرہ رسول اللہ کا
جلوہ کوہ طور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جبہہ و رخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہے سدا
رحم سے مجبور ہے چہرہ رسول اللہ کا

قوس ابرو تیر مژگان سے بہم چلہ کشید
کفر پر منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا

چشم رحمت سے گنہگاران امت کیطرف
روز و شب ناظور ہے چہرہ رسول اللہ کا

فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو
ناصر و منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا

بینی و روے جمال دین و دنیا بالیقین
بلکہ خالص نور ہے چہرہ رسول اللہ کا

عارض انور نے بخشی روشنائی مہر کو
نور چشم کور ہے چہرہ رسول اللہ کا

گوش عالی جوہر عزت کے ہر دو کان ہین
گوہر طہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ہے زبان و لب سے ہر دم گفتگوے مغفرت
غافر و مغفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

فرد عصیان امم دھو لے ذقن کا ہی عرق
رکھے یہ مقدور ہے چہرہ رسول اللہ کا

چشم دل سے دیکھ از روے ترحم پاس ہے
تجھ سے کب مہجور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ہر دو عالم ذکر حسن پاک سے ہین تر زبان
ہر جگہ مذکور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آفتاب اوج رحمت جلوہ وحدت یقین
نور سے معمور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جسنے دیکھا اُسنے نقد مغفرت حاصل کیا
فیض سے گنجور ہے چہرہ رسول اللہ کا

دو رنگ کو مرحمت نور بصارت کیون نہو
چشم بین مستور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نور احمد دید بین موجود ہے ہر شے مین دیکھ
گو بظاہر دور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صاف تر رومال رحمت سے ہوئی لوث حدوث
پاک ہے مبرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

راغب و ناظر ہے رب العالمین سوے حبیب
کیا اوسے منظور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نور وحدت سے مجلّی و منوّر بالیقین
حسن سے موفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

کیونہ سنی جا ہے جہان شہرت نہین اس حسن کی
ہر طرف مشہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آب رحمت سے ہوئی ہے شست و شوے وے پاک
طاہر و اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صفحۂ دل پر مرے حسن ہدایت کیون نہو
اوسپہ تو مسطور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ماہ تابان جب ہے اے سنی فلک پر آفتاب
دیکھکر مسرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ذکر ہر دم ہے مرا کلمہ رسول اللہ کا
ورد کرتا ہون سدا کلمہ رسول اللہ کا

ہو تجلی دل کو اور ایمان کامل اوسکا ہو
صدق سے جسنے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا

ہے یہی ذکر جلی ورد اسکا کر اس طرح سے
دم بدم صبح و مسا کلمہ رسول اللہ کا

لا الہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے کر
تا کرے دل کو صفا کلمہ رسول اللہ کا

عاقبت کے خوف سے گر تم پڑھو گے مؤمنو
دیگا دوزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا

ہے دم عیسی اسی مین ذکر کر اے مردہ دل
دے ہے مردہ کو جلا کلمہ رسول اللہ کا

گر کرے دنیا کی خاطر ورد اسکا جو کوئی
برکت اوسکو دیگا کلمہ رسول اللہ کا

جسنے ورد اسکا کیا بہر خدا طلبی تو بس
حق سے دیگا ملا کلمہ رسول اللہ کا

کیون نہ میر القلقہ ہو روز و شب ہر ایکدم
نقش دل پہ ہو گیا کلمہ رسول اللہ کا

آئینے سے دل کے ہو زنگ کدورت صاف تر
قلب کا ہے مصقلہ کلمہ رسول اللہ کا

گر خدا بینی تجھے منظور ہے یہہ ذکر کر
دیگا نور حق بتا کلمہ رسول اللہ کا

جنت الماوی ہے اوسکے واسطے اے مومنو
دم بدم جسنے کہا کلمہ رسول اللہ کا

جلوۂ نور الہی اس سے دل مین ہو نمود
دیکھ لے ہے حق نما کلمہ رسول اللہ کا

کاتب قدرت نے چاہا شوق عالم کا کرے
لوح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا

تیرے ایمان کو ہو استقلال اسکے ذکر سے
روز و شب کہہ سنیا کلمہ رسول اللہ کا

جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہوگیا
خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہوگیا

نور ایمان سے منور کیون نہو سارا جہان
دین احمد کا دو عالم مین جو شہرا ہوگیا

مومنون کے دل کو اکبار ہی تجلی ہوگئی
نور پاک مصطفےٰ کا جبکہ جلوہ ہوگیا

کیا بزرگی مین کرون ذات محمد کی بیان
جسکے باعث اطہر و اشرف یہ کعبہ ہوگیا

شافع روز جزا ہم عاصیون کے واسطے
جز رسول کبریا پھر کون ایسا ہوگیا

ہے زمین سے تا فلک ایمان کو رفعت ہوگئی
رایت دین محمد جبکہ برپا ہوگیا

جب تولد سید لولاک کے مین ہوئے
مومنون کا کیا کہون اس سمت قبلہ ہوگیا

وہشت دنیا نہ عقبیٰ قبر کی بھی فکر کیا
شافع روز جزا جسوقت اپنا ہوگیا

دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی پھر نزول
باعث رحمت یقین حضرت کا آنا ہوگیا

منزل رحمت ہوا یہ سطح روے زمین
جب شفیع المذنبین دنیا مین پیدا ہوگیا

بے مثال و بے چگون ذات محمد کو کہو
ورنہ بتلاو نبی کا کون ہمتا ہوگیا

جب نبی پیدا ہوے دنیا و دین دونون ہوے
دو جہان کا الغرض اسباب سارا ہوگیا

کیون نہ امت کو شرف بخشے رسول کبریا
جسکے قدمون سے مشرف عرش اعلیٰ ہوگیا

واہ ری یثرب خدا دکھلاے ای سنی مجھے
عشق احمد کا یہ میرے سر مین سودا ہوگیا

بڑا اشتاق ہے مدت سے دل میرا محمد کا
بتادے جلد تر یارب مجھے روضا محمد کا

نحوست اٹھ گئی دنیا سے اک لخت ای مسلمانو
دو عالم مین ہوا جسوقت سے شہرا محمد کا

چراغ نور ایمان سے ہوا ہے دل کا گھر روشن
مہ نور ہدایت دل پہ جب چمکا محمد کا

ہمین کیا خوف ہے یارو کہو روز قیامت سے
گنہگارون کے چھڑوانے کو ہے وعدہ محمد کا

نہین ہے فکر ہمکو گرمی خورشید محشر کی
ہمارے سر پہ ہے اے مومنو سایہ محمد کا

مہم بخشش امت نہووے فتح کیونکر اب
کہ شمشیر شفاعت پر تو ہے قبضہ محمد کا

ادا شکر کیون اوسکا پڑے تھے ہم ضلالت مین
ہدایت حق نے دی ہمکو یہ ہے صدقہ محمد کا

تجلی دین اعظم کی ہوئی مشرق سے مغرب تک
ازل سے دل میرا آشفتۂ نور مجسم ہے
خیال زلف عنبر بوے احمد سر سے کب جاوے
خدا کا نور اقدس لاشریک و وحدہ برحق
خدا نے نور احمد کو کیا خلقت مین لاثانی
کہان ہم اور کہان یہ دین نزول حرم حق کب تھا
چھوڑائی راہ بد ہم سے عطا کی نعمت ایمان
ہین سب حق اہندہ افضال فرات احمدا سنی

جو نور حق سے کثرت مین ہوا جلوہ محمدؐ کا
کہ خوش آتا ہے جنت سے مجھے صحرا محمدؐ کا
ہوا ہے روز اول سے مجھے سودا محمدؐ کا
جمال ذات اظہر ہے تو ہے یکتا محمدؐ کا
نہین تھا اور نہو ویگا کوئی ہمتا محمدؐ کا
یہ جانو موجب رحمت ہوا آنا محمدؐ کا
بیان فضل و احسان مین کرون کیا کیا محمدؐ کا
یقین جانو کہ سب پر دست ہے بالا محمدؐ کا

اے مصدر رحمت خدائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وے منزل فضل کبریائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
اے معدن فیض والسخائی وے مخزن جود والعطائی
اے صاحب صادق الوفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بینی تو ئی حال مومنان را دانی تو ئی راز عاصیان را
اے واقف سر اختفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
پوشیدہ نماند بر تو ہر سر ہستی تو ئی ذرہ ذرہ مخبر
اے باعث ارض والسمائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی بجا تو راز اعظم ہستی تو ئی سید دو عالم
اے سرور خیل انبیائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
دانستہ خبر ز حال است دادی تو امید از شفاعت
اے غافر ذنب والخطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی تو عقدہاے دین را دادی تو صفائی مومنان را
اے گوہر تاج اصطفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بنمودی تو راہ دین بگمرہ کردی تو ز راہ دین آگہ

اے ہادیٔ صدق والصفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہستی توئی مقتدائے پاکان اسرار ازل بتو نمایان
اے جوہر کان اجتبائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہر ذرہ ز راز حق تو دانی رخشان ز تو مہر آسمانی
اے صورت شمس والضحائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
کردی چہ بجال ما عنایت بخشیدی تو گنج راز وحدت
اے مالک جود والعطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ظاہر نشود سخاوت تو عام ست بجا کرامت تو
اے صاحب فیض والسخائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وصفت چہ کند زبان سنی ہستی توئی راز دان سنی
اے احمد احسن الثنائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

عشق احمد کا ہے عجب چٹ کا دل کو سودا ہے زلف کی لٹ کا
مار بھی کھا کے زلف کی لٹ کا پھر نہ چھوٹا وہ جا کے جو لٹکا
یار اپنا شفیع محشر ہے عاقبت کا کہاں رہا کھٹکا
پاس نفس و قدم سے رہ شاغل اور جانب خیال مت بھٹکا
وسوسہ ڈال دے اگر خناس اوسکو لاحول کا لگا ٹھٹکا
راہ مولا میں ہے وہی ہشیار گرد غفلت کو جو کہ سے جھٹکا
نام عقبیٰ ہے مسکن و آرام ہے یہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
سر پہ لے لا الٰہ کی گٹھری جبکہ ہمت کا باندھ کر پٹکا
کر کے اثبات ذکر الا اللہ قلب آشفتہ پر اوسے پٹکا
نام احمد سے کھل گئے اسرار اٹھا پردہ احد کی چوکھٹ کا
در نور یقین جو باز ہوا نہ رہا پھر تو آسرا اپٹ کا
یا نبی آپ کا یہ رتبہ ہے عرش تکیہ بنا چھپر کھٹ کا

احمد ابت کرے نگون سر سب ۔۔۔ سنکے آوازہ تیری آہٹ کا
میم احمد سے کھل گیا اسرار ۔۔۔ راز ہے اور کچھہ یہہ گھونگٹ کا
جام کوثر سے کراے سیراب ۔۔۔ سنی عاشق ہے تیرے گھونگھٹ کا

تم ہو نور خدا یا رسول خدا ۔۔۔ تم ہو شمس الضحیٰ یا رسول خدا
نور اطہر سے روشن ہوے دو جہان ۔۔۔ تم ہو قمر الضیا یا رسول خدا
بحر عصیان سے تم پار کر دو مجھے ۔۔۔ ڈوب جاؤ نہین نا یا رسول خدا
مجھکو طاقت و قوت عطا کیجیے ۔۔۔ ہو نہین بیدست و پا یا رسول خدا
مجھپہ اپنا کرم آپ رکھیے سدا ۔۔۔ حال بد ہے میرا یا رسول خدا
ایسی ہووے عنایات کچھہ آپکی ۔۔۔ سیری رہ ہو بلا یا رسول خدا
شکل اطہر مجھے کیون تبا تے نہین ۔۔۔ کیون ہو مجھہ سے خفا یا رسول خدا
رحم کر کر یہہ فدوی پہ بہر خدا ۔۔۔ دیجے صورت تبا یا رسول خدا
نقد بخشش سے مجھکو کرو تم غنی ۔۔۔ ہوں مین مثل گدا یا رسول خدا
تمسے امید بخشش کی رکھتا ہون مین ۔۔۔ دو نہ دل سے بھلا یا رسول خدا
رکھیے دنیا و عقبیٰ مین عزت میری ۔۔۔ اور کر دو بھلا یا رسول خدا
موت آوے تو بالخیر و ایمان ہم ۔۔۔ خاتمہ ہو میرا یا رسول خدا
جبکہ اس سے بچون یہ کرم کیجیے ۔۔۔ یا نبی مصطفیٰ یا رسول خدا
مجھکو امید آپ کے فضل سے ہے ۔۔۔ بر لے آؤ ذرا یا رسول خدا
جان کندن کی سختی سے دیجے بچا ۔۔۔ تم بلطف و عطا یا رسول خدا
اور تنگی سے قبر کی دیجیے رہا ۔۔۔ جب مین گھبراؤنگا یا رسول خدا
جبکہ آسانی ہووے وہانسے مجھے ۔۔۔ اور ہے اک بلا یا رسول خدا
اوسکو بھی کر دو آسان بعزت خود ۔۔۔ یا امین خدا یا رسول خدا
اب یہ عاجز و بیکس و ناچار کی ۔۔۔ ہے یہ تمسے دعا یا رسول خدا
مجھکو دوزخ سے آپ بچا لیجیے ۔۔۔ از براے خدا یا رسول خدا

جبکہ دوزخ سے مین بچ رہون با کرم
اور ہے اک دعا یا رسول خدا

ٹال دیجیے اسکو بھی بہر خدا
آپ خیر الوریٰ یا رسول خدا

روز محشر مین زیر لوا دو جگھہ
سے ہے یہی التجا یا رسول خدا

گرم خورشید ہوگا قیامت مین جب
دیجیے دامن اوڑھا یا رسول خدا

جبکہ محشر کی تنگی سے بچ جاؤنگا
پھر یہ ہے مدعا یا رسول خدا

اوسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے
یا شفیع الوریٰ یا رسول خدا

جبکہ میزان مین تو لینگے میری بدی
کیجیے ایسی عطا یا رسول خدا

میرے پلہ مین جب ہاتھہ کہہ دیجیے
تم بلطف سے علا یا رسول خدا

جبکہ اس سے بھی بچ جاؤنگا مین ہم
اور اک ہے رجا یا رسول خدا

یہ بھی امید برلاؤ میری بھلا
یا امام الہدیٰ یا رسول خدا

پل کا رستہ جو تلوار سے تیز ہے
جب وہان جاؤنگا یا رسول خدا

آپ ایسا گذار دیجے اس راہ سے
مجھکو مشکل ہوا یا رسول خدا

جبکہ جنت مین جاؤگے مت کیجیے
مجھکو یکدم جدا یا رسول خدا

مین گنہگار رہون تم بفضل و کرم
کیجیے عفو و عطا یا رسول خدا

جب مدینے مین ہوویگا تیرا گذر
کہنا باد صبا یا رسول خدا

وہ جو سنی ہے عاصی مرض گنہ
اوسکو دیجے شفا یا رسول خدا

در شان حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

یا قرۃ عینی مرغوب رسول اللہ
صلوۃ علیکم یا محبوب رسول اللہ

جو غوث بکرم پہ دنیا مین فدا ہوگا
وہ عرش کے سایہ مین محشر کو کھڑا ہوگا

جو غوث کا وصف ہے رتبے مین وہ کیا ہوگا
مقبول رسول اللہ مرغوب خدا ہوگا

ہو کیون نہ قدم اوسکا کاندھے پہ ولیون کے
احمد کا قدم جسنے کاندھے پہ لیا ہوگا

ایک روز کہا دل نے کیون فکر کرے ہے تو
کیا فکر مین گھل گھل کر کیون مفت فدا ہوگا

اے سنی تو رکھ حاجت اوس ذات مقدس سے
دنیا مین تو خوش ہوگا عقبی مین یہ ہے رتبہ
کر عرض مجھے لینا اسوقت کرامت سے
پروا یہ ہمین کب ہے وہ شاہ دو عالم ہے
یا غوث دعا کیجے ہے حال تبنگ میرا
مُردون کو کیے زندہ بس تمنے کرامت سے
کب کار میرا ہوئے کچھہ دیر بھی لگتی ہے
کر فضل و عنایت کچھہ تا میری مدد ہووے

یا غوث یہ سنی کا ہوویگا دگر رتبہ

کیا خوف حشر مین ہے گناہِ کبیر کا
بلبل مین تیرے گلشن مدح و ثنا کا ہون
پوچھین فرشتے قبر مین بندہ تو کسکا ہے
دونگا جواب بندۂ حق امت سے نبی کے
پروا ہے جاہ و دولت دنیا سے کب اوسے
بغداد کی نصیب ہے گر خاک کچھہ ملے
کیونکر نہ ہو تجلی میرے دل کو مومنو
محشر مین اوسکے نیچے خدایا بٹھا مجھے
یا غوث ایسے وقت مین کچھہ مرحمت کرو
منظور تیرے در کی گدائی ہے اب مجھے
کچھہ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل میری مراد
یا غوث مجھکو اپنے غلامون مین کر قبول

اے سنی میرے حق مین ہی جنت ہے تجھے
تو صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھہ جائے فنا

بے برگ اگر ہے تو بابرگ و نوا ہوگا
اوس غوث معظم کے تو تحت لوا ہوگا
جب غوث نشان تیرا محشر مین کھڑا ہوگا
یا غوث تیرا سایہ جسپر کہ پڑا ہوگا
کیونکر نہ فراغت ہو گر فضل ترا ہوگا
دل مردہ میرا زندہ اب تمسے نہ کیا ہوگا
جب قدرت تیرے ہاتھون اور حکم قضا ہوگا
رتبہ میرا اے آقا کیونکر نہ بڑا ہوگا

جب ہاتھہ ترا سر پہ با فضل و عطا ہوگا

فدوی ہون مین غلام ہون مین دستگیر کا
صلصل غلی ہے نالہ میرے ہر صفیر کا
امت ہے کسکی نام ہے کیا تیرے پیر کا
سب شہہ مین مرید ہون پیران پیر کا
ہووے گدا اگر کوئی پیران پیر کا
پھر دل ہو میرا کاہیکو خواہان عبیر کا
مداح ہون مین اوس شہ روشن ضمیر کا
جسدم نشان کھڑا رہے غوث کبیر کا
ازبس شکستہ حال ہے اب اس فقیر کا
خواہان نہین ہون دولت و جاہ کبیر کا
امیدوار بیٹھا ہون فضل خطیر کا
مین ہون غلام تیرے غلام حقیر کا

رہ جنہ اگر مین کچھہ لون غوث منیر کا
ہان اپنے حق کی کر ثنا دنیا سمجھہ جانے فنا

اسباب کر کچھہ کوچ کا جانا ہے پھر سوے بقا
غفلت سے کب تک سوویگا دنیا سمجھہ جابے فنا

سونے سے کر توبہ یہان سونا ہے پھر تجھکو وہان
سونے سے وہ سونا کہان دنیا سمجھہ جابے فنا

میثاق مین قالوا بلیٰ اللہ سے تو نے کہا
وہ قول اپنا لا بجا دنیا سمجھہ جابے فنا

یاد خدا کر جان سے بچ پنجۂ شیطان سے
کر زندگی ایمان سے دنیا سمجھہ جابے فنا

سن بات میری اے جوان یہ وقت پھر تجھکو کہان
قائم نہین دور جہان دنیا سمجھہ جابے فنا

جب موت تیری آویگی بیشک تجھے لیجاویگی
پھر تجھہ سے کیا بن آویگی دنیا سمجھہ جابے فنا

اب قبر کی کچھہ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر
قائم وہی ہے تیرا گھر دنیا سمجھہ جابے فنا

ہان قبر کا یہ حال ہے غافل ہان منہ لال ہے
غافل کا برا احوال ہے دنیا سمجھہ جابے فنا

بس قبر ہے اک اژدہا منہہ کھولکر بیٹھا ہوا
کچھہ وہ بیان کرکے گورکا دنیا سمجھہ جابے فنا

جب قبر مین تجھکو لجا داخل کرینگے اقربا
اسجاے کیسا ہوویگا دنیا سمجھہ جابے فنا

تو گور مین جب جاویگا کہہ یہان سے کیا لیجاویگا
منہہ حق کو کیا بتلاویگا دنیا سمجھہ جابے فنا

بس قبر ہے تاریکتر ہوگا عذاب اسجاے پر
کرلے عبادت اے پسر دنیا سمجھہ جابے فنا

ہان قبر تیرا خانہ ہے وہان اپنا نا بیگانہ ہے
دنیا پہ کیون دیوانہ ہے دنیا سمجھہ جابے فنا

یہ مال اور رتبہ تیرا کب ساتھہ تیرے آویگا
ہے آخرش سب کو فنا دنیا سمجھہ جابے فنا

دن حشر کا ہوگا عجب اوس روز تجھپر ہے غضب
دنیا نہ کام آویگی تب دنیا سمجھہ جابے فنا

ڈالیگی تجھکو نار مین رہجاویگا آزار مین
مت پڑ جہان کے کار مین دنیا سمجھہ جائے فنا

پھنسکر تو مکر دہر مین گر کر گنہ کے بحر مین
مت پڑ خدا کے قہر مین دنیا سمجھہ جابے فنا

کر دل سے تو یاد صمد مت کر کسی سے ضد و کد
سب چھوڑدے اعمال بد دنیا سمجھہ جابے فنا

حق کی عبادت سنیا ہو پر سعادت سنیا
کر دل سے طاعت سنیا دنیا سمجھہ جا کہ فنا

ردیف باے موحدہ

پڑھی نبی کے جو دندان کی تا دے تہ آب
صدف مین ہو گیا گوہر خوش آب در تہ آب

فقط نہ خشکی پہ بل اہل آب در تہ آب
نبی کا کرتے ہین ذکر صواب در تہ آب

نبی کا فیض جو پہونچا شتاب ورنہ آب
صدف بھی ہو گئی اہل نصاب ورنہ آب

اثر کیا نہ وہ ماہی پہ آگ نے ہر گز
سنا تھا وصف رسالت مآب ورنہ آب

کسی کو شک کہیں معراج پر نبی کی ہوا
تو وہ یقین پہ ہوا فتحیاب ورنہ آب

بنی نہ دیتے اثر کر دعاے موسی کو
سفر کا کھلتا نہ فرعون پہ باب ورنہ آب

تمہارا فیض جو ہوتا تو شاہ دانایان
نہ ہوتا تختۂ یونان خراب ورنہ آب

عرق نبی کے جو واصف کا بحر میں گر جائے
گلاب آب ہو بوے گلاب ورنہ آب

عرق میں ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلف سیاہ
مگر یہ معجزہ اک تھا سحاب ورنہ آب

غریق ہوے محمد کے آب رحمت میں
کہو تو کرتے ہو کیوں آب آب ورنہ آب

نزول آب کرامت نبی کا ہے کہ اٹھو
کوئی بھی کرتا ہے اے لوگو خواب ورنہ آب

یہ ذکر آتش و خاک و ہوا پہ کیا موقوف
ہے بلکہ ذکر آں عالیجناب ورنہ آب

عرق میں غرق ہو گھلتا ہوں ہجر احمد سے
کلوخ کیوں نہ ہو گھل گھل کے آب ورنہ آب

جگر پہ آبلہ او سپر ہے موج آب سرشک
میان بحر الم ہے حباب ورنہ آب

سیاہی چشم کی ڈوبی ہے اشک میں میرے
عجب یہ سینہ ہے کہ آیا سحاب ورنہ آب

ہوں آب اشک میں ڈوبا بصر کو کیوں نہ ہو فرق
نظر کو ہوتا ہے اکثر حجاب ورنہ آب

مدام بارش رحم نبی ہے امت پر
کہ رحم لوٹے ہے یہ بےحساب ورنہ آب

نہ مانگا پانی چلی جسکے سر پہ تیغ نبی
کہو تو کوئی بھی مانگے ہے آب ورنہ آب

نبی کا قہر تھا طوفان نوح اے سمنی
کہ جس سے آگئی دنیا شتاب ورنہ آب

دیکھیں ہم رفعت دین پیمبر روز و شب
سر اٹھا کر کہتے ہیں اللہ اکبر روز و شب

نور احمد کی صفت میں کیا میں بالایش کروں
نور سے جسکے ہیں مہر و ماہ انور روز و شب

یا نبی کیا مرتبہ اعلے کیا اللہ نے
تھا وکالت میں تمہاری روح اکبر روز و شب

ذکر دنیا سے و عمل میں کیسے کیا پھل پاؤ گے
وصف احمد کا کرو ہے ذکر بہتر روز و شب

طاعت حق کیجیے تا عاقبت بالخیر ہو
یہ دعا مانگو خدا سے سر جھکا کر روز و شب

یا الہ العالمین مہر جناب مصطفے
از رہ رحمت ہو رحمت بار پیمبر روز و شب

مومنو ہر دم تمہاری عاقبت کیواسطے
مصطفیٰ دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب

گرمی خورشید محشر سے بچینگے کیون نہ ہم
سایۂ رحم نبی ہے اپنے سر پر روز و شب

فضل سے پہنچا خدایا تا کہ ہم رکھتے رہین
روضۂ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب

ایسی بھی قسمت ہماری ہے کہ جسکے زور سے
دیکھین تا احمد کا ہم روے منور روز و شب

اپنی آنکھون پر رکھونگا اوسکے قدمونکو ہم
رہ مدینے کی چلے گر میسر اکثر روز و شب

یا رسول اللہ جدائی مین تمہاری مین مدام
ہوگیا لاغر نہایت آہ بھر بھر روز و شب

عرض یہ کرتا ہے سنی یا رسول اللہ سدا
ہو زیارت آپ کی مجھکو میسر روز و شب

صلی اللہ علیہ وسلم

زیب آرائے مسجد و محراب
دشمن شرک و قاتل مرتاب

رہنمائے طریقۂ اسلام
جادہ پیمائے سوئے راہ صواب

اعتضادِ گروہ اہل یقین
حامی عاصیان بروز حساب

دافع فتنہائے دیو مرید
مقبل خاص درگہ وہاب

رونق شمع بزم دو عالم
مہر چرخ کمال و عالی جناب

خسرِ احمد خلیفۂ دویم
صاحب عدل و داد و زہد مآب

یعنے حضرت عمر شہ سنی
حامی روز حشر بن خطاب رضٰ

آیا جب عدل پر عمر خطاب
مار ڈالا اسپر عمر خطاب

سرورِ دین و رونق ایمان
شاہ عالی گہر عمر خطاب

رازدانِ خداے عزوجل
سید باخبر عمر خطاب

تربیت گمرہون کی دین سے
شاہِ فضل و ہنر عمر خطاب

دشمن فتنہ و فساد و کفر
دافع شرک و شر عمر خطاب

توڑ ہی ڈالی ظالمون کی کمر
عادل نیک تر عمر خطاب

عدل و انصاف سے خلافت کی
سرور معتبر عمر خطاب

خوف کیا حشر کا تجھے سنی
تجھپہ ہے سایۂ عمر خطاب رضٰ

شاہ کونین ابن ابو طالب رضٰ
شیر حق غالب علے غالب

راز دان خدا اے عز وجل — واقف دین بدین حق راغب
همت افزاے ناتوان ضعیف — قوت روح وطاقت قالب
جسمک جسمی روحک روحی — لحمک لحمی ابن ابو طالب
نور بخشاے شمع بزم ہدا — رونق افزاے نیر ثاقب
ذاکر حق خلیفهٔ چارم — عامل فرض وسنت وواجب
بهر سنی وسیلهٔ کامل — شاه مردان بن ابوطالب

جب ہوا مرتضی علی غالب — مقتدی مرتضی علی غالب
تھے عرب مین ہزارون زور آور — سب پہ تھا مرتضی علی غالب
ہر جگہہ کافرون کے زمرے پر — ہوگیا مرتضی علی غالب
زندگی تک تمام عالم پر — تھا سدا مرتضی علی غالب
در خیبر اوکھاڑ کر پھینکا — تھا بڑا مرتضی علی غالب
ہوگیا مشرکین کے لشکر پر — ہر جگہہ مرتضی علی غالب
اہل اسلام کے معاون تھے — بارہا مرتضی علی غالب
تیغ اسلام سے اوڑایا سر — کفر کا مرتضی علی غالب
جو تھے کعبے مین بت رگڑ ڈالا — زیر پا مرتضی علی غالب
پہلوانون پہ سارے عالم کے — ہو رہا مرتضی علی غالب
اپنے سنی کی کچھہ مدد کیجے — آج یا مرتضی علی غالب

ردیف تاے فوقانی

اے سنی یہ دنیا کی کبھو تو نہ اٹھا بات — احمد کی صفت جسمین ہو کچھہ ایسی سنا بات
ذکر اوس شہ کونین کا کیجے تو بجا ہے — بیجا ہے محض کہنے نہ کچھہ اوسکے سوا بات
بندہ مین خدا کا ہون محمد کا پرستار — دنیا کو سمجھتا ہون کہ ہے دیر خرابات
اس عالم فانی کا فقط ذکر ہے بیجا — احمد کی صفت کیجے کہ ہے کیسی بجا بات

اے مومنو کیا کہتا ہون چپ کان کو دھر کر
اب غور سے سن لیجیے یہہ میری ذرا بات

جس بات مین احمد کی صفت ہووے تو وہ بات
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات

اے مومنو یہہ نعت نبیؐ صلّ علےٰ ہے
چپ رہ کے سنو تم نہ کرو بہر خدا بات

لازم ہے مسلمانون کو ہر حال مین واللہ
ہر چند نہین کیجے بجز حمد و ثنا بات

باتین تو ہزارون ہین مگر غور سے سنیے
جو بات محمدؐ کی ہے کیسی ہے رسا بات

جیسا ہے یہ موسیٰ کا گذر ہو سکے نہ پایا
اللہ سے احمد نے کی اوسجا سے یہ جا بات

سکرات کے عالم مین مجھے فضل سے یارب
جس بات مین کچھہ نعت نبیؐ ہو وہ سکھا بات

اے رب مین تجھے سونپ دیا ناطقہ اپنا
جز حمد و ثنا نکلے نہ کچھہ منہہ سے بھلا بات

اے سنی تو نازان ہو احمد کی صفت سے
کچھہ منہہ بھی تجھے ہے کہ کبھی یہان بنا بات

اب مجھکو کسی کی نہین پرواے شفاعت
رکھتا ہون محمدؐ کی تمناے شفاعت

برآے خدایا کہ مین اب تیرے نبیؐ کی
یک عمر سے رکھتا ہون تمناے شفاعت

پھر کونسی نعمت کی مرے دل کو ہو پروا
ملجاے اگر نعمت عظماے شفاعت

ہے اذن شفاعت کا کسو کسکو عزیزو
واللہ محمدؐ ہی ہے آقاے شفاعت

کچھہ ایسا سبب ہو کہ مدینے مین پہنچ جاؤن
مین خوب سمجھتا ہون وہ ہی جاے شفاعت

رحمت سے کرامت سے عنایات سے ہمکو
چھڑوا دیگا باحسن و تقاضاے شفاعت

سائے مین گنہگارون کو لے لیویگا واللہ
محشر مین شہ چتر معلاے شفاعت

ہے ذات محمدؐ کی یقین کہف غریبان
اللہ نے کیا ہے اوسے ماواے شفاعت

ہو آشنا احمدؐ کے دل و جان سے عزیزو
پھر خوف نہین پیروگے دریاے شفاعت

اللہ نے اوسے اذن شفاعت کا دیا ہے
کیا شبہہ ہے امت کی جو فرماے شفاعت

قرآن سے ثابت ہے شفیع احمد مرسل
کافر ہے جو ہے منکر والاے شفاعت

جلوے مین پھر اس امت احمدؐ کے عزیزو
کھل جائیگا جب نور مجلاے شفاعت

پھر چین ہے آرام ہے راحت ہے فراغت
تقدیر سے سنی کی جو ہو جاے شفاعت

در شان شب معراج

واہ قسمت کہ ملی آج یہہ رات
مصطفےٰ کو ہوئی معراج یہہ رات

اور راتین بھی بڑی ہین لیکن
ساری راتون کی ہے سرتاج یہ رات

کیسی حرمت ہے کہ لیوین آرام
ایک جا جرہ و دراج یہہ رات

نور باطن سے لے ہر مہ سے خراج
ظاہر اور دیکھو تو ہے داج یہہ رات

لیلۃ البدر اگر ہے روشن
پر وہ سو رات سے لے باج یہ رات

کیا سعادت کا ستارہ چمکا
نحس عالم کرے اخراج یہہ رات

فضل خالق سے ہوا اوسوقت روا
مانگے حاجت کوئی محتاج یہ رات

جاگتے انکھون کی شمعین کر کر
روز ملتی ہمین اے کاج یہ رات

ہو روا فضل سے اللہ کے سب
چاہو حاجت جو ہو بالحاج یہ رات

جلد پرتاب کرو تیر دعا
اے کماندار و ہے آماج یہ رات

فوج بخشش کو لے شبخون کر کر
ملک عصیان کرے تاراج یہ رات

آج تھا وصل حبیب و محبوب
کیا سعادات کی ہے تاج یہ رات

کی ہے امت کی شفاعت حق سے
مصطفےٰ نے بصد الحاج یہ رات

آج کے جاگے سے دل ہو روشن
کرے تاریکی کو اخراج یہ رات

زہے قسمت کہ اگر ہو سنی
راہ حق مین ترا ہے راج یہ رات

در شان شب برات

ادب سے جاگیو اے دل کہ ہے نجات کی رات
تمام راتون مین یہ رات ہے برات کی رات

تمام راتین تو غفلت مین کھوئین صد افسوس
گذار ذکر خدا مین بھلا یہ رات کی رات

خدا کی یاد مین تا صبح جاگ اے ہشیار
یقین سمجھ یہ ہے تسبیح اور صلوات کی رات

جو شب کے جاگے سے دل ہووے روشنائی پذیر
خدا نے اوسکو بنائی ہے کیا نجات کی رات

خدا کے فضل سے اس رات کی فضیلت سے
نجات نزع سے پاوینگے ہم نجات کی رات

خدا کی راہ مین دینا ہے کچھہ فقیرون کو
غرض یہ رات بھی ہے ہدیہ و زکوۃ کی رات

خدا کی یاد میں بیدار جو رہا اس شب
تو اوسنے نعمت کونین ساری ہات کی رات

صفات اور بھی راتوں میں ہیں ہزاروں ہی
خدا کے رحم سے ایک یہ بھی ہے صفات کی رات

نکات رحمت و افضال حق ہوں سارے کشود
جو جاگتے ہیں سمجھتے ہیں یہ نکات کی رات

جو راتیں خواب میں کھوئیں نہ آئینگیں ہمراہ
مگر یہ رات جو جاگو تو ہوگی سات کی رات

درود و ذکر و صلوٰۃ و تلاوت قرآن
کرو یہ رات کہ ایمان کے ہے ثبات کی رات

ہوا وسپہ بارش رحم خداے عز و جل
کہ جس سعید کی ہوجاے یہ ممات کی رات

برات و رحم و سعادات ہو عطا رب سے
نہ دے تو ہاتھہ سے اے سنی یہ نجات کی رات

در شان لیلۃ القدر

رحم سے پر ہے زمین اور فلک آج کی رات
رحمت حق کے اوترتے ہیں ملک آج کی رات

اور راتیں بھی مراتب میں اگر بہتر ہیں
قدر رکھتی ہے یہ کچھہ اور الگ آج کی رات

لیلۃ القدر کہا حق نے یہ از ماہ ہزار
کیونکہ آتے ہیں یہاں روح و ملک آج کی رات

جلوۂ شمع تجلی خدا سے ہر بار
نور باران ہے فلک تا بہ سمک آج کی رات

ہوگئی عالم ارواح سے آباد زمین
گھر رکھو مومنو خوشبو سے مہک آج کی رات

لیلۃ القدر کو ۳ بار کیا یاد خدا
بیگمان قدر میں رکھتی نہیں شک آج کی رات

لیلۃ القدر کو کر لیوین جو ۳ بار شمار
بیس پر ساتوین ہوتی ہے الگ آج کی رات

لیلۃ القدر کے ملنے کی نشانی ہے یہی
چشم سے جاے اگر اشک ٹپک آج کی رات

شغل تسبیح و صلوٰۃ اور سلام و قرآن
رہئے بیدار کرو صبح تلک آج کی رات

طاعت خالق اکبر میں رہو تم بیدار
دیکھو لگ جاے پلک سے نہ پلک آج کی رات

اتنی راتیں تو فراموشی میں کھوئیں افسوس
گرد غفلات کو تو دامن سے جھٹک آج کی رات

بیٹھتے اوٹھتے اگر ہوویں کرکے ٹکرے
غیب کی لوٹ ہے طاعت سے نہ تھک آج کی رات

لوٹ ہے رحمت اللہ کی بیداری میں
چشم سنی نہ کہیں جاے جھپک آج کی رات

ردیف ثای مثلثه

دنیاے دون کا ذکر نہ سنی تو کر عبث
نعت نبی سواے ہے وصف دگر عبث

بعد از طواف کعبہ مدینے کو جائیے
جز اس سفر کے مومنو دیگر سفر عبث

خوف خدا و خوف محمدؐ ضرور ہے
دنیا کا اے محبّو ہے خوف و خطر عبث

بخشش تو میری سر سے محمدؐ کے لگ چکی
کیون فکر مند بیٹھون پکڑ کر مین سر عبث

روضہ نبی کا دیکھو تو ہے وہ نظر بجا
گر وہ نہین تو آنکھون مین ہے وہ نظر عبث

ہوتی نہین ہے ہمسے اطاعت نبی کی کچھہ
چپ ہو رہے ہین عمر کے اب دن بسر عبث

تیرے سوا نہ پائی پنہ مین نے یا نبی
پھرتا رہا جہان مین مین یک عمر بھر عبث

مجھکو نبی کے در کی گدائی قبول ہے
دنیاے بیوفا کا ہے سب مال و زر عبث

کچھہ کام ایسا کیجے کہ عقبے مین گھر ملے
پیدا کیا جہان مین اگر گھر پہ گھر عبث

باندھا ہون سر مین ذکر محمدؐ سے روز و شب
دیگر ہے ذکر اوسکے سوا سر بسر عبث

ہجر نبی مین اشک بہاؤ بہ دُر سے خوب
اسکے سوا ہے مومنو گنج گہر عبث

بے یاد دم نہ مار کہ حاصل اسی مین ہے
خالی جو تو نے چھوڑا کوئی دم مگر عبث

اے سنی جا کے اب در احمدؐ پکڑ کے بیٹھہ
چپ کا ہیکو تو پھرتا ہے گھر در بدر عبث

ردیف جیم عربی

کیسی بنی ہے محفل نعت رسول آج
کیونکر خدا کی ہووے نہ رحمت نزول آج

احمدؐ کو کر وسیلہ خدا سے دعا کرو
ہوتی ہے لو مراد تمہاری حصول آج

اے مومنو وسیلہ ہے اپنا شفیع حشر
غمگین ہو کے بیٹھہ نہ تم دل ملول آج

سجدے مین جا کے حق سے دعا یہہ کرو بدل
صدقے سے مصطفے کے ہو یا شہا قبول آج

یا رب بفضل ذات محمد صلعم و آلہ
ہووے ہمین سعادت عقبے حصول آج

یا رب نصیب مجھکو کچھہ ایسے نصیب ہون
درگاہ مصطفے پہ چڑھاؤن مین پھول آج

اس دم کا کیا بھروسا ہے تکیہ نہ کل پہ کچھہ
اپنے نبی کی یاد کو اے دل نہ بھول آج

کل کل تو اوسکی یاد مین ہرگز نہ کر کبھو
شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج

ذکر نبی مین دولت عقبیٰ کما وینگے　　دنیا مین کیا کمائینگے ہم خاک دھول آج
میرے سخن کو لطف سے شہرت ہو یا نہی　　بیٹھا ہون مین پکڑ کے مکان خمول آج
محشر مین مجھکو پوچھیگا حق اپنے روبرو　　کیا نیکی تو نے لائی ہے اے بوالفضول آج
دونگا جواب کچھ نہین یہ تیری نذر کو　　لایا ہون اک قصیدۂ نعت رسول آج
اے سنی پڑھ تو آل محمد پہ فاتحہ　　خوش ہوگی تجھسے روح جناب بتول آج

ردیف حای حطی

وہ گل نبی کی یاد ہے قوت برائے روح　　ہان بوے گل ہی ہوتی ہو اکثر غذائے روح
ذکر رسول تن مین ہو میرے بجائے روح　　فرماؤ جسم جاے ہے کسکی برائے روح
جب تک ہے روح جسم مین ذکر نبی کرو　　اے مومنو ہو جسم مین جبتک بقائے روح
ہے من عرف سے دیکھلو اسرار منکشف　　پہچانا رب کو وہ جو ہوا آشنائے روح
ہشیار اپنی روح سے غافل نہ رہ کبھو　　جز یاد مصطفیٰ کے کہین اوڑ نہ جائے روح
محشر مین دیکھ صورت پاکیزۂ نبی　　گر تو نے عمر مین نہین دیکھا لقائے روح
ہے وہ جہان جسم مگر روح ہے نبی　　ہان جسم کے سوا نہین ہوتی ہی جائے روح
ذکر خدا و یاد رسول خدا بجز　　دیگر خیال سے نہین ہوتی صفائے روح
احمد ہے روح روح کی سب کچھ ہین جن بیان　　جسدم نہووے روح تو کیا ہو سوائے روح
تا زندگی نہ بھولو کسی وقت مومنو　　ذکر رسول جانو ہے رد بلائے روح
روح الامین تھا عاشق روے محمدی　　مشہور ہے کہ روح ہی ہو مبتلائے روح
احمد کی روح سے ہے مسیحا کو ہمدمی　　ہے منتظر کہ امت احمد مین آئے روح
جبتک ہے روح کلمۂ طیب کو پڑھ مدام　　ورنہ کبھی وقت فنا ہائے ہائے روح
روحین تو ہین مگر ابو الارواح کون ہے　　احمد کی روح جس سے کہ ہو ابتدائے روح
اے سنی ہی بقا و فنا جز نبی کی کب　　ہو ابتدائے روح وہی انتہائے روح

ردیف خای معجمہ

بتلاوین ہمکو جب کہ رسالت مآب رخ　　کیونکر نہ ڈھانکے حشر کے دن آفتاب رخ

مشتاق دیکھنے کا ازل سے ہون یا نبی / بتا دو اس غریب کو اپنا شتاب رخ

رخ تو بہت جہان مین ہین اک سے ایک خوب / لیکن نبیؐ کا سب مین ہے بس انتخاب رخ

حسنات بیشمار سے ہو جاؤن بہرہ یاب / گر دیکھ لون نبیؐ کا بروز حساب رخ

رحمت خدا کی دیکھینگے پھر کیا حجاب ہے / اپنے نبی کا دیکھینگے جب بے حجاب رخ

گر فیض نور پاک محمدؐ نہ ہو اوسے / روشن کرے نہ اپنا کبھو ماہتاب رخ

روے نبی کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے / اک روز دیکھ لیوینگے ہم بے نقاب رخ

ہو آشناے بحر فناے محمدؐ ہی / یکدم ہے عمر جیسے دکھا وے حباب رخ

امید مستقل ہے شفاعت کیو اسطے / اپنی طرف کریگا وہ عالی جناب رخ

یا مصطفیٰ نبیؐ رخ دنیا سے باز ہون / بہتر ہے مجھسے پھیرے یہ خانہ خراب رخ

نور نبی کے فیض سے محشر مین مثل ماہ / چمکیگا مومنون کا یہ حسن شباب رخ

سوتا ہون رات دن مین یہ امید سے مدام / اک دن تو دیکھ لون گا نبی کا بخواب رخ

رخ گر وہ سنی سوے محمدؐ کہ روز حشر / پھیرین نہ فرشتے مجھسے ز روے عذاب رخ

ردیف دال مہملہ

بھیجئے ذات مصطفیٰ پہ درود / اپنے سالار انبیا پہ درود

پاک نیت سے روز و شب پڑھیے / احمدؐ پاک مجتبیٰ پہ درود

بھیجئے مومنو بہ حسن دل / سید خیل اصفیا پہ درود

با وضو رہکے بار بار پڑھو / مقبل درگہ خدا پہ درود

بھیجتا ہے خداے عز و جل / مہبط وحی و مرحبا پہ درود

قدسیان بھیجتے ہین روز و شب / رونق بزم ازکیا پہ درود

کیون نہین بھیجتے ہمیشہ تم / سید مقبل خدا پہ درود

بھیجتے ہین مدام جن و ملک / مقبل خاص کبریا پہ درود

بے عدد بے شمار پڑھ لیجے / خاص اللہ کے آشنا پہ درود

با طہارت سدا پڑھا کیجے / رونق دین شہ ہدا پہ درود

صدق دل سے مدام اے سنی ۔۔۔ با ادب بھیج مصطفے پہ درود

مدینے سے تشریف لاؤ محمدؐ ۔۔۔ جمال مبارک بتاؤ محمدؐ
بہت دن جدا تھے اب آؤ محمدؐ ۔۔۔ اب آؤ تو ہرگز نہ جاؤ محمدؐ
جدائی سے دل کو ہوئی بیقراری ۔۔۔ ذرا تو ہمین منہ دکھاؤ محمدؐ
مین چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہون رہ مین ۔۔۔ اگر آپ تشریف لاؤ محمدؐ
مین رستے کو پلکون سے اب جھاڑتا ہون ۔۔۔ کرم کرکے گر آپ آؤ محمدؐ
جگر پھاڑ کر فرش کرتا ہون اپنا ۔۔۔ تم آنے کا مژدہ سناؤ محمدؐ
بناتا ہون نعلین چمڑے کی اپنے ۔۔۔ قدم اسمین رکھکر اوٹھاؤ محمدؐ
اب آگے نہین مجھکو رونیکی طاقت ۔۔۔ رولائے بہت مت رولاؤ محمدؐ
ذرا روے خندان بتا کر کرم سے ۔۔۔ الم میرے دل سے بھلاؤ محمدؐ
جدائی نے غمگین بنایا تمہاری ۔۔۔ مین روتا ہون مجھکو مناؤ محمدؐ
بہ تنگ آگیا دل یہ دنیا سے میرا ۔۔۔ مجھے پاس اپنے بلاؤ محمدؐ
رخ پاک تبلاکے روتون کو اپنا ۔۔۔ غم و رنج دل سے اوٹھاؤ محمدؐ
قیامت مین جنت و دنیا مین حسرت ۔۔۔ یہ سب حاجتین بر لے آؤ محمدؐ
قیامت مین جب گرم خورشید ہوگا ۔۔۔ مجھے زیر دامن چھپاؤ محمدؐ
رہ پل ہے باریک تیغ دو دم سے ۔۔۔ بہ آسانی اوسپر چلاؤ محمدؐ
نشان حشر کو جب کھڑا ہو تمہارا ۔۔۔ مجھے اوسکے نیچے بٹھاؤ محمدؐ
رہے نسل میری بہ علم و بزرگی ۔۔۔ یہان اور وہان خوش اوٹھاؤ محمدؐ
ہین واصف تمہارے یہ اہل جماعت ۔۔۔ اب ان سب کو یکدل بناؤ محمدؐ
بفضل و کرم اونکے دلمین ہمیشہ ۔۔۔ تم اپنی محبت بٹھاؤ محمدؐ
سبھی مومنون کو بہ فضل و عنایت ۔۔۔ دو عالم مین خوشدل بناؤ محمدؐ
جو صاحب کہ مولود پڑھوالے اوسکی ۔۔۔ مرادین خدا سے دلاؤ محمدؐ
اوسے دو جہان مین رکھو خورم و خوش ۔۔۔ اور ایمان پہ محکم بناؤ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

سنی کے دل سے کبھو جدا نہ ہو — خدا کے لیے مت بھلا و محمد

رحم حق ہے ثنائے محمد — نور دین ہے لقائے محمد
کیا رتبہ یہ عزت ہے کیسی — عرش اعظم ہے جائے محمد
مال دنیا کی خواہش ہو کیسی کب — بادشہ ہے گدائے محمد
صبح رحمت ہے عصیاں کی شب کو — نور روئے صفائے محمد
جان سے ہوں تصدق ہمیشہ — دل سے ہوں میں فدائے محمد
جو رضائے خدائے جہاں ہے — بس وہی ہے رضائے محمد
سرمہ آنکھوں کا کروں الٰہی — گر ملے خاک پائے محمد
ہمکو تدبیر بتلائی دین کی — رحم امت ہے رائے محمد
عین عینی سے کیجے نظر گر — کچھ نہیں ہے سوائے محمد
لیلۃ القدر سے بھی ہے بڑھکر — کاکل مشکسائے محمد
ابتدا دو جہان کا یقین ہے — کیا کہوں ابتدائے محمد
نور حق ہے وہ حق سے جدا کب — لامکاں ہے سرائے محمد
میری مشکل کو اے رب اکبر — کر دے آسان برائے محمد
اوسکے نیچے بٹھا حشر کے دن — جب کھڑا ہو لوائے محمد

باغ دل کو یہ سنی کے یا رب — ہو ہمیشہ ہوائے محمد

ہو اکرم یا محمد یا محمد — معظم یا محمد یا محمد
صف پیشانیان میں تم ہو بیشک — مقدم یا محمد یا محمد
کیا خالق نے تمکو دو جہاں میں — مکرم یا محمد یا محمد
تمہارے واسطے حق نے بنائے — دو عالم یا محمد یا محمد
شفاعت اور رحمت ہی تمہیں کو — مسلم یا محمد یا محمد
تمامی مرسلوں میں تم بعزت — ہو اعظم یا محمد یا محمد
فزوں ہوتا ہے یاد پاک سے بس — میرا غم یا محمد یا محمد

جدائی مین تمہاری چشم میری ہے پُرنم یا محمد یا محمد
تم اپنی یاد دین کہیے مجھے اب ہر اک دم یا محمد یا محمد
تمہارے فضل کے خواہان ہر دم ہین سب ہم یا محمد یا محمد
دل سخی محبت مین تمہاری ہو مستحکم یا محمد یا محمد

نگین عرش خدا محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
صلوٰة وصلّ علے محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
شہ مکرم نبی اعظم خطیب آدم امین عالم
امام ہردو سرا محمد صلوٰة وصلّ علی محمد
ظہور قدرت شفیع امت نزول رحمت قبول عزت
حبیب جلّ وعلے محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
حبیب رحمان رسول سبحان قبول یزدان سخی دوران
کریم وبحر عطا محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
شہ معلّے جناب والا امیر بطحا ضیا سے اعلے
جناب روشن لقا محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
شہ شفاعت مہ کرامت بصد عنایت بدی ضلالت
نمودہ راہ صفا محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
نبی اکبر رسول اطہر ز جملہ برتر بہ خلق اظہر
جمیع حاجت روا محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
شفیق واشفق بزرگ الحق سخی مطلق کریم برحق
امام مختر سخا محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
ظہیر دوران خطیر ارمان کبیر انسان امیر رحمان
غفور ذنب وخطا محمد صلوٰة وصلّ علے محمد
ثنائے امجد بہ خلق بیحد بوصف احمد حصول مقصد

مجیب ہر ایک دعا محمد صلوٰۃ وصل علےٰ محمد
بلند درجہ بالا شتہ بلبل گرہ بدین چون مہ
سراج بزم ہدا محمد صلوٰۃ وصل علےٰ محمد
کریم امت رحیم خلقت عمیم الفت عظیم عظمت
بشیر رحمت خدا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
خلیل سنی جلیل سنی کفیل سنی جبرئیل سنی
ولیل سنی بجا محمد صلوٰۃ بصل علےٰ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

دو عالم کے ہو رہبر یا محمد
ہو ہادی تم مقرر یا محمد

تمہاری دل سے کرتا تہا وکالت
ہمیشہ روح الاکبر یا محمد

نکل جاوے میری جان تن سے میرے
تمہارا کلمہ پڑھکر یا محمد

تمہارا آستان پلکون سے جھاڑون
مدینے کو مین آکر یا محمد

تمہارے دیکھنے کا مین ہون مشتاق
دکھا دو روے اطہر یا محمد

ہمین کیا خوف ہے رنج و بلا سے
ہمارے تم ہو بہتر یا محمد

خدا کے واسطے کر دیجیے اب
میرے دل کو منور یا محمد

تمہین ہو باعث ایجاد تکوین
دو عالم کے ہو سرور یا محمد

تمہارا روے اطہر دیکھ لیوین
کچھہ ایسے ہون مقدر یا محمد

مدینے مین میرا ہو جاے مدفن
یہی خواہش ہے اکثر یا محمد

تمہارے جسم کا سایہ نہین تھا
مطہر ہو مطہر یا محمد

تمہین دی فتح حق نے کافرون پر
مظفر ہو مظفر یا محمد

ہمیشہ ہی یہ سنی کو تمہاری
زیارت ہو میسر یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

امت کا رہنما ہے صل علےٰ محمد
عالم کا پیشوا ہے صل علےٰ محمد

وہ رونق نبوت وہ جلوہ رسالت
وہ نور حق بجا ہے صل علی محمد

وہ معدن شریعت وہ منبع طریقت
وہ عارف خدا ہے صل علےٰ محمد

آدم سے ہے مقدم عالم مین ہے مکرم
مخدوم دوسرا ہے صل علی محمد

ہے سید برایا ہے صاحب درایا
محبوب کبریا ہے صل علی محمد

جسوقت وہ ہو رہبر پھر ہمکو پل سے کیا ڈر
وہ دافع بلا ہے صل علی محمد

گو ہم گرے خطا مین دنیا کی ہر بلا مین
وہ غافر خطا ہے صل علی محمد

مقبول ہر دعا کا کیونکر نہو بھروسا
وہ سامع الدعا ہے صل علی محمد

وہ شافی مریضان مین ہون مریض عصیان
وہ صاحب شفا ہے صل علی محمد

ہے ہیچ بس انہونکے عالم کے کام سارے
گر وہ نہو تو کیا ہے صل علی محمد

عالم تمام انسے کہتا ہے کام اونسے
وہ شافع الوریٰ ہے صل علی محمد

وہ عاشق خدا ہے مقبول دوسرا ہے
اونپر جو مبتلا ہے صل علی محمد

رکھتا ہی عرض سخی کرتا ہی عرضی
اونپر یہ جان فدا ہی صل علی محمد

مقبول دو جہان ہو یا مصطفیٰ محمد
تم باعث امان ہو یا مصطفیٰ محمد

مشکل مین مین پڑا ہون بیتاب ہو رہا ہون
اس وقت تم کہان ہو یا مصطفیٰ محمد

اب حال میرا دیکھو میری کمک کو پہونچو
رخصت نہ میری جان ہو یا مصطفیٰ محمد

ردیف ذال معجمہ

نقش دل پر ہون کیا نام نبی کا تعویذ
خوف کس بات کا ہے رکھتا ہون ایسا تعویذ

پھر دنیا نہ لکھو تم کوئی اولٹا تعویذ
نام احمد کا کرو نقش ہے سیدھا تعویذ

چار ہین حرف محمد کے رباعی کر کر
لوح مرقد پہ میری تم ہی لکھنا تعویذ

میم اول سے میسر ہو مقام محمود
خانۂ دل مین پھرو تم یہہ ہمیشا تعویذ

حا کی برکت سے نبی حشر مین حامی ہونگے
بلکہ ہر وقت حفاظت سے رکھیگا تعویذ

میم دوم سے محمد کی مدد ہوویگی
ذال سے دین ملے دیکھو ہے کیسا تعویذ

گر دشمن لکھوا اسکو تو ملین ہشت بہشت
صید عقبےٰ کا ہو تسخیر یہ حاشا تعویذ

مجھکو آسیب قیامت سے کہو ڈر ہے کیا
ہوگیا نام نبی میرے گلے کا تعویذ

نقش بدوح کا ہے اسم معظّم مین اثر
کیا عجب ہووے اگر رد بلاے عصیان
آتشی نقش کرے اسکو تو دوزخ سے بچے
گر ہوائی یہ لکھے صور کی دہشت سے بچے
نقش آبی جو بھرے بحر گنہ سے بچ جاے
نقش خاکی جو بھرے قبر کی تنگی سے بچے
نقش سے بغض محبت ہو خدا سے سنی

بست در بست لکھو تم ہمیشہ ہمیشا تعویذ
نام احمد کا مرے دل پہ ہے کندا تعویذ
نار دوزخ کو مقرر کرے اطفا تعویذ
اور ہوا دل کی مٹا دیگا ہے ایسا تعویذ
موج در موج یہ ہے فیض کا دریا تعویذ
دیکھو تاثیر مین رکھے ہے یہ کیا کیا تعویذ
نقش صدہا ہین محمد کا ہے یکتا تعویذ

ردیف رای مہملہ

صفت مین اوسکی رہین نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک پر
کہ جسکے باعث ہوے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ملاذ و ملجا و بندہ پرور شفیع عالم بروز محشر
ہین اوسکے خواہان فضل اکثر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے اوس نبی کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اوسپہ نازل
فقط نہ جانو ہے دست بر سر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہین کچھ انسان پہ فضل اوسکا ہے جس سے اشرف ملاے اعلیٰ
شرف سے اوسکے ہوے مفخّر زمین پہ آدم ملک فلک پر
خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمد کو اپنا مظہر
تو اس سے ظاہر ہوے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اوسکا عالم مین کون ہمسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملاے اعلےٰ سے تا بہ پستی
نبی کا ثانی نہ پاے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک پر

نہ ہوتے تم یا رسولؐ پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہان کا
تمہین سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر

مکین تمہین سے مکان تمہین سے زمین تمہین سے زمان تمہین سے
فقط نہین کچھ یہ ہوئے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک

سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکسان تمہاری رحمت
فقط نہ پائے ہین فیض اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر

دعا کچھ ایسی ہو مجھکو حضرت مین ہر دو عالم مین پاؤن نصرت
مدد پہ میری رہین سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر

بنا وہ صورت کو آگے یکدم تڑپ رہے ہین بہر دو عالم
تمہاری دوری مین ہو کے مضطر زمین پہ آدم ملک فلک پر

ہے سنی اپنا نبی وہ ایسا ظہور قدرت وجود جسکا
مدام ہین اوسکے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پر

شہرت گئی نبی کی کہین آسمان پر
کہایا ہے داغ ماہ مبین آسمان پر

ہم اوسکے کلمہ گو ہی زمین پر فقط نہین
قائم ہے جسکا رایت دین آسمان پر

تیرا ظہور باعث تکوین ہے یا نبیؐ
سمجہا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر

تیرا شریک ماہ نے مشرق سے تا بہ غرب
ڈھونڈھا بہت پہ پایا نہین آسمان پر

اشرف تہا گو کہ اور مشرف ہوا وہ چند
تیرے قدم سے عرش برین آسمان پر

اہل زمین تابع فرمان کیون نہون
ثابت ہے تیرا نقش نگین آسمان پر

جسجا پہ مرکز روضہ پہ نور ہے تیرا
رکہتی ہے فخر وہان کی زمین آسمان پر

شرف ملازمت سے تیری ہو کے سرفراز
کرتا ہے ناز روح الامین آسمان پر

خورشید وہ نہین ہے جو تابان ہے چرخ پر
ہے وہ نبیؐ کا عکس جبین آسمان پر

ہو کیون نہ تیرے دین کی تجلی زمین پر
روشن ہے تیرا دین متین آسمان پر

خدمتگزار ہوگئے سب تیرے عرشیان
جب ہوگیا تو صدر نشین آسمان پر

نعمت ہے تیرے فیض کے ہر دم ہے سرفراز / ہے اسلیے مسیح مکین آسمان پر

اے سنی وہ کہ پاک نبی جو کرین مدام / پاوینگے باغ خلد برین آسمان پر

بنائے دو عالم ہے محمد کے نام پر / تو ختم نبوت ہے وہ خیر الانام پر

درود و سلام ہووے نہ کیون اوسکے خلق کا / کہ بھیجا سلام حق نے علیہ السلام پر

نبی کی بحرمت ہے سنو تم اے مومنو / جو رحمت ہے نازل حق کی بیت الحرام پر

سخاوت محمد کی ذرا تم نظر کرو / کہ نقد شفاعت وقف ہے خاص و عام پر

مہتم شفاعت سر کہو کس نبی نے کی / ہے موقوف اس حق کی مدار المہام پر

بزرگی ملے ہمکو یہ محشر نبی سے ہے / کہ تکیہ ہمارا ہے اوسی ذوالکرام پر

فقط زمین پر نہین بزرگی رسول کی / مکان اوس نبی کا ہے لامکان کے بام پر

ازل سے پیاسا ہو بیٹھا ہون یا نبی / لگا کر نظر مین تیرے رحمت کے جام پر

شفاعت کا تو ہی مہتمم ہے جزا کے دن / رکھے گا خدا بخشش کے تجھے اہتمام پر

تمہارے غلامون نے جلائے موے ہے / مسیحا بھی عاجز ہے یحیی العظام پر

خدا سے مقابل ہو کے باتین یہ تیکین / تھا نازان کلیم اللہ اپنے کلام پر

درود و تحیت حق نے بھیجا ہے مومنو / سنو کس بزرگی سے وہ ذوالاحترام پر

یہ سنی ہے فدوی آپکا رحمت کرو / تم اے رحمت للعالمین اس غلام پر

جناب غوث کی شان مین

آفتاب مشرق رحمت ہے روئے دستگیر / نور فضل حق نما ہے چشم سوئے دستگیر

باغ جنت کی کہو پروا ہے کسکو مومنو / جنت الفردوس سے بڑھکر ہے کوئے دستگیر

ہے گل تازہ بہار رحمت حق روئے غوث / نکہت گلزار فضل حق ہے بوئے دستگیر

طاق ابرو کیون نہ ہووے معتقد کی سجدگاہ / ظاہرا قبلہ نما ہے دل بسوئے دستگیر

یہ تو ممکن ہی نہین ہم تشنہ و بے فیض ہون / فیض بخشش کوثر و تسنیم جوئے دستگیر

ہے خطا گر مشک تاتار و ختن سنبل مثال / رونمائے سنبل جنت ہے موئے دستگیر

مردہ گر ہوجاے زندہ کیا عجب تلقین سے
آبداری گہر کا تم نے جانا کچھ سبب
ہے توقع میری بخشش حق سے کرواونگی تب
حکم حق سے اوسیہ کرو دینگے مہر مغفرت
ہر کوئی اپنے وسیلے کی کریگا جستجو

بایۂ یحی العظامی گفتگوے دستگیر
یہ یقین ہے فیض سارا آبروے دستگیر
حشر مین جب جاؤنگا مین روبروے دستگیر
نامہ جب میرا کھلیگا روبروے دستگیر
حشر مین سنی کو ہوگی جستجوے دستگیر

ردیف زای معجمہ

آگیا سب سے خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
روح ہے سردار عالم عالم کونین مین
کیا عجب ہو جو ابو الارواح امت پر شفیق
ہے سر جسم دو عالم سرور پیغمبران
گوہر دریاے وحدت ہین رسول پاک ذات
زلف والا کی مہک نے یک جہان مہکا دیا
جوہر تیغ زبان ہے نعت احمد دلپسند
سورۂ والشمس پڑہتا ہون مین رخ کی یاد مین
تیغ آہن بسمل ابرو کو کب آوے پسند
کچھ نہین بہاتا ہے جز محبوب رب لایزال
عرش کو چاہا نہین امت کی خاطر آپ نے
بہر امت آپ نے زیر زمین کی خوابگاہ
نفسی کہنے والے ای سنی ہین سب مقبول حق

آئی پیغمبر کو اپنی امت احقر عزیز
کونسی شی ہے کہ ہووے جان سے بڑہکر عزیز
ہر قدر اولاد ہووے باپ کو اکثر عزیز
جانیے اسباب ہستی مین ہے سب سے سر عزیز
آب سے اس جوہر قابل کے ہے گوہر عزیز
ہے اسی باعث سے بوے مشک اور عنبر عزیز
تیغ زن کو کیون نہووے تیغ کا جوہر عزیز
روبرو آنکہون کے ہے وہ چہرۂ انور عزیز
دل ہے جس خنجر کا بسمل ہے وہی خنجر عزیز
دل ربائیدہ ہے جسکا ہے وہی دلبر عزیز
آئی کیا حضرت کو دیکہو امت ابتر عزیز
استراحت کے لیے آیا یہی بستر عزیز
لیکن اونکے ہے خدا کو شافع محشر عزیز

ردیف سین مہملہ

نقد یاد نبوی جز نہین زر میرے پاس
اور سر ہے نہ تصدق ہو در احمد پر
خانۂ دل کیطرف کیون نہین آتے دوّار

ہان اگر ہے تو یہ ہے گنج گہر میرے پاس
جبہہ سائی کے لیے ایک ہی سر میرے پاس
کیا نبی صلی علی کا نہین گہر میرے پاس

اے صبا تو اوڑی جاتی ہے یثرب کیطرف
مین بھی اُڑا تا کرون کیا مہین پر میرے پاس

پر یہ عرضی ہے میری تجھسے خبردار صبا
روز پہونچانا محمد کی خبر میرے پاس

دل تو خدمت مین ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
وہ بھی حاضر ہے جو صدپارہ جگر میرے پاس

حشر کو نامۂ اعمال رکھیگا ہر ایک
فرد نعت شہ اعلے ہو مگر میرے پاس

فرض ہر اک کے لیے ہے سفر بیت اللہ
فرض ہے سوے نبی کا بھی سفر میرے پاس

زلف واللیل کی سورت ہے تمہاری حضرت
لیلۃ القدر کی رکھتی ہے قدر میرے پاس

سورۂ شمس رخ پاک ہے والنور رخ
ساعد سعد سعادت کی سحر میرے پاس

روز بازار جزا جنس عبادت ہے پسند
ہے کہان بندگی فضل و ہنر میرے پاس

نقد رحمت سے مگر آپ خرید و حضرت
جنس عصیان جو ہے پُر نقص و ضرر میرے پاس

یا نبی لطف و عنایات سے اس سنی کو
حکم فرماؤ کہ رہ آٹھ پہر میرے پاس

یا محمد نہین ہے اور ہوس
ہے ہوس آپ ہی کی مجھکو سرس

جسم پر آپ کے نہین بیٹھی
ہاتھ ملتی ہے اس سبب سے مگس

مین وہ سودائی ہون کہ جنت سے
تیرے صحرا کا خوش ہے خار و خس

مین وہ محمل نشین کا ہون مجنون
جسکی صل سے تلک ہے بانگ جرس

یا رسول خدا اے عزوجل
شوق دیدار دل کو ہے ازبس

طائر جان آ نہین سکتا
جسم ہے اوسکے حق مین کنج قفس

قید دنیا مین ہوگیا پابند
مجھکو اس قید سے ہوا بس بس

دل کو اپنے مین نذر کرتا ہون
یا محمد نہ کیجیے واپس

ق

حشر مین ہر طرف کو ڈھونڈھےگا
اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس

پر مین اس شعر کو پڑھونگا وہان
عاجزی سے تمہارے پیش و پس

یا حبیب الہ عند ید سے
انت لی شافع النبی اقدس

مجھپہ رحمت سے دیکھیے حضرت
مین ہون ناچار بینوا بیکس

ق

یا محمد دعا کرو ایسی
اہل اسلام کی ہو نصرت کو جس

اپنے سائیس کو یہ کہہ دینا
زین تازی پہ تو نہ آج سے کس

ناقہ حاضر ہے جان سنی کا
چشم محمل ہے اور دل ہے جرس

صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمد اگرچہ ہون بیکس
آپ سے رہ ہون میرے اتنا بس

مجھہ کو بتلا دو صورت انور
غیر اسکے نہین ہے اور ہوس

زخم عصیان کو مرہم زنگار
آپ کا ہے وہ سبزہ نورس

ناقہ اسوار حشر مین جب ہون
ہو صلا اے کرم صدا اے جرس

روز محشر مین یا شفیع ورا
مجھکو نعمت دو واک سے اک سرس

ایسا خرسند ہو کہ سیر رہون
تم کہو لے تو مین کہون بس بس

مین کسیکا نہ ہو رہون محکوم
اور مجھپر چلے نہ زور عسس

اب تو تشریف لائیے آقا
ہم پہ ہے ظلم ملحد ناکس

تم عرب مین رہے ہو صد ہا سال
اب عجم دیکھیے کمر کو کس

آکے آرام یہان کرو حضرت
تلوے آنکھون سے مین کرونگا مس

یا محمد خدا سے دلوا دو
دو ہین حاجت میری نہ آٹھہ نہ دس

ایک تو یہ کہ روز محشر مین
آپ ہی کے پھرون نہین پیش و پس

دوسری یہ رہون نہ مین محتاج
ہون خوشی ساتھہ زندگی کے برس

آپکا کلمہ شہادت ہو
ورد سنی کو تا اخیر نفس

ردیف شین معجمہ

بسوز سوزان با شک ہین تر گہے باب و گہے باتش
بنی کی ہجرت مین ہم ہین اکثر گہے باب و گہے باتش

باب رحم نبی شنا ور کبہو تو آتش سے قہر کی ہم
مثال ماہی ہین دہر اندر گہے باب و گہے باتش

کبہو عرق مین خوشی کے تر ہین کبہو تو آتش سے غم کی جلتے
کہ جیسے زر کو کرے ہے زرگر گہے باب و گہے باتش

کبہو تو ہو سرخ جل رہے ہین کبہو تو آنسو مین ڈوبتے ہین
نبی کی دوری مین دیدۂ تر گہے بآب و گہے بآتش

تبا دو صورت کو یا محمدؐ جلے ہے ڈوبے ہے دل ہمارا
نہ ڈالو اب اسکو رحم کرکر گہے بآب و گہے بآتش

امید رحمت سے ہین مغرق غضب کی سوزش سے سوختہ ہین
نبی کی خوف و رجا مین ہو کر گہے بآب و گہے بآتش

اگر شفاعت سے ہم خنک ہین مگر ہین سوز گنہ سے جلتے
اسیطرح سے ہے دل مقرر گہے بآب و گہے بآتش

بسوز فکر خطا سے ہر بار و آب رحم نبیؐ سے ہر دم
غریق و سوزان ہین ہم سراسر گہے بآب و گہے بآتش

ہے اشک جاری ہے آہ سوزان تمہاری فرقت مین یا محمدؐ
ہے بسکہ سنی بحال مضطر گہے بآب و گہے بآتش

ردیف صاد مہملہ

لیتا ہون اس نبیؐ کا زبان پر مین نام خاص
آتا ہے جس نبیؐ پہ خدا کا سلام خاص

امید اوسکے رحم سے ہے رات دن ہمین
جاری ہے جس نبی کا سدا فیض عام خاص

تشنہ گلو جب آؤنگا اوس وقت یا نبیؐ
مجہکو پلا دو حشر مین کوثر کا جام خاص

کیا مرتبہ بلند ہے کیا شان کیا ہے فخر
عرش برین کو جسنے کیا اپنا بام خاص

اپنے نبیؐ کے رتبے کو پہونچے ہے کوئی بہی
واللہ ہے لامکان پہ جسکا مقام خاص

سن لیجے گوش ہوش سے یہ بات مومنو
جو ہے پیام حق کا وہی ہے پیام خاص

اپنے نبیؐ کا حشر مین ہوگا یقین ہے
امت کی مغفرت کے لیے اہتمام خاص

کس منہ سے مین سراؤن کہو تمکو یا نبیؐ
آراستہ یہ دین ہے با انتظام خاص

ہرگز نہین زوال تیرے دین کو یا نبیؐ
روز قیام تک ہے یہ دین کا قیام خاص

کیونکر سند ہین نہ احادیث یا نبیؐ
حکم خدا کی طرح ہے تیرا کلام خاص

خدمت سے بھول جانا نہ محشر میں یا نبیؐ
ہے آپ کا ازل سے یہ سنی غلام خاص

ردیف ضاد معجمہ

نہیں دیکھا کہیں ہمنے شہ کونین سا فیاض
نہوگا حاشا للہ حشر تک اس طور کا فیاض

کھو اب دولت دنیا ہے دونکی کسکو ہے خواہش
برائے نقد بخشش ہیں خدا اور مصطفےؐ فیاض

ازل سے آجتک جاری ہے ہمپر فیض اوس شہ کا
نصیبوں سے ہمارے اسطرح کامل گیا فیاض

کروڑوں دوزخی یکدم میں ہو وینگے داخل جنت
کریگا حشر میں جسوقت وا دست عطا فیاض

لیا نام مبارک اک فرشتے نے ہوا مقبول
قسم رب کی ہے کیا نام نبیؐ صل علےٰ فیاض

کیا ہے نقد ایمان سے غنی خلقت کو توشاہا
ازل سے آجتک تجھسا نہیں ہمنے سنا فیاض

رہائی گنہگاران کبھو ہوتی نہ لے سنی
نہ ہوتے گر یہ امت کے محمدؐ مصطفےؐ فیاض

ردیف طاے مہملہ

ہوا رسولؐ کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
خدا نے بھیجا تھا امت کی مغفرت کا خط

ادھر کو مہر نبوت اودھر کو خط کا ظہور
خدا سے ختم رسالت کا مرسلہ تھا خط

عذار پاک پہ تھا آپ کے خط ریحان
خدا نے لکھا تھا یا زلفی یا شفیعہ خط

خطوط دست مبارک سے یہ تصور تھا
ہمارے جرم کی تنسیخ کا ہے نمونہ خط

یہ خوش نصیب کہ امت ہیں ہم محمدؐ کی
رکھے ہے اپنی سعادت کا لوح سیما خط

لکھا رسولؐ کی امت کو امت مرحوم
قلم نے لوح زبرجد پہ جب کہ کھینچا خط

دو پارہ ہو گیا انگشت کے اشارے سے
جو کھینچا ماہ پہ حضرتؐ نے معجزے کا خط

محقق ایسے ثلاثہ پہ کھینچا خط نسخ
شکستہ ہو گیا یکبار اونکے دین کا خط

پیام دعوت اسلام جس جگہ پہونچا
بدل قبول کیا جس نے کھول دیکھا خط

غبار بنگیا حیرت سے مذہب کفار
جو دیکھا آئینہ حق نما تمہارا خط

سیاہ کاری امت تراشی جاتی تھی
نبیؐ کے چہرے کا ولاک جب بناتا خط

سپرے رسولؐ کا روح القدس ہے نامہ رسان
کہ لاکے دیتا تھا ہر بار آشنا کا خط

جو قتل نامۂ شبیرؓ حق نے بھجوایا
برائے عاصیان کی مہر جب وہ دیکھا خط

صبا میں دیتا ہوں تجھکو نقد جان محصول
ذرا تو مژدہ یثرب کا لاکے پہونچا خط

خطوط ناجی و ناری کے کھینچے حضرت نے
تھا ناجی فرقہ سنی وہ جو تھا پہلا خط

زیادہ حد ادب عرض ہے یہی آقا
گنہ یہ بخشش سنی کے ہیں سفید نیا خط

ردیف ظای معجمہ

میرے ایمان اور جانکا ازل سے ہے خدا حافظ
نبی حافظ علی حافظ جناب فاطمہ حافظ

بڑی ہے آرزو مجھکو کہ دیکھوں روضۂ احمد
حفاظت سے مدینے کو مجھے پہنچائے یا حافظ

ڈرو مت مومنو ہرگز تمہارا روز محشر کو
معاون ہو کے ہوویگا رسول کبریا حافظ

بلا سے ہر دو عالم سے نہیں کچھ خوف ہے ہمکو
ازل سے میری جانکا ہے محمد مصطفے حافظ

رہیں کسواسطے غمگین مدد ہے ہمکو دو طرفہ
خدا حافظ تو ہے اپنا محمد ایک جدا حافظ

قیامت ہوگی جب برپا تو اُسدم اپنی امت کا
محمد مصطفے ہوویگا از روے عطا حافظ

کہ لوگو قبر میں اپنا یہ بولو کون ہووے گا
جناب کبریا سے اور محمد کے سوا حافظ

عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکھو مسلمانو
ہمارا آپ ہو حافظ نبی کو بھی کیا حافظ

حفاظت اپنی امت کی ہے کیا منظور احمد کو
کہ ہر رنج و مصیبت میں ہمارا ہوگیا حافظ

بلا اور غم کے آتے ہی نبی کو یاد کرتے ہیں
وہی ہے اپنا اے لوگو ہر رنج و بلا حافظ

نگہبان پل صراط اوپر ہمارا کون ہووے گا
مگر ایک احمد مرسل ہی او سچا ہوویگا حافظ

نگہبان جیسا دنیا میں ہے عقبی میں بھی ہوگا
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہ کیا پیدا ہوا حافظ

پڑھا کر فاتحہ ہر دم نہ کر کچھ خوف اے سنی
کہ ہر حالت میں ہیں تیرے نبی صلی علی حافظ

ردیف عین

ہم سے جدائی کر گئے تم وا محمد الوداع
اک داغ دل پر دھر گئے تم وا محمد الوداع

دیدے ہمارے نم ہوے از بسکہ ہم پُر غم ہوے
ہمسے جدا جسدم ہوے تم وا محمد الوداع

غم دل کے اندر بھر چلے جیتے ہی جی ہم مر چلے
جسدم جدائی کر چلے تم وا محمد الوداع

کرتے ہیں ماتم بار ہا پڑکر بلا میں ہم سدا
جسدم ہوے ہمسے جدا تم وا محمد الوداع

پھر کر نہ آئے ہو گئے تم جدائی ہو گئے
کیوں ہمسے رخصت ہو گئے تم وا محمد الوداع

دیدار بہی دیکھے نہین آنکھون سے ہم اے شاہ دین — اب جا چھپے زیر زمین تم وا محمد الوداع

روتے ہین ہم ہر ایکدم ہر روز و شب ہے چشم نم — جا کر دیئے یہ ہمکو غم تم وا محمد الوداع

یک درد مین شام و سحر اسجا سے ہمکو چھوڑ کر — باندھے ہو اپنا دور گھر تم وا محمد الوداع

تڑپے ہے دل ہر روز و شب ہے ہاے کیسا یہ غضب — ہمسے ہوے ہو دور اب تم وا محمد الوداع

اسوقت تک رہنا تو تہا تا دیکہتے منہ آپکا — ہم آے ٹہرے بہی نہ اب تم وا محمد الوداع

غمگین کر کر خلق کو رخصت ہوے ہو یہان سے جو — تہی ایسی کیا جلدی کہو تم وا محمد الوداع

روتے ہین کس ایام سے ہم نیچے پڑ کر بام سے — سوتے ہو اک آرام سے تم وا محمد الوداع

اب ہمکو ایسے دہر مین ڈالے ہو غم کے بحر مین — خیر اب ملو گے حشر مین تم وا محمد الوداع

دنیا مین بس بیچارگی دے ہمکو اک آوارگی — رخصت ہوے یکبارگی تم وا محمد الوداع

دنیا سے الفت توڑ کر سنی کو تنہا چھوڑ کر — رخصت ہوے منہ موڑ کر تم وا محمد الوداع

ہمسے جدا تم ہو چلے ایماہ رمضان الوداع — تخم جدائی بو چلے اے ماہ رمضان الوداع

تشریف لائی تم نے جب تہا ہمپہ رحمت کا سبب — ہیہات اک ماتم ہے اب ایماہ رمضان الوداع

تہی کیا ہی برکت آپکی تہی ہمپہ رحمت آپکی — ہے شاق رخصت آپکی ایماہ رمضان الوداع

صائم تہے سارے مومنین تہے خوش تمامی مسلمین — غمگین ہے اب عالمین ایماہ رمضان الوداع

تم تہے تو تہی ایک روشنی سب دلپہ تہی شادی گھنی — اب سبکو ہے سینہ زنی ایماہ رمضان الوداع

ہر ایککا دم سرد ہے اس غم سے بس منہ زرد ہے — رخصت کا سب کو درد ہے ایماہ رمضان الوداع

کیسی برائی ہو گئی تم سے جدائی ہو گئی — غمگین جدائی ہو گئی ایماہ رمضان الوداع

جب تم تہے تہا ہمپر کرم کیسا تہا کچہہ فیض اتم — اب ہم پہ ہے اک کوہ غم ایماہ رمضان الوداع

تہین مسجدین آراستہ ہر اک طرح پیراستہ — اب تم ہوے برخاستہ ایماہ رمضان الوداع

کچہہ بہی عبادت پر نظر ہمنے نہ کی اک لمحہ بہر — بس تمسے ہین شرمندہ تر ایماہ رمضان الوداع

اب زندگی برباد ہے ہر دم تمہاری یاد ہے — فریاد ہے فریاد ہے ایماہ رمضان الوداع

ماتم سے دل پر بیشتر ہے سوختہ میرا جگر — ہے یہ جدائی کا ثمر ایماہ رمضان الوداع

ہمسے جدائی کر چلے داغ جدائی دہر پے چلے — ہم غم کے مارے مر چلے ایماہ رمضان الوداع

جیتے رہینگے جب ہم سال بھر آؤ گے جب تم بہر نظر
اب تو چلے منہ موڑ کر ایماہ رمضان الوداع

جانے کو تم تیار ہین ہم چشم سے خونبار ہین
افسوس سب ناچار ہین ایماہ رمضان الوداع

جاتے ہو تم منہ موڑ کر دنیا سے الفت توڑ کر
ہم سب کو غم مین چھوڑ کر ایماہ رمضان الوداع

اس غم سے بس روتے ہین ہم بہتے ہین آنسو دمبدم
جاتے ہو پھر رکیسے کرم ایماہ رمضان الوداع

ہتی آپسے ہر دم عیان یارے ونق روے جہان
اب ہم کہان اور تم کہان ایماہ رمضان الوداع

کیا ہمیہ ہے لاچار گی کیسی ہوئی آوار گی
کب تک کرین غمخوار گی ایماہ رمضان الوداع

بہر جناب کبریا بہر محمد مصطفےٰ
شفقت رکھو ہم پر بھلا ایماہ رمضان الوداع

افسوس تم جاتے ہو اب ہی غم سے سنی جان بلب
جانا تمہارا ہی غضب ایماہ رمضان الوداع

ردیف غین

دل مین ہے عشق مصطفےٰ کا داغ
کعبۃ اللہ مین کیا لگا ہے چراغ

ہر کوئی ڈھونڈھتا پھرے والی
حشر مین مجھکو ہو نبیؐ کا سراغ

نور دین سے جو کوئی ہو محروم
روسیہ کیون نہو وہ مثل کلاغ

دنیا جنت ہے کافرون کے لیے
باغ فردوس مین ہے ہمکو فراغ

باغ دین سے ہو جسے رغبت
کیون نہ ویرانے کا وہ ہووے زاغ

کب تمنا ہے بوے جنت کی
نعت احمدؐ کے گل سے خوش ہے دماغ

یا نبیؐ تم سے ہے بڑی امید
تحفۂ رحم مجھکو ہو ابلاغ

تیرا زندہ جو ہے پھرے ایسا
جیسا ویرانے مین پھرے ہی الاغ

تشنہ لب ہون مین سوز دل سے
شربت وصل دیجیے بھر کے ایاغ

مین جنون زدہ ہون تیرے کاکل کا
مجھکو بستی سے خوش ہے کوہ وراغ

بسکہ ہجر نبیؐ کے داغون سے
دل مین سنی کے لگ گیا ہی باغ

ہے محمد خانۂ دین کا چراغ
بزم عالم مین نہین ایسا چراغ

بزم عالم مین ہے جسکی روشنی
ہے محمدؐ دیکھیے کیسا چراغ

محفل عالم مین تم جانو یقین
تھی اندھیری گر نہ یہہ ہوتا چراغ

ایسا روشن ہی کہین دیکہا ہی کہہ | اے فلک گو مہر ہے تیرا چراغ
بزم عالم مین ہنووے گا کبہو | ہو گیا اپنا نبیؐ جیسا چراغ
دو جہان جس سے منور ہو منو | تمنے ایسا ہی کہین دیکہا چراغ
تیرہ دل روشن ہوے جس سے کہی | دیکہیے یہہ فیض کیا بخشا چراغ
حشر کو ہمراہ امت کے یقین | پل کے رستے مین وہی ہوگا چراغ
سب چراغون کو ہی جس سے روشنی | جسکو قرآن مین خدا بولا چراغ
روشنی زیر زمین ہی اوسکی ہے | قبر اندر کا ہیکو ہونا چراغ
سیکڑون دل جس سے روشن ہو گئے | نور احمد کا دیا جلوہ چراغ
آخرش ہے سب چراغونکو زوال | یہ رہے جیسا کہ ہے ویسا چراغ
پرتو نور محمد ہے یقین | جسم مین روشن ہے جون جانکا چراغ
دین و دنیا مین تجلی اوسکی ہے | اس طرحکا پہر نہ ہو پیدا چراغ
ہان چراغ آتشین مت جانیے | ہے محمد نور خالق کا چراغ
فیض سے اوس نور حق کے کیا کہون | رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ
سنّیا نور نبیؐ کے فیض سے | کیون نہ روشن تر رہے تیرا چراغ

ردیف فا

یا نبیؐ فرماو کچہہ کار شریف | سنی سے ہے نعلین بردار شریف
یا نبی اللہ توقع ہے ہمین | بخشوانے کو ہے اقرار شریف
یا نبیؐ رحمت کرو ہے آپ کا | رحم سے معمور دربار شریف
اوسکو رکہونگا جگر کو چیر کر | ہاتھہ آجاوے جو آثار شریف
اپنی پلکون سے کرونگا گرد صاف | دیکہون گر قبر پہ انوار شریف
اے خدا اپنے نبیؐ کا ایکبار | دیکہہ لون مین روے انوار شریف
ہون جدائی مین نبیؐ کی بے قرار | اے صبا لاوے تو اخبار شریف
جان صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ سے علیؓ | ہین یہی احمدؐ کے غمخوار شریف

کیا بزرگی انکی عزت کیا کہون — ق — ہین مقدس سارے اطوار شریف
کیا کہون مین یا محمد آپ کے — نیک تہی سب طرح وا طوار شریف
سینہ پر نور گنج راز حق — تہا نہان سب اسمین اسرار شریف
دو جہان روشن ہوے یکبارگی — کہل گئے جسوقت انوار شریف
واہ اس سنی کی دینا یا نبی — آویگا جسدم لسبر کار شریف

ردیف قاف

حاشا للہ نہین دل ہے کسی کا مشتاق — یا نبی صل علے ہون مین تمہارا مشتاق
ازرہ لطف وکرم روے مبارک بنما — از دل وجان بجالت شدم آقا مشتاق
اشتیاق اس دل مشتاق کو تیرا ہے مدام — دل میرا اور کسیکا نہین حاشا مشتاق
آپ کے آنے کی سن پاؤن خبر گر آقا — راہ پلکون سے کرون صاف ہون ایسا مشتاق
شوق دیدار نہایت سے ہے تمہارا مجہکو — آب دیدار دکہا دو کہ ہے دیدہ مشتاق
اپنی خدمت مین مجہے آپ بلانا حضرت — دل میرا آپ کا رہتا ہے ہمیشہ مشتاق
آپ کے آنے کے لے شافع وحامی امم — حاصیان بیٹہے ہین سب ہوکے سراپا مشتاق
ہمپیہ کبہو ہوتا نہ خدا کا مقبول — حاشا للہ نبی کا جو نہ ہوتا مشتاق
آپ کے قد مبارک کا چمن مین یا شاہ — بند در بند کہڑا ہے سہی بالا مشتاق
عنبرین زلف محمد پہ تصدق ہونے — ہے گلستان مین نہایت ہی بنفشہ مشتاق
حسد سے ہین نکو لب لعل وگل عارض پر — خون بدل داغ جگر کہلکے ہے لالہ مشتاق
آکے بتلادو گل روے مبارک کو شتاب — جان بلب تڑپے ہے ہو بلبل شیدا مشتاق
دل میرا روز ازل سے تو سمجہ اے سنی — جز محمد کے کسیکا نہین اصلا مشتاق

در شان حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہادی دین ہم صراط وثیق — دافع کفر وقاتل زندیق
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار — شان بوبکر خاص بالتصدیق

افضل الخلق بعد پیغمبر — صادق الصدق والوفا تحقیق

لولوے بحر صدق و عالی گہر — معدن حسن خلق و لطف خلیق

وارث الانبیاے عالی مقام — مقتداے جہان بہ نیک طریق

صاحب دین خلیفہ اول — گاہ بیگاہ یار و غار و رفیق

حامی سنی شافع محشر — خسر سالار انبیا صدیق رض

خسر احمد ابابکر صدیق — سے ہے ممجد ابابکر صدیق رض

صاحب زہد و صاحب تقوی — اپنا ارشد ابابکر صدیق رض

حق نے تعریف کی ہے قرآن مین — شان امجد ابابکر صدیق رض

غار مین ساتھ تھے محمد کے — یار ارشد ابابکر صدیق رض

صادق و کامل و رفیق نبی — صاف بے کد ابابکر صدیق رض

مشرکون کے تمام ملت کو — کر دیا رد ابابکر صدیق رض

مقتدا ہے تمام عالم کا — اپنا سید ابابکر صدیق رض

دل مین رکھتا تھا اپنے احمد کے — عشق بے حد ابابکر صدیق رض

کفر کا تھا مدام اے سنی — دشمن اشد ابابکر صدیق رض

ردیف کاف تازی

حکم رب سے پیدا ہو کر آب و آتش باد و خاک — ہین نبی کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک

ہین مخالف ایک سے ایک پر عدل احمد سے ا — متفق ہین جسم اندر آب و آتش باد و خاک

فیض احمد کا سبب ہے جسم مین ہین متفق — ہین مخالف دیکھو ظاہر آب و آتش باد و خاک

نور احمد جان ہے جبتک ہے جان تابع ہین یہ — ورنہ باغی ہین یہ اکثر آب و آتش باد و خاک

چار سرکش ایک جا ہین فضل احمد کے سبب — کیا ملا وے کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک

یہ سبب ہے فیض احمد کا خدا کے فضل سے — ہو گئے ہین وقف ہمسر آب و آتش باد و خاک

ایک جا کر کر خدا نے جسم اندر کر دیا — تابع حکم پیمبر آب و آتش باد و خاک

کیا عنایت ہے خدا کی ہم کو احمد کے سبب — ہوتے ہین ہر جا میسر آب و آتش باد و خاک

شیفر

فیض احمد کا سبب ہے جسم مین ہین ایک جا — ورنہ ہوتے یکجا کیونکر آب و آتش باد و خاک
کر ابھی سے یاد احمد کیا کرے اوسوقت تو — جب جدا ہوویںگے یکسر آب و آتش باد و خاک
ہین بسیر فضل احمد سے ہین یہ ہر چہار — یہ ہر ایک نعمت سے بہتر آب و آتش باد و خاک
ذکر احمد کر ابھی سے پھر کرے گا کیا سنیا — جبکہ ہوجاوینگے ابتر آب و آتش باد و خاک

عشق احمد مین اگر ہو دل بیتاب کی خاک — مس عصیان کو ہوا اکسیر یہ سیماب کی خاک
طوطیا جان کے آنکھون مین اوسے کہہ لیتا — مجھکو ملجاتی جو تیرے در احباب کی خاک
روضۂ جنت فردوس کی ہے خاص عبیر — اے شہ عالم کونین تیرے باب کی خاک
قدسیان ملتے ہین اس خاک پہ آداب سے سر — خاک تو ہے تیرے در کی یہ ہے آداب کی خاک
آبرو حشر مین ہے کیون نہ ملون مین منہ پر — آب کی خاک مدینے کی بڑی تاب کی خاک
سرمۂ دیدۂ بخشش ہے مدینے کا غبار — جھوٹھ سمجھے تو پڑے دیدۂ کذاب کی خاک
معتقد ہون کہ میرا دیدہ دل ہو روشن — منہ مین پڑجاے میرے گر تیرے محراب کی خاک
سوزش غم سے تیرے لخت جگر کو چھوکون — کام پھر آے گی اس گوہر نایاب کی خاک
مضطرب ہون کہ گرون خاک مدینے مین مگر — ہے نہ اوس خاک کے لائق تن بیتاب کی خاک
آتش ہجر نے کیا پھونک دیا ہے مجھکو — جلگیا خانۂ ہستی ہوئی اسباب کی خاک
ورنہ دیکھا تیرا غفلت سے تو ہوتے پامال — تیرے زوارونکی اس دیدۂ پرخواب کی خاک
خاک تشنہ پہ برس میرے ذرا ابر کرم — دھوپ کالی مین جلیگا رہے آب کی خاک
الغرض سنی مین آوے تو کچھ جاے عبیر — لاکے رکھدیجیے اوس روضۂ شاداب کی خاک

یا نبی مصطفے سلام علیک — سید الانبیا سلام علیک
یا عمیم العطا سلام علیک — الف صل علے سلام علیک
دور کر دل سے تو نے سب غم کو — راہ سیدھی بتائی عالم کو
تجھ سے امید ہے قوی ہم کو — یا امام الہدی سلام علیک
دے کلید شفاعت عظمے — حق نے خازن کیا شفاعت کا
رب نے تجھکو شفیع کر کے کہا — یا شفیع الوری سلام علیک

کیون نہ راحم رہے پہر دوسرا رحمۃ العالمین رب نے کہا
مجھکو رحمت سے دورست کرنا رحمت کبریا سلام علیک

کیا رسائی تھی ذات والا مین پہونچا جب قرب حق تعالی مین
کہتے تھے سب ملاے اعلی مین ابلغ البلغا سلام علیک

ہر سخن مین میرے بلاغت دو شعر مین میرے اب لطافت دو
تا کرون مدح مین فصاحت دو افصح الفصحا سلام علیک

رتبہ اعلی تیرا ہے باعزت حق نے بخشی ہے کیسی کچھہ عزت
ہو بزرگی مجھے بعد رتبت ازکی الازکیا سلام علیک

کر کے آسان میری مشکل کو مجھکو پہونچا دے میری منزل کو
اور کرنا صفا میرے دل کو اصفی الاصفیا سلام علیک

پہر افضال ذات حق یا رسول مدعا میرے دل کا ہے حصول
مجھکو دکھلا دو صورت مقبول یا مجیب اللقا سلام علیک

شرم و غیرت سے مین ہون اسجا مرتے دم مجھہ سے ہوا دا کلمہ
فضل سے بخشدے مجھے رتبہ افضل الانبیا سلام علیک

جان کندن کی جبکہ آوے بلا دفع کر دے اوسے بفضل و عطا
قبر کی بہی بلا سے دینا رہا دافع ہر بلا سلام علیک

نار دوزخ سے دکھہ نہ ہو ہمکو آوے آفت تو دور جلدی ہو
ہم غریبون کو امن مین رکھو مامن الغربا سلام علیک

کیا شرافت تہی ذات اکرم مین جس سے ہے شرف عرش اعظم مین
مجھکو بہی شرف ہو دو عالم مین اشرف الشرفا سلام علیک

دن شفاعت کے یا شفیع امم ہمکو ہرگز نہ بھولنا اوسدم
بھرتا ہون ذات باوفا کا دم اے شہ باوفا سلام علیک

دن قیامت کے ہو خدا قاضی تجھکو نائب کرے بصد راضی

بخشوانا میرے گنہ ماضی — یا امین خدا سلام علیک
دن ضلالت کا ہوگیا ہے وطن — روشنی بخشو اسکو جون دہن
گو تاریک تر ہی ہو روشن — یا سراج الہدیٰ سلام علیک

ہے یہی مدعا میرا سنی — گر میسر کرے خدا سنی
جاکے روضہ مین بولونگا سنی — یا رسول خدا سلام علیک

ولہ

یا شفیع الوریٰ السلام علیک — یا امام الہدیٰ السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — یا نبی مصطفیٰ السلام علیک
اتقی الاتقیا السلام علیک — رحمت کبریا السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — افضل الانبیا السلام علیک
یا رسول خدا السلام علیک — ازکی الازکیا السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — اصفی الاصفیا السلام علیک
صاحب منصبی السلام علیک — وسے مہ یثربی السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — یا حیات النبی السلام علیک
شافع المذنبین السلام علیک — احسن المحسنین السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — رحمۃ العالمین السلام علیک
باعث کائنات السلام علیک — صاحب موجودات السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — شاہ والاصفات السلام علیک
یا نبی مددی السلام علیک — مقبل الصمدی السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — اکرم الامجدی السلام علیک
راحم مومنان السلام علیک — دافع مشرکان السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — ہادی گمرہان السلام علیک
حامی عاصیان السلام علیک — صاحب انس و جان السلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک / مالک دو جهان السّلام علیک

شاه والا صفت السّلام علیک / شاه فرخ منزلت السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک / صاحب المرتبت السّلام علیک

ای شه مرسلان السّلام علیک / ای نبی زمان السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک / سنی گوید بجان السّلام علیک

یا شفیع الوری سلام علیک / یا امام الهدی سلام علیک

رحمة العالمین شدی برحق / یا نبی مصطفی سلام علیک

اشرف الشرفا سلام علیک / رحمت کبریا سلام علیک

از همه انبیا شدی فاضل / افضل الانبیا سلام علیک

یا رسول خدا سلام علیک / ازکی الازکیا سلام علیک

مدعای من از خدا طلبی / یا مجیب الدعا سلام علیک

صاحب منصبی سلام علیک / وی مه یثربی سلام علیک

کشتهٔ عشق را کنی زنده / یا حیات النبی سلام علیک

شافع المذنبین سلام علیک / احسن المحسنین سلام علیک

رحم کن بر من غریب نگر / رحمت العالمین سلام علیک

ای شه ذو الکرم سلام علیک / شاه فضل و نعم سلام علیک

این دل تیره تر شود روشن / نور ذات قدم سلام علیک

اکرم الامجدی سلام علیک / مقبل سرمدی سلام علیک

از سر راز حق کنی آگاه / یا نبی مرشدی سلام علیک

راحم مومنان سلام علیک / دافع کافران سلام علیک

راه دین را یقین بنمودی / هادی گمرهان سلام علیک

صاحب انس و جان سلام علیک / شاه کون و مکان سلام علیک

از برای تو خلق عالم شد / ای شه دو جهان سلام علیک

اے کریم الصفت سلام علیک — شاہ ذی منزلت سلام علیک
رتبۂ من رسان بآن منزل — صاحب المرتبت سلام علیک
اے شہ مرسلان سلام علیک — وے نبیؐ زمان سلام علیک
سنی ہر بامداد میگوید — اے شہ انس و جان سلام علیک

تھے جو اصحاب نبی عالی ہمم چارون ایک — راہ اللہ مین رکھتے تھے قدم چارون ایک
یعنے بو بکرؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ و علیؓ — تھے یقین واقف اسرار قدم چارون ایک
شہرۂ صدق و حیا عدل و شجاعت مین تھے — غرب و شرق و عرب تا بہ عجم چارون ایک
ساتھ حضرت کے وفاداری مین یون ہی تنے تھے — راحت و محنت و باربخش و غم چارون ایک
مذہب و ملت و دین درہ اسلام پہ تھے — قائم و محکم و مضبوط و بہم چارون ایک
حال امت پہ وے فرماتے تھے ہر شام و سحر — بخشش و فیض اتم فضل و کرم چارون ایک
ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی مین سے تھے — خصلت و خوے باخلاق و شیم چارون ایک
عزت و عظمت و حرمت مین بزرگی مین تھے — ہمسر و ہمدم و ہم نفس و قدم چارون ایک
صبح کو شام کو ہر وقت ہر ایک حالت مین — دمبدم بھرتے تھے احمدؐ ہی کا دم چارون ایک
خنجر و تیغ و تبر نیزۂ اسلام سے تھے — ناصر و قاہر و فاتح بصنم چارون ایک
بت شکن بت فگن و بت کش و ناصر بصنم — تھے بقہر و غضب و خشم اتم چارون ایک
سنی و حسرت و مسلم حنفی اب یا نبیؐ — عرض کرتے ہین یہ اللہ کی قسم چارون ایک
عدن مین خلد مین یا جنت و فردوس مین ہان — آپ کے سایئے تلے ہو رہین ہم چارون ایک
فخر و جاہ و قدر و رتبے مین ہین اے سنی — عرش و کرسی و مدینہ و حرم چارون ایک

ردیف لام

شرق ماہ فضل ہے چاک گریبان رسولؐ — صبح عید مومنان ہے نور دندان رسولؐ
نور کی صورت ہے تاب سلک دندان رسولؐ — مہر و مہ ہین پرتو رخسار تابان رسولؐ
قوس ابرو جلۂ منزل الذی سے گوشہ گیر — کس طرح صید شفاعت ہو نہ قربان رسولؐ
پر نہ مارے عقل کل جس جا نشیمن کر لیا — بلکہ وہان نعلین چھوڑی دیکھیے شان رسولؐ

مومنو کیا کم ہے تمکو فضل سے اللہ کے — ہے کشادہ سفرۂ نعماے الوان رسولؐ
ہین صحابہ اور بھی باصدق و باعز و وقار — خاص اُنمین چار ہین یہ چار یاران رسولؐ
ہین ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ پاک ذات — دو ہین داماد ہین اور دو ہین خسران رسولؐ
دو جہان اک جسم ہے اربع عناصر چار یہ — روح اسکی پر تو انوار لمعان رسولؐ
دین حق اک شامیانہ چار کھم یہ چار ہین — شمع اوسکی ذات پاک نور افشان رسولؐ
اسنے جو باغی ہوا ہے باغی باغ نبیؐ — بلکہ ہے وہ قاتل اشجار بستان رسولؐ

خوش نہین آتا ہے اے سنی مجھے ظل ہما — شاہی عالم ہو زیر ظل دامان رسولؐ

مجھکو آیا کہنا جب نام رسولؐ — ہو گئے سب فرض احکام رسولؐ
کلمہ و روزہ نماز و حج زکوٰۃ — مومنون کو ہے یہ انعام رسولؐ
جو موا تشنہ نبی کی یاد مین — پیوے گا جنت مین وہ جام رسولؐ
کیا بزرگی کیسی عزت دیکھیے — ہو گیا عرش خدا بام رسولؐ
تابع فرمان رہو جنت مین لو — نعمت انواع و اقسام رسولؐ
حق نے عزت جسکی کی معراج مین — کیا لکھون اعزاز و اکرام رسولؐ
گوش دل سے مومنو سن لیجیے — حق کا ہے پیغام پیغام رسولؐ
کوشش دین اور دعا امت لیے — کام کیا تھا تھا یہی کام رسولؐ
ذات اقدس رحمۃ للعالمین — سب پہ ہے بخشش تمام رسولؐ
ہر دو عالم تابع فرمان ہوئے — جب ہوا اکبار اعلام رسولؐ
امر و نہی حق کے تم تابع رہو — ہے یہی ایمان و اسلام رسولؐ
کیسا رتبہ کیسی عزت کیسی شان — سب کے ہین مخدوم خدام رسولؐ

روز از دل سے ہوا سنی کا دل — بندۂ بے درہم و دام رسولؐ

سید ابرار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ — سرور احرار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ
رونق اسلامیان حامی کل مومنان — دین کے مختار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ
وعدۂ بخشش کیا ہمکو بھروسا ہوا — صادق الاقرار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ

قبر مین جب جاؤنگا خوف سے گھبراؤنگا　　تم ہی مددگار ہو صلِ علیٰ یا رسول
ہو نمین مریض گنہ تم ہو شہ دوسرا　　شافی بیمار ہو صلِ علیٰ یا رسول
آپ ہو نور خدا لوث حدث سے جدا　　طاہر و اطہار ہو صلِ علیٰ یا رسول
آپ سے اسلام ہو آپ ہی کا کام ہے　　دین کے سردار ہو صلِ علیٰ یا رسول
مین ہون اسیر گناہ آپ شفاعت پناہ　　رحم گنہگار ہو صلِ علیٰ یا رسول
کیون نہو شاہ کرم آپ شفیع الامم　　ہمہ کرم بار ہو صلِ علیٰ یا رسول
خاتم کل انبیا راز سترِ خدا　　واقف اسرار ہو صلِ علیٰ یا رسول
رونق دین متین آپ شہنشاہِ دین　　قاتلِ کفار ہو صلِ علیٰ یا رسول
امت عاصی کے آپ وقت عنا و تعب　　آپ خبردار ہو صلِ علیٰ یا رسول
آپ ہو شہ دین کے سنی غمگین کے　　دافع ادبار ہو صلِ علیٰ یا رسول

جسنے کی روضۂ اقدس کی زیارت حاصل　　اوسکو پھر کیون نہو حضرت کی شفاعت حاصل
تنگ دستی کے بہلنے سے عبادت مت چھوڑ　　فضل احمد سے تجھے ہوگی فراغت حاصل
رنج و آلام و مصیبت سے ہے زمانے مین اگر　　کار کچھ ایسا بن آوے کہ ہو راحت حاصل
کونسی بات کہ سے اہم ہووین سعادت پیرا　　ساری حضرت کے قدم سے ہو سعادت حاصل
دن قیامت کے میسر ہو اوسے عیش و سرور　　جسنے حضرت کا کیا جشنِ ولادت حاصل
یہ فقط یاوریٔ قسمتِ مسعود ہوئی　　ورنہ کس وسے ہو اس مین کی اطاعت حاصل
مقتدا ہر دو جہان کا ہے رسولِ ابرار　　انبیاؤن کی ہوئی جسکو امامت حاصل
آپ کے صدق پہ اے مخبر صادق بالتد　　کی ہے صدیق نے باصدق صداقت حاصل
شرع پر آپ کی فرزند عمرؓ نے مارا　　اوسنے کی کیسی خلافت مین عدالت حاصل
زندگی مین رہا عثمانؓ بصد شرم و حیا　　کی خلافت مین حمیت کی خلافت حاصل
شیر سے شیر خدا نے ہے لیا سلمان کو　　کی ہے یہ آگے ولادت کی شجاعت حاصل
شاہزادون نے اطاعت مین جھکا کے سر کو　　فضل اللہ سے کیا تخت شہادت حاصل
الغرض واسطے آپ ہی کے ہر اک رتبہ تھا　　جو بتدریج ہر اک کو بسعادت حاصل

آرزو سنی کی ہے اب یہ فصیح الفصحا
آپ کی نعت سے ہو جاوے فصاحت حاصل

عرض ہو سنی کی مقبول یہ مقبول خدا
مرتے دم ہو وے اوسے جام شہادت حاصل

تازہ ہے ٹک چمنستان کی ہوائے بلبل
پھر تو گلشن یہ خزان کے ہے حوالے بلبل

اس چمن کا چمن آرا ہے رسول ابرار
گل مقصود اسی سیر مین پالے بلبل

ہے صفت ذات کی اس گلشن کثرت سے نمود
گل معنی یہ گلستان سے اوٹھالے بلبل

دوستی رکھہ چمن آرائے جہان کی دلمین
پھر تو جنت سے تجھے کون نکالے بلبل

سیر کر گلشن وحدت کے تصور مین یہان
آشیان شاخ یہ طوبی کے بنالے بلبل

آتش گل سے یہان کر گل آتش کا خیال
ورنہ پڑ جائینگے دل پر ترے چھالے بلبل

عشق مین گلشن عقبی کے یہان کرلے فغان
کون سنتا ہے وہان پھر ترے نالے بلبل

بسکہ پھولے نہ سمائیگی خوشی سے اسجا
دل مین بو اوس گل وحدت کی بسالے بلبل

عین عینی سے نظر کر کہ یہان اوپر ہے سیر
پردہ غفلت کا ذرا دل سے اوٹھالے بلبل

سیر وحدت کی اسی گلشن کثرت مین ہے
رنگ اوس گل کا ہر اک رنگ مین پالے بلبل

خار کو دیکھہ کے رہ یاد مین تو تیز زبان
دید سے گل کی ترو تازگی پالے بلبل

ہو غزلخوان نبی صل علی ہر گل پر
نیکبختی اسی گلشن مین کمالے بلبل

بولیان بول کچھہ ایسی کہ خدا کو خوش آئین
اوڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل

بولی اللہ سے وہان قالوا بلی کی بولی
بولی اپنی یہ گلستان مین نبھالے بلبل

مدح خوانی مین دل سنی ہزارا ہے کہو
گر کوئی پالے تو اسطور سے پالے بلبل

ردیف میم

السلام اے ذات اکرم السلام
السلام اے رحم عالم السلام

السلام اے نور عینی السلام
السلام اے شرف دینی السلام

السلام اے نور عزت السلام
السلام اے عالی رتبت السلام

السلام اے شاہ والا السلام
السلام اے فخر بطحا السلام

السلام اے نور اعظم السلام
السلام اے شمع عالم السلام

السلام اے عالی گوہر السلام
السلام اے ذات اطہر السلام

السلام اے نور وحدت السلام
السلام اے ماہ کثرت السلام

السلام اے نور ذات کبریا
السلام اے رونق ہر دو سرا

السلام اے شافع کل مذنبین
السلام اے رحمۃ للعالمین

السلام اے مصدر رحم خدا
السلام اے معدن حلم وحیا

السلام اے احمد عالی جناب
السلام اے شافع روز حساب

السلام اے مخزن فخر وسخا
السلام اے شافع روز جزا

السلام اے نور بخش کائنات
السلام اے سید والاصفات

السلام اے باعث ہر دو جہان
السلام اے مقبل کون ومکان

السلام اے مہبط روح الامین
السلام اے نور رب العالمین

السلام اے جوہر کان یقین
السلام اے گوہر دریائے دین

السلام اے صدر آرائے جہان
السلام اے افضل کون ومکان

السلام اے نور رب لایزال
السلام اے معدن فضل وکمال

السلام اے نور حق لاحد سلام
السلام از سنی بر تو صد سلام

معدن فضل وکرم محمد صلی سے علی مرحبا وسلم
منبع فیض اتم محمد صلی سے علی مرحبا وسلم

اوسکا ہی ہے سب جلوۂ کرم کیون نہ کہوئین زبان سے ہر دم
جلوۂ نور قدم محمد صلی سے علی مرحبا وسلم

کاہیکو دیگر وسیلہ لو گو بہر شفاعت بخشو ہمکو
بس ہے شفیع الامم محمد صلی سے علی مرحبا وسلم

نقد شفاعت ہے عام ہم پر مومنوا وسکو کہو مقرر
مخزن فیض ونعم محمد صلی سے علی مرحبا وسلم

صاحب نصفت بوصف سبحان عدل سے جسکے ستم گریزان

دافع ظلم و ستم محمد صلی علے مرحبا و سلم

وصف مقدس کرون مین کیا کیا تم نے بر نعت دین متین کا

عرش ہے گاڑا علم محمد صلی علے مرحبا و سلم

کیا کہون تیری ثنا اے والا ہو گیا اشرف عرش سے اعلی

پہونچا جو تیرا قدم محمد صلی علے مرحبا و سلم

پائی ہے زینت تمام باہم ہو گئے آباد بسکہ یکدم

تم سے عرب اور عجم محمد صلی علے مرحبا و سلم

کعبہ مین جو بت تھے اونکو واللہ زور نبوت سے سبکو ناگاہ

کر دیئے تم نے عدم محمد صلی علے مرحبا و سلم

لوث حدث سے بری ہے احمد بیٹھی نہ مکھی بہ جسم امجد

پاک ہے رب کی قسم محمد صلی علے مرحبا و سلم

یاد محمد ہے دم کو فرحت ذکر محمد ہے دلکو راحت

بولون نہ کیون دمبدم محمد صلی علے مرحبا و سلم

راحم عالم شفیع امت باعث خلقت کریم خلقت

حامی اور رحمت شیم محمد صلی علے مرحبا و سلم

یا نبی ہے بجان سنی کیون نہو واصف زبان سنی

حشر کا ڈھو والا غم محمد صلی علے مرحبا و سلم

وله

یا رسول خدا اشرف ارض و سما و سے مفخر ہستی کون و نشا

مجھے یاد تمہاری ہے صبح و مسا ہے خدا کی قسم ہی خدا کی قسم

ہوئی زندگی بار تمہارے سوا ہے کسی بھی طرحسے نہ صبر ذرا

کرو یاد تو آتا ہون سر سے چلا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے شریف جہان معالی نسب مین کمینہ صفت ہون گنہ گر سب

مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم یہ خلق یہ سب
بھلا کیا میں نہیں ہوں بخلقت رب کرو رحم جو مجھپہ تو کیا ہی عجب
مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہے اب ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے حمید محامد بالا تعدد وے جلیل الصفات بذات سعد
ہوا تم سے ظہور صفات احد ہوئی آشنا خلق بذات صمد
ہوا مجھپہ ہے غلبۂ نفس اشد کرو ایسی مدد کہ وہ ہو رہے رد
ہے تمہاری تو روز ازل سے مدد ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم ملائک جن و بشر تری کس پہ نہیں ہے کرم کی نظر
ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر ترا سب پہ کرم ہے بشام و سحر
رہے بندہ نوازی و فضل سے گر یہ غلام کمینہ کے دست اببر
تو کسی بھی طرح کا نہووے خطر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ملا عرش کو پانوں سے تیرے شرف تو ہی لولوے سر خدا کا صدف
میرا رتبہ کمینہ ہے کم زخذف ہو نگاہ کرم ذرا میری طرف
بطفیل شجاعت شاہ نجف میرا تیر دعا جو لگے بہدف
تو سجاؤنگا عالم بالا پہ دف ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے مدرس علم معانی حق ہوے تم سے ہی ارض و سما کے ورق
شب و روز ہو مجھکو تمہارا سبق ہے تمہاری جدائی سے دل یہ قلق
کیا کڑ لاک غم نے کلیجے کو شق میرے اشک بنے ہیں برنگ شفق
لعل و مرجان سے سینہ کا پر ہے طبق ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

گئے ایسے زمین سے فلک پہ الگ لگے جلد نہ ایسی پلک سے پلک
یہ رسائی تمہاری ہوئی بفلک وہان ہے فلک وہان ہے ملک
وہان نور تمہارا گیا جو چمک یہاں آگیا منہ پہ ہمارے نمک
یہ سبب کہ ہماری گئی تم نے کمک ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم دو عالم و نور قدم تمہین حق نے بنایا شفیع امم
نہین خاص کسی پہ تمہارا کرم ہوا عام خدائی پہ فیض اتم
جیسے زندگی بیچ ہے یاد بہم دم نزع مین ہو تو تمہارا ہو دم
کہ ہے بالا تمہارے کرم کا علم ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم و رحیم و شفیع جہان تمہین خلق خدا کے ہو رحم رسان
کروں مدح و صفت تمہارا مین کیسا بیان میرے منہ مین نہین ہے کچھ ایسی زبان
ہے رسائی تمہاری کہان سے کہان کہ نہ جا سکا روح قدس بھی وہان
ہے ہمارا تو پست یہ وہم و گمان ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
تیرے تازی کا نعل ہلال مبین تیرے قصر کا زینہ ہے عرش برین
وہ مکان علی کا ہوا تو مکین نہ فلک ہے وہان نہ وہان ہے زمین
تو سریر خدائی کا صدر نشین تیری گرد کو پہونچے نہ روح امین
تیرا مرتبہ کوئی نبی کو نہین ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوئے تم ہی کدیور باغ زمن ہوئی تم سے ہی ساری بہار چمن
قد و رخ سے ہے زینت سرو و سمن رو سے جلوہ مہر سمائے کہن
لب لعل سے رونق لعل یمن ہے ثنائے مجلی سے آب دہن
ہے صفات معلی سے لطف سخن ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
یہان سنی تو خوب ادب سے سنبھل یہ ہے وصف محمد عالی محل
شہ نیک خصال و فخر رسل ہوا جبکہ وہ پیدا سعید ازل
ہوئی بیخ نحوست مستاصل جو وہ نام زبان سے جائے نکل
تو رہائی مین تیرے پڑے ناخلل ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
بھلا سنی تو کیون ہے بحال تباہ تجھے فکر یہ کیسی ہے شام و پگاہ
یہہ سبب کہ ہین تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
تیرا شامل حال ہے فضل اِلٰہ ہین رسول خدا تیرے پشت و پناہ

جو معاصی سے ہے او سپہ ہے اوسکی نگاہ ہی خدا کی قسم ہو خدا کی قسم

ردیف نون

کاتب تقدیر کا پہلے قلم پیدا کرون
دفتر نعت شہ خوبان کو پہر انشا کرون

مین تصور دل مین گر اپنے مسیحا کا کرون
ایک ہی ایما سے قم سے مردہ دل زندا کرون

گر خیال پاے بوس شاہ اوادنی کرون
چرخ ہنم کو تصور سے بزیر پا کرون

اوسکے گر چاک گریبان کا مین اندیشہ کرون
صورت لا دیکہکر عالم کو دم مین لا کرون

حتی الامکان اوسکا گر وصف قدر عنا کرون
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کرون

سبز خط و خال عارض کے تصور مین ام
سورۂ والشمس کی تفسیر کو دیکہا کرون

بعد اپنے دی بزرگی تجہکو ہی اللہ نے
اے شہ خیل رسل مین وصف تیرا کیا کرون

صورت والنجم دندان گر تیرے آ جائین یاد
اشک چشم دل کو رشک لولوے لالا کرون

کیا کرون مین رویت ماہ دو عید ایاہ دین
تیری ابرو دیکہہ لون گر دیدۂ دل وا کرون

کعبۃ اللہ کی طرف رخ پشت سوے دو جہان
دیدۂ دل تیری جانب اے شہ بطحا کرون

گر انا من نور اللہ پڑہکے ہر شے دیکہہ لون
نور کا تیرے نظارہ اے شہ والا کرون

برق نور حق سے جلکر طور سرمہ ہو گیا
تیرے جلوے سے جلا کر دلکو مین سرمہ کرون

دیکہون اے سنی اگر نور خدا کی روشنی
دل مین اپنے سیر سبحان الذی اسرا کرون

اگر مین خاک راہ مصطفے ہون
مگر چشم جہان کا توتیا ہون

اگرچہ مین غبار خاک پا ہون
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہون

مجہے کچہہ جانتے ہی ہو مین کیا ہون
خدا کے آشنا کا آشنا ہون

رسول اللہ گنہ مین مبتلا ہون
شفیع حشر تمکو جانتا ہون

کہان ہے اور دل جو اوسے چاہون
تمہارا ایک ہی دل وہ تمکو دے چکا ہون

مگر پا مصطفے بیدست و پا ہون
عمیدون پر ظفر مین چاہتا ہون

حباب موج دریا سے فنا ہون
رسول اللہ تمہارا آشنا ہون

اگر دریا ہو تم مین بلبلا ہون
بہلا فرماؤ کیا تمسے جدا ہون

صلی اللہ علیہ وسلم

تمہین سے خاک ہی مین خاک کا ہون — بہر صورت تمہین سے مین بنا ہون
اگر مین بیوفا یا باوفا ہون — کچھہ ہی سمجھو مین فدوی آپکا ہون
خدا کے نور تم مین نور کس کا — تمہارے نور سے پیدا ہوا ہون
ہوئے تم شمع مین پروانہ کسکا — تمہاری ہی تجلی پر جلا ہون
ہوئے تم شمس مین ذرہ ہون کسکا — تمہارے نور سے جلوہ نما ہون
ہوئے تم گل تو مین ہون خار حضرت — مگر مین خار کب گل سے جدا ہون
گل گلزار وحدت آپ کی ذات — اسی گلشن کا بلبل اے صبا ہون
خدا تو ذات سے ہے اوسکی صفت آپ — صفت سے آپ کی ظاہر ہوا ہون
نہ ہوتے آپ تو مین بھی نہ ہوتا — ہوے جب آپ تو مین بھی ہوا ہون
تمہین تو مجھکو استی مین لائے — تمہا آگے مین کہان اب کون جا ہون
مجھے کر لاکھہ جھڑکو گے محمد — مین دامن آپ کا کب چھوڑتا ہون
خدا کیا تھا خدا جانے محمد — خدا کو تمسے مین پہچانتا ہون
برے اعمال کو میرے نہ دیکھو — برا ہون یا بھلا ہون آپکا ہون
یقین تم رحمت للعالمین ہو — مین عالم مین نہین کیا مصطفے ہون
تمہارے عشق کے شعلے سے حضرت — جلا کر دل کو مین سرمہ کیا ہون
نگاہ فیض سے آپ ہی خریدو — مین اپنے دل کو حضرت بیچتا ہون
خدا جس جا ہے اوسجا آپ بھی ہو — دلیل اوسپر مین کلمے کی رکھا ہون
تمہارا ہو مین سنی یا محمد — تمہارا ہو کے حاجت کس سے چاہون

یا نبی روز ازل سے مین تیرا دیوانہ ہون — شمع رحمت تو ہوا اور مین تیرا پروانہ ہون
میکدے سے رحم کے اے ساقی رحم خدا — ایک جرعہ دے مجھے مین طالب پیمانہ ہون
فیض کے چشمے سے اور خوان کرم سے اپنی — مرحمت کچھہ کیجیے بے آب ہون بے دانہ ہون
نفی اور اثبات مین یہ شے ہوئی مجھکو حصول — آشنا تجھہ سے ہوا اپنے سے مین بیگانہ ہون
قصر اعلی کے تہ دیوار مجھکو دو جگہہ — اے مکین عرش مین آوارہ و بے خانہ ہون

اس خمار حب دنیا سے مجھے انکار ہے
ہین شراب یاد احمد سے بہت مستانہ ہون

محویت ہستی سے بالکل ہوگئی اسے مومنو
پر بفضل حق نبی کی یاد مین فرزانہ ہون

گفتگو دنیا کی کرنی صرف نادانی ہے
گر کرون ذکر محمد تو نہایت دانا ہون

سہم سے تیر مژہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
قوس ابرو پر نبی کی کیونکہ مین قربان نہون

درد عصیان کو شفا ذکر شفیع المذنبین
درد سر ہے ذکر دنیا خوب اسکو جانتا ہون

نعمت ایمان و نقد دین سے ہون مین سرفراز
گر گدا ہون مین محمد کا مگر شاہانہ ہون

ہو نصیب آبادی یثرب طفیل مصطفیٰ
یا آلہ العالمین مین ساکن ویرانہ ہون

عشق دنیا سے بری ہون پر بھی پر سنیا
جان سے دیوانہ ہون دیوانہ ہون دیوانہ ہون

مصطفیٰ خاک سے دہلیز کے کیا کرتے ہین
مس عصیان دو عالم کو طلا کرتے ہین

نظر فیض اثم جسپہ کیا کرتے ہین
جس طرح چاہتے ہین اوسکا بھلا کرتے ہین

اہل اسلام پہ کیا فضل و عطا کرتے ہین
ڈھانک لیتے ہین خطا وہ جو خطا کرتے ہین

اہل عصیان کے لیے حق سے دعا کرتے ہین
لائق نار کی جنت مین جگا کرتے ہین

خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان
ذرہ خاک کو خورشید ضحی کرتے ہین

قطرۂ آب کو درآب بنا دین موتی
آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہین

آب مواج تلاطم سے کرین پار جہاز
ڈوبنے والون کو طوفان سے رہا کرتے ہین

آب کو نار کرین نار کو کر دین گلشن
گلشن دین کو سرسبز کیا کرتے ہین

شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہین غنی
ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہین

ہو جو مردود خدا اوسکو بنا دین مقبول
بال و پر بے پر و بازو کو عطا کرتے ہین

زندہ بیجان کو بیمار کو کرتے ہین صحیح
ناتوانون کو توانائی دیا کرتے ہین

رنج راحت سے بدل دین خوشی سے غم کو
ہاتھ لولے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہین

بےزبانون کو زبان اور زبان مین دین ذکر
ذکر سے آگ مین محفوظ رکھا کرتے ہین

آب پیاسون کو عطا نان کرین بھوکون کو
سیر مین سیر ہزارون کو کیا کرتے ہین

سنگ سے نخل کرین نخل سے خرما پیدا
ریت کو حلوۂ پر لطف و مزا کرتے ہین

جان دین جسم کو اور جان کو نور ایمان
تازہ ایمان کو پرانے کو نیا کرتے ہین

کیون نہ عقبی مین مددگار رہین یا موسخی
جبکہ دنیا مین یہ حاجت روا کرتے ہین

سب سے فزون نبی کی توقیر دیکھتے ہین
طہ کی جب مسلمان تفسیر دیکھتے ہین

دل مومنون کا یارو آئینہ سے صفا ہے
جسمین نبی کی ہردم تصویر دیکھتے ہین

کرتے ہین ذکر احمد اسواسطے کبھو بھی
اپنے کو ہم نہ ہرگز دلگیر دیکھتے ہین

کیونکر نہ ذکر احمد کرتے رہین ہمیشہ
بخشش کی اپنی جسمین تدبیر دیکھتے ہین

وصف نبی مین واللہ اے مومنو سدا ہم
اپنے شکستہ دل کی تعمیر دیکھتے ہین

ہوتے ہین دل سے قربان ہم خوابمین نہایت
مژگان مصطفی کا جب تیر دیکھتے ہین

ہو دفع درد عصیان تاثیر ہے یہ کس مین
جو الفت نبی مین تاثیر دیکھتے ہین

صدقے سے اوس نبی کے الحمد للہ کہ ہم
جنت کو سب مسلمان جاگیر دیکھتے ہین

ہم قتل کفر کو اور دفع گنہ کی خاطر
ابروے مصطفی کو شمشیر دیکھتے ہین

امت مین پیدا ہو کر ہم اوس نبی کی سخی
ایمان کی نعمتون کی توقیر دیکھتے ہین

قابل نبی کے وصف کے تیری زبان نہین
یہ وہ بیان پاک ہے جسکا بیان نہین

کس دل کے یا نبی کہو تم رازدان نہین
وہ راز کونسا ہے جو تم پر عیان نہین

نزہت مین تیرے دین سا کوئی بوستان نہین
یہ وہ چمن ہے تازہ کہ جسکو خزان نہین

گر مہربان یہ ذرہ پہ اے عالی شان نہین
تو مہربان نہین تو خدا مہربان نہین

جس جا سے برزمین نہین آسمان نہین
تو ہے وہان جہان کہ زمین و مکان نہین

تیرا ظہور کون و مکان مین کہان نہین
خالی ہمیشہ ہے وہ مکان تو جہان نہین

اوسکا نشان تو ہے کہ جسکا نشان نہین
تیرا مکان وہان ہے کہ جس جا مکان نہین

ہے جسم و تن مین اے ابوالارواح تو ہی روح
مردہ وہ تن ہے صاف کہ جس تن مین جان نہین

تیرا وجود آیت رحمت ہے یا نبی
وہ کون ہے کہ جسپہ تو رحمت رسان نہین

مرہم ہے تیرا رحم کرون شکر کیا ادا
میرے دہان زخم مین گویا زبان نہین

کیسے ہمایون فال سخی ہو اے شاہ دین
دست کرم کو آپ کے کیا استخوان نہین

ذرے سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہین
یہ فیض خاص آپ کا یہ آستان نہین

کلمے کی آبیاری سے ایمان ہے تازہ تر
پھر ایسا پر بہار کوئی بوستان نہین

ارزان فروش جنس شفاعت جو ہو نبی
میزان پہ اپنا پلہ عصیان گران نہین

ہووے نگاہ فیض تو پھر خوف کیا رہے
یہ دل ہمارا اسے مہ تابان کتان نہین

نہ کرسی فلاک کو کیا میری فکر نے
لائق نبی کے قصر کے یہ نردبان نہین

اے سنی اوس نبی کے جو پہنچے مقام تک
جبریل کی رسائی و وہم و گمان نہین

محمد کی جانب ہے راہ غریبان
وہی آستان ہے پناہ غریبان

کسیکا دو عالم مین ٹھکانا نہین ہے
در خاص ہے تکیہ گاہ غریبان

گدایان درگاہ کو خوف کیا ہے
محمد ہوسے بادشاہ غریبان

گدا سے شہنشاہ جن و ملک تک
ہوا سب پہ احسان شاہ غریبان

ترحم کی ہے جا ہے لئے رحم عالم
ذرا دیکھو حال تباہ غریبان

قیامت کو پوچھیگا حق جب وسیلہ
نہین پر رہے گی نگاہ غریبان

ندیکھا غریبونکا حامی تو حق نے
کیا آپ کو نیک خواہ غریبان

عنایت سے کردیتے ہیں مہر بخشش
گنہ سے ہے فرد سیاہ غریبان

ترحم سے دوڑینگے محشر مین حضرت
سنینگے جو پر درد آہ غریبان

اوٹھا دینا ہیں کے کو دست کرم سے
تلینگے جو فرد گناہ غریبان

ہے چاہ ذقن چاہ کنعان پہ فاخر
وہ تھی چاہ یوسف یہ چاہ غریبان

کہان نور یوسف کہان نور احمد
وہ تہا ماہ کنعان یہ ماہ غریبان

کہلا نور احمد تو چمکا یا سنی
سعادت سے نور نگاہ غریبان

ذرا دیدۂ دل سے تو کرنے نظر تیری آنکھو نہین کہہ کیا نظارہ ہی نہین
ہے نبی کی تجلی کا سب مین اثر یہان اور کسیکا اثر ہی نہین
جو خودی مین ہماری ہے اہل صفا تو یہ سر خدا نہین اسکو ملا
یہ بہہ راز احد سے ہے اوسکو خبر جسے اپنے خودی کی خبر ہی نہین

وہ رسول ہے مظہر نور خدا وہ رسول ہے باعث ہر دوسرا
وہ رسول کا دیکھو کہان ہے گذر جہان اور نبی کا گذر ہی نہین

وہ نبی کا ہے ایسی جگہہ پہ مکان اُڑے ہوش ہین روح امین کے جہان
وہان صاحب پر نے جلا دیے پر میرے مرغ خرد کو تو پر ہی نہین

یا محمد عالی نسب بخدا تیرے سر سے ہے ملک بقا کو بقا
تیرا پانون جو ہے وہ ہے دین کا سر سوا تیرے تو دین کو سر ہی نہین

شب قدر یہ زلف رسا ہے تیری یہان عقل تو ہو گئی حیران میری
ہووے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہ وہ شب ہے کہ جسکو سحر ہی نہین

تیرے گال ہین گل تیرا رخ ہے سمن تیرے قد کو نہین ہو وہ سیب ذقن
سہی سرو جنان کو لگا ہے ثمر کہین سرو کو ایسا ثمر ہی نہین

کیے معجزے صدہا نبی نے مگر کئی مُردے جِلائے مسیحا نے پر
تو نے جیسا کیا ہے یہ شق قمر ایسا اعجاز شق قمر ہی نہین

تو بشیر بشارت رحم خدا تو رحیم و کریم و شفیع بجا
تو بشر وہ بشر ہے کہ خیر بشر تیرا ثانی جہان مین بشر ہی نہین

تجھے حق نے کیا جو شفیع امم تو کسی بھی طرح سے نہین ہمین غم
تیرے رحم نے ایسا کیا بے خطر ہمین روز خطر کا خطر ہی نہین

مین ہون تیرا گدا اے شاہ جہان در شاہ ہو نہ میرا گذر ہی کہان
مجھے در ہے تو بس یک تیرا ہے در تیرے در کے سوا مجھے در ہی نہین

میرا پشتیبان تو ہے روز ازل مجھے فتح ہو کیون نہ بکفر و عمل
میری پشت کی خاطر ہے تو ہی سپر مجھے تیرے سوا سپر ہی نہین

یہ خطر سے سخی تنگ ہون بس ہے خدا سے سدا وہ سفر کی ہوس
ہو سفر تو مدینے کا ہووے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہین

در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین

جو خلفائے حضرت پیمبر ہین چارون — تمامی صحابہ مین بہتر ہین چارون
ابابکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ — علیؓ شاہ مردان یہ اکبر ہین چارون
سگاوت قرابت رفاقت صحابت — یہ چارون صفت مین برابر ہین چارون
صداقت عدالت حمیت شجاعت — یہ چارون سکے واللہ سفر ہین چارون
طراوت کوئی رنگ بو کوئی نزہت — نبی گل صفت یہ سراسر ہین چارون
جہان جسم ہے روح اوسکی محمدؐ — عناصر یہ اس جسم اندر ہین چارون
ہین ہم جسم و ہم روح و ہمجنس ہم دل — کمالات مین دیکھو ہمسر ہین چارون
نبی تخت لولاک کے بادشہ ہین — یہ اوس تخت کے پائے اظہر ہین چارون
نبی شاہ دین شامیانہ مقرر — یہ کھم چار اوسکے مقرر ہین چارون
نبی مرد میدان دین و یقین ہین — تو یہ چار آئینہ انور ہین چارون
ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و ہیبت — جلو مین نبی کے یہ لشکر ہین چارون
امامت تدریج کی ہے انھون نے — برابر یس از یک دیگر ہین چارون
کوئی دم کوئی آب و برش جلا ہے — یہ تیغ نبوت کے جوہر ہین چارون
عطارد قمر زہرہ و مشتری سے — سمائے سعادت کے نیر ہین چارون
ستارہ کوئی مہر و مہ شمع کوئی — حقیقت جو دیکھو منور ہین چارون
شریعت طریقت حقیقت تصوف — ہین رہ چار راہ صفا پر ہین چارون
بکفر و بطالت بشرک و ضلالت — نبی کے صحابہ مظفر ہین چارون
امامت خلافت ریاست نیابت — یہ چارون کے و چار افسر ہین چارون
بجسم و بروح و بجان و بدل بس — بلا شبہ بیشک مطہر ہین چارون

| قدر منزلت فضل و رتبہ مین سنی | کہ یہ ایک سے ایک بڑھکر ہین چارون |

مجمع فضل جامع القرآن — صاحب ورع و مصحف الفرقان
خاص داماد احمد مختار — زیب حلم و حیائے ذالایمان

مورد رحم و مصدر صلوٰۃ
جانشین محمد عربی
شاہ عالی خطاب ذی النورین
رونق دین خلیفہ سیوم
شافع سنی سرور کونین

منزل فضل ایزد سبحان
مقتدائے جہان امام زمان
معدن لطف و فضل و الاحسان
صاحب شرع صاحب عرفان
ابن عفان حضرت عثمان

صاحب ورع باحیا عثمان رض
رہنمائے جماعت گمراہ
گمرہون کو دکھائی راہ دین
ہے وصی و خلیفہ صادق
زیب بخش توکل و تسلیم
قاتل کفر حامی اسلام
صاحب شرع و صاحب عرفان
مصدر تحفہ صلوٰۃ و سلام
شمس اوج ہدایت و اسلام
تھا یقین صدق دل سے اے سنی

شارع شرع مصطفےٰ عثمان رض
رونق بزم احمدا عثمان رض
ہادی دین کشور ہدا عثمان رض
نائب دوست خدا عثمان رض
مردم دیدہ رضا عثمان رض
دافع فتنہ و بلا عثمان رض
صاحب زہد و اتقا عثمان رض
منزل رحمت خدا عثمان رض
شاہ کونین رہنما عثمان رض
خاص احمد کا آشنا عثمان رض

ردیف واو

ہوئی زینت سراپا جب رسول خاص سبحان کو
عبادت کو اطاعت کو صفائی دین کو ایمان کو

بتائی نیک رہ ہمکو تصور سے ذرا دیکھو
عنایت کو کرم کو فضل کو حضرت کے احسان کو

خدا نے اوس نبی کیواسطے پیدا کیا سب کچھ
ملائک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو

خدا نے ختم کرڈالا بذات سید عالم
رسالت کو نبوت کو نزول وحی قرآن کو

ہماری کیا بڑی قسمت وسیلہ ہوگیا احمد
شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظ ایمان کو

وسیلہ بس ہے محشر مین ہین حامی محشر کا
رفاقت کو حفاظت کو ہنیہ کو امن و آمان کو

نہ دی رہ یا محمد اپنی امت مین کبھو تمنے
بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو

حدیثون نے تمہاری سب اٹھایا یا رسول اللہ
ضلالت کو بطالت کو رہ عصیان کو طغیان کو

تمہارے نور نے روشن کیا اے نور ذات حق
تمہاری سرخی لب کی تجلی سے ہوئی رونق
ہوئی تابندگی سلک دُر پاکیزہ دندان سے
طراوت ہوگئی ہے آپکے رخسار رنگین سے
نگاہ فیض سے حضرت نے کیسی پرورش کی ہی
شب فرقت مین کبتک ضبط رکھون یا رسول اللہ
چھپاؤن کیا مین تمسے اے طبیب درد ہائے دل
جنون کے پنجۂ وحشت نے یکسر چاک کرڈالا
بیان سوز ہجران نے جلایا ہی یہ کس کس کو
ابھی قربان ہو اللہ اکبر دل اگر دیکھے
نہ غافل کیجیے مجھپر کسیدم یا رسول اللہ
صفائی دیجیے للہ طفیل آل پاک خود
دعا کرتا ہے یہ سنی قبولو یا رسول حق
کرم سے یا رسول اللہ اس سنی کو پہونچا دو

ستارونکو قمر کو شمع کو مہر درخشان کو
شفق کو لعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو
ثریا کو دُر پُر آب کو الماس رخشان کو
چمن کو گل کو غنچون کو رخ فصل بہاران کو
غریبون کو یتیمون کو مساکینون کو مہمان کو
زبان کو اشک کو حسرت کو دلکے آہ سوزان کو
تپ فرقت کو بیتابی کو اپنے داغ ہجران کو
قبا کو آستین کو تُکمہ کو دامان کو گریبان کو
زبان کو استخوان کو جسم کو ہستی کے سامان کو
نگہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تیر مژگان کو
ہوس کو حرص کو بطلان کو نفس پریشان کو
بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو
تم اب حسرت کو اور مسلم کو اور حنفی خداوان کو
مطالب کو مقاصد کو مرادا جان حرمان کو

ذات نبی پہ بھیجیے صبح کو دو بشام دو
دونون طرف تھے خوشنما کاکل مشکفام دو
یا شب قدر ایک تھی دوسری شب برات تھی
قاتل کفر ایک ہے دافع شرک دوسری
زندگی پائے کیون نہ دین جنکی نظر سے تا ابد
پہلی مہم مغفرت رتبۂ عدن دوسری
ایک رؤف نام ہے نام دگر رحیم ہے
پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دو جہان
باعث شفاعت ایک ہی دوسری بام رحم ہے

آپ کے وضو درود وسر کو جھکا سلام دو
بہر شکار دین تھے کھولے نبی نے دام دو
صبح دو عید گال دو اور سعید شام دو
خنجر ابرو آپ کے کرتے ہین دونون کام دو
آب حیات سے ہین پُر چشم نبی کے جام دو
فتح یہ کین ہین یا نبی تم نے باہتمام دو
نامون سے اپنے آپ کو بخشے خدا نے نام دو
آپ کے یہ وجود سے پائے ہین انتظام دو
بخشش عاصیان لیے تم نے جڑھے یہ بام دو

ایک مقام کعبہ ہے دوسرا جائے عرش ہے
جنکو خدا کے گھر کہین آپکے ہین مقام دو

عرض ہے میری آپ سے جبکہ شفیع بنینگا
اسد انہیکو حشر مین اے شہ ذوالکرام دو

دنیا و عاقبت میری ہووے بخیر یا نبی
دینی ہین یا نہ دنیوی ہین میری حاجتین ہین تمام دو

سخی کی عرض ہے یہی اسکو قبول یا نبی
میرے دو نور چشم ہین آپکے ہین غلام دو

ذرا پردا آنکھون سے اپنے اٹھا دو
بنور نبی دل کو روشن بنا دو

محبت یہ دنیا کی دل سے بھلا دو
دل اپنا محمدؐ سے لوگو لگا دو

پیمبر کا گر منحرف کوئی آوے
اوسے مومنو تم نہ ہرگز جگہہ دو

اگر ہو نہ یاد حبیب محمد
تو اوس دل کو تم بے تامل جلا دو

اگر گرمی معصیت دل کو دیوے
اوسے باغ یاد نبی کی ہوا دو

مدینے کی جانب پہر وقت سخی
یہ کہتے ہوئے ہاتھ اپنا اٹھا دو

بفضل و کرامات نور خدا تم
میرے دل کو شمع روشن بنا دو

یہ آسیب دنیا سے بچ رہون مین
مجھے یا نبی اپنے دل سے دعا دو

جب آئے میری موت یا مصطفے تب
بفضل خدا تم با ایمان اٹھا دو

خدا کے لیے یا رسول خدا تم
کرم کر کے دوزخ سے مجھکو بچا دو

مین مشتاق دیدار ہون یا محمد
خدا کے لیے اپنی صورت دکہا دو

جب آونگا آوارہ ہو کر بمحشر
مجھے اپنے قدمونکے نزدیک جا دو

کر اونکو مقبول از بہر عزت
مین رکھتا ہون فرزند یا مصطفے دو

بعلم و بزرگی رہین وہ سلامت
اور ایمان کی نعمت بفضل و عطا دو

جو ہون آپ اسوار روز قیامت
وہ ہر اک کو اک ایک خدمت بتا دو

رہے باگ گہوڑیکی کاندہے پہ اک کے
وہ دیگر کے کاندہے پہ تم غاشیہ دو

رہا ایک مین تو عنایت سے اپنی
مجھے اپنی نعلین پاے تلے دو

مراد دل سخی تم سے یہی ہے
کرم کر کے تم یا رسول خدا دو

یا نبی صل علے سوے غریبان دیکھو
چشم رحمت سے ذرا اوسے غریبان دیکھو

آپ کے ہجر مین ایک سوز جگر سے آقا | آہ و فریاد سے پُر کوے غریبان دیکھو
یاد مین کاکل مشکین مبارک کے ہم | پیچ کھاتا ہے ہر اک موے غریبان دیکھو
اپنی رحمت کی طرف دیکھیے اے رحم خدا | ہین گنہگار نہ یہہ خوے غریبان دیکھو
گرمی معصیت ایسی ہے جگر جلتا ہے | دیکھو آقا رخ پُر خوے غریبان دیکھو
گوہر اشک تصدق کے لیے گرتے ہین | چشم الطاف سے لولوے غریبان دیکھو
نہر اشک آنکھون سے جاری ہے ہمیشہ حضرت | آنکھ کھولو یہ ذرا جوے غریبان دیکھو
قصر اعلیٰ کے تلے اپنے رحیم عالم | خلد مین منزل و مشکوے غریبان دیکھو
پشت خم ہوگئی رو رو نہ ملا صید وصال | روبرو آکے یہ قابوے غریبان دیکھو
بار عصیان سے گران ہوئے نہ پائے بلیہ | روز محشر مین ترازوے غریبان دیکھو
زور بازو کو عطا ہو کہ مقابل سے ہے عنید | ناتوان ہوگیا بازوے غریبان دیکھو
مرغزار قدس یاد چرندہ سے ہے دل | کہین بھٹکے نہ یہہ آہوے غریبان دیکھو

عرض اس سنی ناکام کی ہے یہ آقا | نظر فیض کرو روے غریبان دیکھو

کہو تم بحسن مقالہ صلوا علیہ وسلمو | بحبیب جل جلالہ صلوا علیہ وسلمو
کیا عرش پر یہ کمال سے یہ کمال کسکو نصیب ہو | بلغ العلیٰ بکمالہ صلوا علیہ وسلمو
شب تار کفر کی رد ہوئی وہ نبی کا ایسا جمال ہو | کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وسلمو
دکھیو عاصیونکا شفیع ہی یہ ہے ایک خوے محمدی | حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وسلمو
وہ نبی پہ حق کا درود ہو اور اوسکی آل بزرگ پہ | صلوا علیہ وآلہ صلوا علیہ وسلمو
یہ نبی کا رتبہ کمال ہے گیا لامکان پہ وجود سے | بکمال جاہ وجلالہ صلوا علیہ وسلمو
وہ نبی یہان بھی شفیع ہے تو شفیع حشر بھی ہووےگا | بثواب حال و مآلہ صلوا علیہ وسلمو
ذرا چشم غور سے دیکھیے وہ نبی کا رحم سبھی پہ ہے | علیٰ کل عم نوالہ صلوا علیہ وسلمو

یہ کہے ہے سنی زبان سے نبی اپنا حامی ہو حشر مین | بکمال فضل ونوالہ صلوا علیہ وسلمو

یا نبی روے سعادت روے تو | رویت ماہ و عید ابروے تو
طاقت دین قوت بازوے تو | کفر عاجز شد تہ زانوے تو

چون نگردد مرجع ہر خاص و عام　　مہبط روح الامین مشکوے تو

صورت رحمان انسان گفت حق　　دانم این شان رخ نیکوے تو

صورت رحمان توئی اے نیک رو　　روے خلق از صورت دلجوے تو

سجدۂ ملکوت آدم را نشد　　فی الحقیقت بود سجدہ سوے تو

از گل وصفت توانائی جان　　شد غذاے روح عالم بوے تو

فخر می جویند بر خیل ملک　　یا محمد ساکنان کوے تو

یا نبی صید شفاعت از ازل　　ہست اندر پنجۂ قابوے تو

غاشیہ بردارت اسرافیل شد　　شد براق برق وش یابوے تو

ہست سنی دردمند معصیت　　کے شفا یابد بجز داروے تو

یا نبی والشمس شرح روے تو　　سورۂ واللیل شد گیسوے تو

چون نسازم سجدۂ طاعت ادا　　شد رواق کعبہ ام ابروے تو

دیدۂ مرآت کثرت بالیقین　　شد خیال اندر نظر روبروے تو

چون دہم از قصر و الایش نشان　　لامکان شد یا نبی مشکوے تو

فرق اندر مو چو صبح مغفرت　　لیلۃ القدر است در ہر موے تو

بلبل گلزار تو شد جان ما　　چون معطر شد دماغ از بوے تو

جسم تو روح مجسم آمدہ　　زان نگس ہر چند نامد سوے تو

اے کریم الخلق چون خوے کرم　　خوے بخشایندگی شد خوے تو

من ہمیدانم کہ این انسان چشم　　سایۂ پاک تن نیکوے تو

اے بہشتی حوض کوثر از ازل　　آب می جوید ز آب جوے تو

یا نبی معراج تو شد سوے حق　　آمدہ معراج سنی سوے تو

کہو اے مومنو اوس شخص کو محشر کا کیا غم ہو　　نبی جسکا محمد اور مرشد غوث اعظم ہو

مسیحا جسکا قایل ہے یہ کیسی ہے مسیحائی　　کہ جسکی ذات سے زندہ نبی کا دین محکم ہو

سخی ایسا بھی دیکھا ہے کہیں تمنے مسلمانو　　کہ جس سے دزد کو اک لحظ قطبیت مسلم ہو

قدم احمد کا جسنے دوش پر اپنے اٹھایا ہے
قدم پہر اوسکا دوش اولیا پر کیون نہ قایم ہو

خدا نے جس نبی کو باعث کائن کیا ہووے
نواسا اوس پیمبر کا نہ کیون سردار عالم ہو

خدا واحد محمد مرسلون مین دیکہو برحق ہے
محی الدین سا کبہی پہر نہ ولیون مین معظم ہو

کسیکو غوث کے قدمونکی گر کچہہ خاک ملجاوے
یقین جانو نجات اوس شخص کی سب سے مقدم ہو

کہو وہ کیا کرے ظل ہما کو لے کے لوگو
اوسے شاہی ہے جسکے سر پہ ظل غوث اعظم ہو

نواسا ہے نبی کا مالک لوح و قلم ہے وہ
اگر وہ چاہے اسدم دفتر کونین برہم ہو

قضا پلٹے قدر ٹہرے جو وہ چاہے بحکم حق
یہ دنیا تازی ہو جاوے نئی خلقت اوسیدم ہو

جناب غوث کا کوئی اگر مہمان ہو جاوے
اوسے پہر نعمت عقبیٰ بہر صورت نہ کچہہ کم ہو

جو منکر ایسے مرشد کا ہو رہبر اوسکا شیطان ہو
چلا جاوے جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو

جناب غوث کی ادنی کرامت کا جو منکر ہے
یقین ہے اے مسلمانو مقام اوسکا جہنم ہو

دعا یہ دمبدم سنی کرے ہے یا محی الدین
کہ جبتک دم رہے ہم مین تمہارا دم ہر اکدم ہو

ردیف ہای ہوز

عیان پیشانی اقدس پہ ابروے رسول اللہ
سر لوح کلام اللہ پڑہے ہے مد بسم اللہ

جناب حضرت آدم نے کہولی آنکہہ جب اپنی
تو دیکہا اسم آنحضرت باسم اعظم اللہ

ازل سے تا ابد حامی محشر اے مسلمانو
محمد سا نہ تہا کوئی نہ ہوگا پہر کبہو واللہ

خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلیٰ ہوا کس کا
جو رتبہ آپ کا ہے یا رسول اللہ عند اللہ

تو ہی اے رحمت آیات و نور خاص سبحانی
سر تا پا ہو قرآن معظم دل ہو بیت اللہ

تعجب ہے مجہے امی لقب تیرا ہوا کیونکر
ہے تو تو صاحب لوح و قلم وحی کلام اللہ

مکان لامکان تک تیری امت کی رسائی ہے
عظیم الشان تو ایسا ہے نزدیک تعالیٰ اللہ

زمین سے لامکان تک تیری سرحد لگ گئی احمد
احد مین اور تجہہ مین حد رہا اک میم کا واللہ

شفاعت سے حمایت سے رفاقت سے عنایت سے
مدد کی یا محمد اپنی امت کی جزاک اللہ

بنائی صورت مقصود عالم تیری صورت سے
یہ صورت نیک سے شاید یہی تہا مقصد اللہ

محمد آپ کے کلمہ سے دو باتین ملین مجہکو
کیا ہو ہو لا الہ سے نفی اور ثابت بہ الا اللہ

کیا اللہ اکبر نے امام المرسلین تجھکو
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ

امام المرسلین اسجا فرشتوں کے امام اسجا
ہوئے تم یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ و صلی اللہ

عنیدان شقی اسلام کے حائل ہوئے ہین اب
مدد اس مرہ سنی کی کرنا فی سبیل اللہ

سنا ہون بیکسون کے مہربان ہو یا رسول اللہ
یہ میری بیکسی مین تم کہان ہو یا رسول اللہ

نہین حاجت سنا وین بالکہین کچھ حال دل اپنا
ہمارے راز کے تم رازدان ہو یا رسول اللہ

ہمین ماوی وملجا و وسیلہ کا ہے سکو دیکر
کہ تم توخود پناہ بیکسان ہو یا رسول اللہ

نہ سمجھو دور مجھکو اپنے اقدام معلیٰ سے
وہان موجود ہون مین تم جہان ہو یا رسول اللہ

یہ قربت آپکی پیغمبرون مین کس نے حاصل کی
خدا جسجا سے پرے ہے آپ وہان ہو یا رسول اللہ

میری طاقت ہی کیا امکان کہون کچھہ وصف حضرت کا
صفت سے وصف مین تم لابیان ہو یا رسول اللہ

شفاعت عاصیونکی سونپ دی اللہ نے تمکو
شفیع المذنبین تم بیگمان ہو یا رسول اللہ

نشان دون کس نشانی سے بتادون کس تپے مین
خدائے بے نشان کے تم نشان ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قد پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالم باطن مین تم ہم پر عیان ہی ہو
بھلا ظاہر مین کیون ہم سے نہان ہو یا رسول اللہ

تمہین سے زندگی اس عالم ہستی نے پائی ہے
غرض تم جان جسم دو جہان ہو یا رسول اللہ

میری حاجت خدا سے کہکے دلوا دو دو عالم مین
کہ تم تو والی کون و مکان ہو یا رسول اللہ

دعا ہے سنی ناکام کی ہر وقت ہر یکدم
تمہارے وصف مین ناطق زبان ہو یا رسول اللہ

اب فکر کا ہے سکو کرون سر کو لگا کے ہاتھ
بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفیٰ کے ہاتھ

قفل در شفاعت عظمیٰ کی اب کلید
دی ہے خدا نے شافع روز جزا کے ہاتھ

خواہندگان نقد شفاعت کو حشر مین
ہونگے میسر اوس شہ فیض و سخا کے ہاتھ

بہر عطاے نقد شفاعت بروز حشر
بے استخوان رہینگے شہ دوسرا کے ہاتھ

تم آشنائے بحر ثنائے نبی رہو
اے مومنو ہے کشتی دنیا فنا کے ہاتھ

کیونکر نہون حصول مرادین میری تمام
سب کار مین نے سونپے رسول خدا کے ہاتھ

دوزخ سے اک جہان کو نکالے گا وہ نبی
جسوقت ڈالدیوےگا فضل و عطا کے ہاتھ

حکم نبی یہ مومنو ثابت قدم رہو — پاؤگے ایسا مرتبہ کا رہجا کے ہاتھ
جنت مین جاتے وقت دو جانب ہینگے تب — اس سمت کو خدا کے ادھر مصطفےٰ کے ہاتھ
محشر مین نفسی نفسی کہینگے نبی تمام — امت چھوڑانی ہوگی شہ انبیا کے ہاتھ
درگاہ حق مین عجز سے سر کو جھکا کے اب — یہ التجا مین کرتا ہون اپنے اٹھا کے ہاتھ
یارب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے — محشر مین کرنا مجھکو نبی مصطفےٰ کے ہاتھ
سب کی نجات ہووےگی اپنے رسول کے — اٹھینگے عاصیون کے لیے جب دعا کے ہاتھ
سنی کی یہ دعا ہے قیامت مین یا نبی — رکھدیجے اوسکے سر پہ تم اپنا بلا کے ہاتھ

فردوس پہ فاخر ہے بیابان مدینہ — طوبیٰ کے مقابل ہین درختان مدینہ
درجے مین بڑی عرش سے ہے شان مدینہ — رتبے مین فرشتہ ہے ہر انسان مدینہ
جنت سے بھی تازہ ہے گلستان مدینہ — رضوان پہ کرے طعن ہے دربان مدینہ
کونین پہ فاخر نہو کس طرح سے یثرب — سلطان دو عالم کا ہے سلطان مدینہ
ہے افضل و اقدس بہ یقین ہر دو جہان مین — سب جن و ملائک ہین ثنا خوان مدینہ
ہر چند نہووے گی اوسے گور کی تنگی — کی جسنے نظر وسعت میدان مدینہ
ہو گلشن ایمان کی ترو تازگی اوسکے — جس شخص نے دیکھے گل و ریحان مدینہ
آسیب قیامت نہو گر قبر پہ میری — تعویذ بنے سنگ بیابان مدینہ
ہے مرہم کافور مرے زخم گنہ پر — وہ آہک درگاہ پر از شان مدینہ
صدقے سے محمد کے یہ کیا عیب کی ہو لوٹ — پر نعمت عقبیٰ سے ہے لو خوان مدینہ
ایمان بھی ہے جنت بھی ہے اور مغفرت حشر — لو جا کے یہ سب نعمت الوان مدینہ
جنت کی تمنا نہین رکھتا ہون مین ہر چند — بس ہے یہ مجھے روضۂ سلطان مدینہ
کب مجھسے بیان رتبۂ یثرب کا ہو سنی — خود خالق یزدان ہے قدردان مدینہ

یا ربی بہر شاہ مدینہ — ہو بستر پناہ مدینہ
دے یہ توفیق مجھکو الٰہی — جھاڑون پلکون سے راہ مدینہ
فضل سے ایک جرعہ پلا دے — مجھکو تو آب چاہ مدینہ

لطف سے اپنے مجھکو بتا دے — وہ رخ بادشاہ مدینہ
کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلےٰ — عرش پر ہے کلاہ مدینہ
بار جنت نہین چاہتا ہون — دے بتا بارگاہ مدینہ
مجھکو کاہیکو ریحان جنت — کر میسر گیاہ مدینہ
کر عطا میرے آہوے دل کو — یا الٰہی تو کاہ مدینہ
میرے دل کو تجلی دے یارب — بھر انوار ماہ مدینہ
مال و دولت نہین چاہتا ہون — دل سے ہون فیض خواہ مدینہ
چاہتا ہون یہی مجھپہ ہر دم — ہو کرم سے نگاہ مدینہ
جانتا ہون مین تحقیق یارب — راہ بخشش ہے راہ مدینہ
یا رب تے باطفیل محمد ﷺ — کر عطا خوابگاہ مدینہ
دل سے جاوے سیاہی گنہ کی — دیکھون گر مین پگاہ مدینہ
مشک بھر دے تو دلمین دبتا کر — مجھکو شام سیاہ مدینہ
دل مین ہے نور شوق محمد ﷺ — دے بتا جلوہ گاہ مدینہ
شہر مکے کے غیر از جہان مین — ہے کہان اشتباہ مدینہ
دے تجھے اوسکے سفر کی ہدایت — تا کرون سر براہ مدینہ
کیا تیرے سے صفت ہکو سنی — جانے اللہ ہی جاہ مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم

چراغ بزم ہدایت ہوے رسول اللہ — ہمارے واسطے رحمت ہوے رسول اللہ
امام مسجد کثرت ہوے رسول اللہ — خطیب خطبۂ وحدت ہوے رسول اللہ
خفی تہا پردۂ وحدت مین نور کثرت کا — ظہور جلوۂ کثرت ہوے رسول اللہ
نہین ہے حشر کا غم ہکو اے مسلمانو — شفیع روز قیامت ہوے رسول اللہ
یہ کیسا فضل خدا کا ہوا ہمارے لیے — مدار فضل و عنایت ہوے رسول اللہ
تجلی آگے کہان تھی یہ ہر دو عالم کی — سواد دیدۂ خلقت ہوے رسول اللہ
ہوئی زمین سے فلک تک تجلی اسلام — ضیاے نور رسالت ہوے رسول اللہ

تمام

تمام گنج شفاعت ہے عام امت پر — کریم و شاہ سخاوت ہوے رسول اللہ
یہ قدر و عزت و حرمت یہ رتبۂ عالی — امین درگہ عزت ہوے رسول اللہ
کریم و مشفق و اشفق ظہیر بندہ نواز — شفیق و راحم امت ہوے رسول اللہ
کہاں تہا روضۂ رضوان کا نام عالم مین — بہار روضۂ جنت ہوے رسول اللہ
خدا کی راہ بتائی تمام عالم کو — بنائے قصر شریعت ہوے رسول اللہ
ہین سنی رونق و زیب طریقت عرفان — رموز دان حقیقت ہوے رسول اللہ

رکہے ہے مرتبہ ایسا رسول اللہ کا کلمہ — خدا نے عرش پہ لکہا رسول اللہ کا کلمہ
اگرچہ سارے نبیوں کے ہین کلمے افضل و بہتر — یہ سب کلموں سے ہے اعلی رسول اللہ کا کلمہ
دبستان ملایک مین سکہانے حکم خالق سے — قلم نے لوح پر لکہا رسول اللہ کا کلمہ
پڑہو گے اے مسلمانو اگر تم حسن نیت سے — تو فرد معصیت دہوگا رسول اللہ کا کلمہ
عنایت ہمکو فرما کر خدا نے تحفہ ایک بہیجا — بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ
ملائک کچہہ نہ پوچہینگے لحد مین اے مسلمانو — مگر پوچہینگے ہمسکو آ رسول اللہ کا کلمہ
نہ ضائع تم کرو اسکو کسی دم اے مسلمانو — خدا کے گھر کا ہے تحفہ رسول اللہ کا کلمہ
جہان کے اور کلموں سے نہوگا اسکو کچہہ حاصل — یہ دیگا دین اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ
ہزاروں ہی عبادت سے مسلمان کچہہ نہین ہوتا — مگر جب تک نہین پڑہتا رسول اللہ کا کلمہ
ذرا تم غور سے دیکہو بنا اسلام کی ہے یہ — عزیزو ہے عجب نکتہ رسول اللہ کا کلمہ
بتا دیگا خدا اور مصطفی کے فضل کی لذت — عجب ہے نعمت عظمی رسول اللہ کا کلمہ
جو کوئی کور باطن ہے پڑہے اسکو بجس دل — کریگا چشم دل بینا رسول اللہ کا کلمہ
بوقت مرگ یہہ سنی نہ چاہے تجہسے کچہہ یارب — مگر ہو لقلقۂ دل کا رسول اللہ کا کلمہ

مین جسم نبی روح ہے مین طور وہ شعلہ — مین چشم نبی نور ہے مین شمع وہ جلوہ
مین دُر ہون نبی آب ہین مین تیغ وہ جوہر — مین سیپ وہ نیسان ہین وہ دریا ہین مین قطرہ
مین مس ہون نبی زر ہین مین ہون خاک وہ اکسیر — مین سنگ وہ ہے لعل وہ خورشید مین ذرہ
مین گل ہون نبی بو ہین مین معدوم وہ ہین ہست — مین تشنہ وہ دریا ہین مین بیجان وہ مسیحا

مین چہرہ نبی حسن ہین مین شب ہون وہ ہین ماہ　　مین گل ہون وہ ہر رنگ مین ہون نشت وہ زیبا
مین دل ہون نبی یاد ہے مین حل وہ قرآن　　مین تحت ہون وہ فوق ہے مین پست وہ بالا
مین خس نبی سعد مین ہون ضعف وہ طاقت　　مین بد ہون وہ ہے نیک مین مردہ وہ مسیحا
مین عام نبی خاص مین اسفل ہون وہ افضل　　وہ شمع مین پروانہ وہ ہے شاہ مین بردا
مین درد وہ شافی ہے مین نسخہ ہون وہ اکسیر　　مین زخم وہ مرہم ہے مین کاہل وہ مداوا
مین رنج نبی رحم ہے مین درد وہ رحمت　　مین دیدہ وہ ابصار مین ہون کور وہ بینا
مین تن ہون نبی سر ہے وہ اعلیٰ ہی مین ادنیٰ　　مین تحت وہ بالا ہے مین ادنیٰ ہون وہ اعلیٰ
مین مہر نبی نقش ہے مین حرف وہ معنی　　مین تحت وہ ہے شاہ مین بندہ ہون وہ آقا
مین کون نبی کون ہین مین کیا ہون وہ ہین کیا　　مین سنی وہ نبی شرع مین سنی ہون وہ اہدا

یا نبی تم شہ ابرار ہو سبحان اللہ　　دین کے دنیا کے سردار ہو سبحان اللہ
درد عصیان سے ہون بیمار مگر ڈر کیا ہے　　آپ تو شافی بیمار ہو سبحان اللہ
دین بڑھے کفر گھٹے کیون نہ محمدؐ تم سے　　کیونکہ تم قاتل کفار ہو سبحان اللہ
گر آتش سے ڈراوینگے ملائک جسدم　　قبر مین تم ہی مددگار ہو سبحان اللہ
یا رسول اللہ ہوا گر مین گنہگار تو کیا　　تم شفاعت کے تو مختار ہو سبحان اللہ
شرق سے غرب تلک دین ہے تمہارا روشن　　دین و اسلام کے سالار ہو سبحان اللہ
راز خالق سے ہمین کیجیے واقف للہ　　کیونکہ تم واقف اسرار ہو سبحان اللہ
کیون نہ ہو گلشن ایمان کو زینت تمسے　　خلد کے رونق گلزار ہو سبحان اللہ
کفر سے آپ نے ہم سب کو بچایا یا شاہ　　اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ
نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہی دل　　دین کے ماہ پر انوار ہو سبحان اللہ
وعدہ بخشش کا کیا ہمکو نہایت ہے امید　　کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ
برگزیدہ ہو دو عالم مین خدا کے مقبول　　مصطفےؐ بیشک و تکرار ہو سبحان اللہ
روشنی دین کی دل سنی کو بخشی تمنے　　نور خالق شہ ابرار ہو سبحان اللہ
بخشش نبی کی عمیم ہے سبحان عم نوالہ　　اپنا رسول کریم ہے سبحان عم نوالہ

مخطی ہین ہم وہ کریم ہے عاصی ہین ہم وہ رحیم ہے
بیمار ہم وہ حکیم ہے سبحان عمّ نواله

احسان کسید کا کسی پہ ہان رہتا نہین بجز اوسکی ذات کا
اوسکا کرم تو قدیم ہے سبحان عمّ نواله

کیا بولون خوبی محمدی ایسا شفیع نہو کبھی
امت پہ اپنی رحیم ہے سبحان عمّ نواله

صحرا مین اوسکی ہی ہے ہوا بستی مین بہی وہی ہے رونا
بستان مین اوسکی نسیم ہے سبحان عمّ نواله

فرحت مین ہم ہین تو پاس ہے آفت مین ہم ہین تو پاس ہے
ہر حال مین وہ ندیم ہے سبحان عمّ نواله

سب چھوڑ ہم رہے ہے عیش مین ہرگز نہ آیا وہ طیش مین
کہا اوسکو طبع سلیم ہے سبحان عمّ نواله

تنہا ایک وشمشیر پر جلا رحمت جو کی ہوے پر عطا
احمد کا رحم عظیم ہے سبحان عمّ نواله

ہوتے ہین ہم سے بہت گنہ تسپر بھی ہی ہو ہمین منہ
عاصی ہین ہم وہ حلیم ہے سبحان عمّ نواله

پژمردہ دل نہو تم کبھو باغ جہان مین ہر ایک سے
بہتی نبی کی شمیم ہے سبحان عمّ نواله

ڈرتے ہو کیون کبھو مومنو امید فضل پہ تم رکھو
رحمت نبی کی عمیم ہے سبحان عمّ نواله

ہمکو شفاعت دیگران یار و وفا وہ کرے کہان
اپنا شفیع قدیم ہے سبحان عمّ نواله

اے سنی تجھکو ہی خوف کیا رکھہ فضل حق پہ نظر سدا
سر پر رسول کریم ہے سبحان عمّ نواله

افضال مصطفے سے یا دافع البلایہ
محفوظ رکھہ وبا سے یا دافع البلایہ

تو کرکے فیض اعظم اپنے کرم سے ہردم
رکھہ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ

ڈر کر وبا کے مارے یکبار ہین بیچارے
رکھہ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ

اب کرکے کچھہ عنایت محفوظ رکھہ بعزت
بیٹھے ہین ہم ہرا سے یا دافع البلایہ

کیسی بلا ہے نازل گھبرا رہا ہے اب دل
رد کر وے تو عطا سے یا دافع البلایہ

دل مومنون کا خوش ہوا وے بلا تو اوسکو
کر دور تو عطا سے یا دافع البلایہ

دل مومنون کا خوش ہو مصئون رکھہ تو سبکو
ہر رنج ہر عنا سے یا دافع البلایہ

عالم پہ کرکے رحمت کر تو بڑی حفاظت
اس آفت وبا سے یا دافع البلایہ

کیسی بلا یہ آئی دے اس سے تو رہائی
ہم سب کی اب دعا سے یا دافع البلایہ

کچھہ اس بلا مین چارہ چلتا نہین ہمارا
عاجز ہین دست و پا سے یا دافع البلایہ

ہو اس بلا مین پر غم کہتے ہین بسکہ ہردم
ہم صدق سے صفا سے یا دافع البلایہ

آئی بلا ہے ہم پہ یکبارگی تو رد کر
برکات فاطمہؓ سے یا دافع البلایہ

ہر وقت یہ جماعت ہووے بصد حفاظت
الطاف مرتضیٰؓ سے یا دافع البلایہ

کر فضل ایسا تواب ہو دفع یہ بلا سب
حسنینؓ مجتبیٰ سے یا دافع البلایہ

ان سارے ہادیونکو اور سب جو انکو
مامون رکھیہ بلا سے یا دافع البلایہ

سب مومنوں کو رکھیے صدقے سے مصطفےٰ کے
محفوظ ہر بلا سے یا دافع البلایہ

ہے یہ دعا سخی رد کر بلا سے سنی
بفضل شہ ہدا سے یا دافع البلایہ

یا نبی تیرے سراپا پہ کروں کیا صدقہ
اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ

نیلی صحنک گل انجم سے فلک بھر بھر کر
تیرے سر پر سے اوتارے ہے ہمیشہ صدقہ

تیرے سر پر سے گہے ابر سیہ کو واروں
فرق پر گاہ کروں برق مجلّے صدقہ

گاہ میں زلف گرہ دار پہ سنبل واروں
گاہ آہوے ختن کا کروں نافہ صدقہ

لیلۃ القدر تو آن کاکل مشکین واروں
گاہ میں اوس پہ کروں شاخ بنفشہ صدقہ

گاہ گیسو پہ سے موسیٰ کے عصا کو واروں
اژدہا گاہ کروں مار کے کالا صدقہ

لام گیسو پہ خیال خط زلفی واروں
گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ

گاہ پیشانی پہ خورشید ضحی کو واروں
گاہ میں اوس پہ کروں صبح کا تارا صدقہ

گاہ ابروے مقوس پہ کمان کو واروں
گاہ کروں مہ دو عید کا گوشہ صدقہ

گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان واروں
گاہ گالوں پہ کروں نور کا پایا صدقہ

مہر و مہ گالوں پہ دو لیموں کی پھانکیں کر کر
شام کو ایک کروں ایک سحر کا صدقہ

گل عارض پہ گل سرخ جنان کو واروں
گاہ اس گل پہ کروں میں گل لالہ صدقہ

چتر مشکین کو تا بن بخیہ مژگان واروں
گاہ مژگان پہ کروں اوس پہ سے پنجہ صدقہ

چشم بد دور تیری آنکھوں پہ نرگس واروں
گاہ میں اوس پہ کروں دیدۂ شہلا صدقہ

چشم عالم کی سفیدی و سیاہی واروں
چشم پر گاہ کروں دیدۂ مینا صدقہ

گاہ بینی پہ سے انگشت شہادت واروں
گاہ چنبیلی کا کروں اوس پہ شگوفہ صدقہ

سبزۂ خط پہ سے گگ ہے خط ریحان واروں
گاہ اوس پر سے کروں خلد کا سبزہ صدقہ

گاہ مین تیری محاسن پہ کرن کو واروں — گاہ اوس سر سے کروں ماہ کا ہالہ صدقہ
رخ پہ گاہے رخ خورشید منور واروں — گاہ اوس رخ پہ کروں بدر طلالا صدقہ
لعل لب پر سے کبھی لعل بدخشاں واروں — گاہ اوس سر سے کروں معدن کا غنچہ صدقہ
گاہ دندان کی چمک پر دُرِ یکتا واروں — گاہ مین اوسپہ کروں عقد ثریا صدقہ
سیب جنت کا کبھو سیب ذقن پر واروں — گاہ حیوان سے کروں بحر کا قطرہ صدقہ
چاہ حیوان کو کبھو چاہ ذقن پہ واروں — گاہ کوثر کا کروں اوسپہ سے چشمہ صدقہ
گاہ قطرات عرق بر گل انجم واروں — گاہ مین اونپہ کروں لولوے لالا صدقہ
تخم ریحان کو کبھو خال پہ تیرے واروں — گاہ اس تل پہ کروں دل کا سویدا صدقہ
گاہ مین کان پہ موتی کے صدف کو واروں — گاہ اوس کان پہ کانِ دُرِ یکتا صدقہ
گردن پاک پہ مین گاہ گلابی واروں — اس صراحی پہ کروں نور کا شیشا صدقہ
موج غبغب پہ کبھو آب مصفا واروں — گاہ مین اوسپہ کروں نور کا تڑکا صدقہ
دست روشن پہ کبھو نور کا تڑکا واروں — گاہ اوس سر سے کروں مین ید بیضا صدقہ
کف بخشش پہ کبھو جوے کرامت واروں — گاہ اوس کف پہ کروں فضل کا دریا صدقہ
گل اورنگ کبھو فندق خوش پر واروں — گاہ اوس سر سے کروں غنچۂ تازہ صدقہ
گاہ ناخن پہ کبھو عید ضحیٰ کو واروں — اوسپہ کردوں کبھو الماس کا پارہ صدقہ
گاہ انگشت منور پہ قلم کو واروں — گاہ کردوں شخ مرجانِ طلالا صدقہ
سینۂ صاف پہ مین لوح مصفا واروں — گاہ مین اوسپہ کروں نور مجلّی صدقہ
شکم پاک و مصفا پہ سے ریشم واروں — گاہ قاقم کا کروں اوسپہ سے تختہ صدقہ
آپ کے دل پہ سے مین قبلہ کلیجا واروں — گاہ اوس کعبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
ناف پر سے مے اطہر کا مین ساغر واروں — گاہ اوس ناف پہ تسنیم کا بھونرا صدقہ
پشت اعلے پہ کبھو نور کا تختہ واروں — گاہ اوس سر سے کروں مین دل شیدا صدقہ
مُہر پہ تیرے کبھو مہر سلیمان واروں — گاہ اوس نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
گاہ مین تار نظر تار کمر پہ واروں — گاہ اوس مو پہ کروں جان کا رشتہ صدقہ

گاہ عصمت پہ سے کونین کی عصمت وارون
گاہ اس پاکی پہ پاکی مبرّا صدقہ

نقرۂ خام کبھو ساقِ صفا پر وارون
گہ کرون شعلۂ کا نورِ مصفا صدقہ

آئینہ آئینۂ زانو پہ گاہے وارون
گاہ او سپر سے کرون ماہ کا گروا صدقہ

ناخن پا پہ کبھی بدر دو جے کو وارون
پنجۂ پا پہ کرون مہر کا جلوہ صدقہ

گاہ قامت پہ سے آشوب قیامت وارون
گاہ او سپر سے کرون مین سہی بالا صدقہ

گاہ اعجاز پہ اعجاز مسیحا وارون
گاہ دم پہ سے کرون مین دم عیسیٰ صدقہ

تیرے جامے پہ کبھو صبح کا دامان وارون
گاہ آنکھون کا کرون او سپہ سفیدا صدقہ

یا نبی تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا وارون
جو جو کونین مین ہے سب تیرے پا کا صدقہ

حائل دین عنیمان شقی ہوتے ہین
اپنی امت پہ سے آقا او نہین کرنا صدقہ

اپنو نا چار ہی سے ناچار بہت ہی سخی
ہاتھہ کا پانون کا کچھہ سر کا دلانا صدقہ

ردیف یائے تحتانی

دنیا مین آج آمدِ فصلِ بہار ہے
ماہِ ربیع ہے کہ فلک رحم بار ہے

یہ وہ ہوا ہے چارون طرف سبزہ زار ہے
رخسارۂ زمین پہ خطِ عنبار ہے

کیا سر خوشی فرطِ تمنائے یار ہے
محو خمار شوق گل کو کنار ہے

سیراب آب لولوے تر سے ہے فصل مین
ہر خوبرو کی گردن نازک مین ہار ہے

باغ جہان مین آتے ہین محبوب کردگار
شکر قدوم پاک سے دل کا مگار ہے

غنچون نے چٹکیون کی مچائی ہے دہوم ہا
پتون مین تہنیت سے جلاجل کی مار ہے

صحنِ چمن پہ اس گل خوبی کی یاد مین
صلِ علےٰ سے نغمۂ بلبل ہزار ہے

ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات
فضل خدا یہ رتبۂ لیل و نہار ہے

شبنم رحیق غنچہ صراحی پیالہ گل
شاخین نہ جھومین کیون کہ خوشی سے خمار ہے

مخدوم دو جہان کے قدوم شریف کو
ہادی خدا ہے سر سے روان جو یبار ہے

یہ شادی ولادتِ شاہِ امم ہوئی
جسکے سبب سے چہرۂ گل رنگدار ہے

مرہون ہو کے عشق مین احسان لف کے
سنبل کا تار تار عجب تابدار ہے

چشم امید باز ہے نرگس کی چشم پر — اس عین حقیقت کا اوسے اظہار ہے
کھلتی ہے کھلکھلا کے یہی عندلیب جان — ہر برگ گل و غنچہ لبون پر نثار ہے
سوسن چمن مین رکھتی ہے گویا زبان ہزار — ہر اک زبان پہ وصف محمد ہزار ہے
غبغب سے کے ہے عرق یہ خدا ہے سلسبیل — قطرون پہ موتیے کے تصدق بہار ہے
اوس سرو قد کی فضل کی تعظیم کے لیے — شمشاد ایستادہ بہ یک پا طیار ہے
اے نوبہار حسن تیرے اہتمام کو — لے کر عصا کو سرو چمن چوبدار ہے
خاشاک کی طرح سے وہ ہو اس چمن سے دور — باغی ہمارے دین کا جو نابکار ہے
وہ نونہال باغ ریاست ہو تازہ تر — اے سنی جو کہ شاہ دکن ذی وقار ہے
گلشن مین دو جہان کے سرسبز ہو مدام — سنی تمہارا خاک رہ چاریار ہے

دل شاد ہے کس گل کی یہان جلوہ گری ہے — نازان بصد آداب نسیم سحری ہے
کس رخ مین تجلی یہ خدائی کی بھری ہے — خورشید کا منہہ ہے کہ چراغ سحری ہے
کس قبلۂ کونین کی ہے جلوہ فزائی — پیشانی ملکوت جو سجدے مین دھری ہے
کس ساقی فیاض کا تھا ذکر ازل مین — اب تک جو لبون پر لب کوثر کی تری ہے
وحدت کی حقیقت کا بیان راز احد ہے — اسرار نہان کھلتی ہے جو پردہ دری ہے
دل کھو گیا اوس مخبر صادق کی خبر مین — کچھہ بھی تو خبر ہے کہ ہمین بے خبری ہے
کس رنگ سے کھل جائینگے گل نور شفاعت — بخشش کی دعا ہے لب خندان مین تری ہے
کچھہ شوق سماتا نہین محبوب کا دل مین — اس خم مین مے حسرت دیدار بھری ہے
نالون کو مرے اے سر سر دفتر خوبان — تھوڑا ہی اثر ہے کہ فقط بے اثری ہے
نقشے سے ترے نام منور کے منقش — یہ دل ہے مرا یا کہ عقیق شجری ہے
دنیا کی طرف پشت ہے اسلام طرف رو — مرکب کے لیے میرے یہ پاکھر وہ سری ہے
یثرب مین اگر لاش ہو عریان تو کیا غم — وہ چاندنی پڑتے ہی کفن اپنا زری ہے
نوباوۂ اذکار محمد کا یہ ہے فضل — جنت مین چنگیری تیری میوے سے بھری ہے
اے سنی ہے اسجاے اگر کشت امل خشک — جنت مین خیابان بخدا اپنی ہری ہے

ہو فضل خدا کشور شاہ دکن آباد
اے سخی ہی اپنی دعاے سحری ہے

تیغ عشق احمدی سے چاک سینہ چاہیے
تار جان عالم بالا سے سینہ چاہیے

برق نور حق کو جاے خوش قرینہ چاہیے
طور موسیٰ جلگیا ہے طور سینہ چاہیے

نام گر کندہ کرون ہین خانہ قدرت کہان
دیدۂ یعقوب کا اوسکو نگینہ چاہیے

دل میرا ہے مسکن محبوب رب العالمین
سینۂ مشتاق ہین بہی تو مدینہ چاہیے

یا نبی اللہ ہم طوفان آتش سے بچین
نوح کے مانند بھی ہمکو سفینہ چاہیے

دل عجب گنجینہ اسرار وحدت ہوگیا
مایہ رحمت کو رحمت کا خزینہ چاہیے

شوق گلرو مین جو گلدا غونکا ہین کھینچون گلاب
واسطے اوسکے دل بلبل کا مینا چاہیے

صورت دلبر کا ہے آئینۂ دل ہین خیال
نقش ہوا ایسا تو ایسا آبگینہ چاہیے

کلک مژگان سے اگر کھینچون ہین نقش روے یار
دیدۂ روح القدس کا آبگینہ چاہیے

محو حسن صورت روشن رہین تا روز و شب
مہر و مہ کو نور پشت آبگینہ چاہیے

جانب یثرب رہون گر جادہ پیماے طلب
راہ کی گرمی سے چہرے پر پسینہ چاہیے

چتر رحمت سر پہ اور عظمت کا تکیہ تخت پر
شاہ کے واصف کو شاہون کا قرینہ چاہیے

فرد نعت شاہ خوبان رکہیے کس صندوق مین
اس تبرک کو تو تابوت سکینہ چاہیے

واے حسرت سال مین آتا ہے اک ماہ ربیع
سخی بیدل کو ہر مہ وہ مہینہ چاہیے

تخت اسکندر ہے اے سخی ہے شاہ دکن
ہاتھ مین مہر سلیمان کا نگینہ چاہیے

میرے خورشید کے ٹلجاے قمر منہہ پر سے
آئینہ دعوی اگر ہے تو ڑیے منہہ پتھر سے

باندھکر بیٹھے ہین سر ہم در پیغمبر سے
کیون نہ پہر سر پہ گھٹا باندھکے رحمت برسے

بال سے جھاڑین جو خاشاک تمہارے در سے
زلف سے مشک گرے خاک پہ عنبر سر سے

یہی سودا ہے سر مجنون مین ہر لیلی و نہار
سر کو ٹکراے ترے ناقہ کی ہر ٹھوکر سے

بے قراری مجھے ایسی ہے تیری فرقت مین
آہ بھی کانپتے نکلے ہے دل مضطر سے

گرمی عشق نبی سے جو تڑپ جاتا ہون
پنکھا کر جاتے ہین آآ کے ملائک پر سے

لب و دندان محمد کی صفت لکھنے کو
لعل سے چاہیے دوات و قلم گوہر سے

وصف جس زلف معنبر کا کیا کرتے ہین | بار سے خوشبوئی کے بھرتا ہے دہن عنبر سے
صدق اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ | پہلے تصدیق ہے صدیق شہ اکبر سے
جب عمرؓ آیا عدالت پہ ہوا ظلم عدم | عدل کو زیب ہے اوس عادل نیک اختر سے
جامع مصحف حق کامل ایمان وحیا | نور اسلام ہے عثمانؓ شہ انور سے
صاحب فتح وظفر دافع کفر وبطلان | قوت اسلام کو ہے زور علیؓ حیدر سے
دشمن اوسکا جو ہوا ہے وہ خدا کا دشمن | دوستی فرض ہوئی پنجتن اطہر سے
فتحمندی شہ اسلام کو ہو جائے نصیب | بچکے جائے نہ کوئی دشمن دین خنجر سے

اپنے سنی پہ کرم کیجیے یا شاہ امم | جائے کس در پہ یہ فرماؤ تمہارے در سے

آج کچھ دل مین خیال حسن روے یار ہے | ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار ہے
اے نسیم روضۂ شاداب جانان مرحبا | تیرے ہاتھون بخت عالم اندنون بیدار ہے
رحمۃ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ ہے | رحمت حق ابر رحمت ہم پہ رحمت بار ہے
کچھ نہین آئینۂ دل مین خیال غیریت | اس جگہ ذات وصفت کا اور کچھ اسرار ہے
وہ مریض عشق ہے مین بھی مریض عشق ہون | کیا دوا میری کرے عیسی کہ خود بیمار ہے
رشتۂ شیرازۂ مجموعۂ نعت نبیؐ | تار جان عالم بالا ابھی ناہموار ہے
فضل حق شامل رہے آقا ہمارا حشر مین | ہو رہیگا رحمت سے آگے پھر تو بیڑا پار ہے
آسمان عاجز ہوے سر حقیقت سے تمام | اے امین راز پنہان تو امانت دار ہے
تھے فرشتون مین مسائل چار حل ہوتے نہ تھے | عقدۂ لاحل کو حل کرنا تمہارا کار ہے
ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار | جزو کل کا احمد مختار تو مختار ہے
ہم اگر منصور ہون اعداے دین پہ شبہہ کیا | زمرۂ اسلام کا الحق کہ تو سردار ہے
اے کماندار کمان قاب قوسین موفی | ہے شفاعت تیر پر رحم خدا سوفار ہے
دائرۂ عالم ہوا جب جدول عالم محیط | نکتۂ باریک تر تو تیرے سر پرکار ہے
ہو رمیدہ صاف تر شیران دین پاک سے | گلۂ بز کی طرح جو زمرۂ کفار ہے
ہو جوان عمر و جوان بخت و جوان دولت مدام | جو شہنشاہ دکن باعز وخوش اطوار ہے

اسقدر کرنا شفاعت یا نبی اللہ سے

آج شاہ انبیا کی شادی میلاد ہے
جن و انسان و ملائک مین ہے جشن خسروی
تخت لولاک و لما پر جلوہ گر ہے شاہ دین
ہے خوشی کی سر فرازی تہنیت سے جلوہ گر
اب زمین کو دعوی گردون پناہی ہو گیا
دو جہان روشن ہوے نور خدا کے نور سے
کعبۃ اللہ مین نشان احمدی قائم ہوا
لا الٰہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے
تیری صورت مین معانی ہے احد کی احمدا
نقش دل صورت تیری ہے شادمانی کیون نہو
ہر نبی کو ملا رتبہ خدا سے اور کچھہ
تو وہ پیغمبر کہ فخر زمرۂ پیغمبران
آل اور اولاد تیری اشرف خلق خدا
بضعۃ منی سے ثابت آیۂ تطہیر ہے
آپ کے ہین خسر صدیقؓ و عمرؓ عالی ہمم
کا ہیکو بھولوگے اے آقا ہمین وزن جزا
یا رب بی صدقہ شہ کونین کا آباد رکھہ
یا الٰہی بخشدے اوسکے گنہ سب حشر مین

چار یار مین کا میرے یہ سبنی خدمتگار ہے

لے زمین سے تا فلک شور مبارکباد ہے
یہ وہ شادی ہے کہ جس شادی سے ہر دل شاد ہے
جسکو تاج سروری اللہ سے امداد ہے
امت مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہے
عالم بالا سے رتبہ خاک کا ایزاد ہے
خانہ عبد اللہ کا اس نور سے آباد ہے
کفر ویران ہو گیا گھر دین کا آباد ہے
یا محمد تیرے کلمہ کا یہی ارشاد ہے
جانتا ہے وہ جسے مرشد سے کچھہ ارشاد ہے
یا محمد راہ عقبی کا یہی ہمزاد ہے
تو شریف الانبیا ہے اشرف الاحد اد ہے
تیرے باعث رتبۂ پیغمبری ایجاد ہے
جنکے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے
آل کی یہ شان ہے اور رتبہ اولاد ہے
اور عثمانؓ و علیؓ ہر ایک اک داماد ہے
امتی کا لفظ ہر اک وقت تمکو یاد ہے
حیدراباد دکن فرخندہ بنیاد ہے

چار یاران نبی کا سبنی خانہ زاد ہے

بو آتی ہمیشہ اپنے رسول پاک کو خوشتر پھولون کی
اسواسطے بو اے لوگو غذاے روح ہے اکثر پھولون کی
پڑھتا ہون درود او سوقت نبی پر سر کو جھکا از روے ادب
آتی ہے مجھے جسوقت بسم بو باغ کے اندر پھولون کی

ہم ذکر نبی سے خالی نہین اے مومنو ہے کیا فضل خدا ہو
پڑہتے ہین درود ہم جبکہ بہار آتی ہے بیسر پہولون کی
مرغوب تہی روح پاک نبی کو مومنو ہر ایک شام و سحر
مرغوب ہمین بہی اسلئے ہے یہ بوے معطر پہولون کی
فرمایا نبی نے پڑہئے درود اسوقت ادب سے سر کو جہکا
اے مومنو تمکو باغ جہان سے آئے مہک گر پہولون کی
بو پہولون کی جب آتی ہے ہوتی ہے بڑی ایک دل پہ خوشی
ہوتے تہے نہایت صلّ علی خوش بو سے پیمبر پہولون کی
وہ گل ہے محمد صلّ علے ہے گلشن کثرت جس کے سبب
اوس تازہ گل وحدت کے سبب نزہت ہے برابر پہولون کی
جب پہول مجہے آتے ہین نظر یاد آتا ہے مجہہ کو میرا نبی
اسواسطے ہے نزدیک فضیلت میرے مقرر پہولون کی
بلبل ہے میرا دل باغ نبی کا پنجتن اوسکے پہول ہین سب
بہاتی ہی نہین اسواسطے بو کچہہ اور مجہے پر پہولون کی
گل روے محمد صلّ علے کا وصف تو کر اے بلبل دل
تا ڈہیر رہے دنیا مین تیرا اک خرمن بنکر پہولون کی
گلچین تو بنکر گلشن دین سے یاد نبی کے پہول تو چن
جب تجہہ کو چنگیری جنت مین ہوویگی عطا بہر پہولون کی
اس باغ جہان مین دامن بہر لے ذکر نبی کے پہولون سے
احمد کی کمک سے جنت مین تا ہووے مہم سر پہولون کی
یارب تو بتا درگاہ نبی تا فاتحہ پڑہتا شام و سحر
خرمن مین لگاکر بیٹہہ رہون دہلیز کے اوپر پہولون کی
تو رشتۂ دم مین وصف نبی کے پہول پرو کر اے سنی

جنت مین چلاجا گہوڑا اوڑاتا باندہ کے پاکہر پہولون کی

کر فضل و کرم سے اپنے عطا سُنی کو خدایا ایسے نصیب
درگاہ نبی پر چل کے چڑہاوے گوندکے چادر پہولون کی

ولہ

درگاہ رسول اللہ تلک ہوتی ہے رسائی پہولون کی
اے مومنو حق نے دیکہی کیسی قدر بڑہائی پہولون کی
بو ذات محمد صلی علیٰ کو جبکہ خوشش آئی پہولون کی خو
ہر شاخ چمن مین پہول کے بس پہولون نہ سمائی پہولونکی
یہ تارے بجا تو مومنو انکو چرخ نے بس آب وبہار
درگاہ رسول حق کے لئے چادر ہے گندہائی پہولون کی
ہے بندگی احمد کا سبب باحسن وجلوس وجلوہ گری
جو بلبلو تمکو زیبا ہے گلشن مین خدائی پہولون کی
ہوتی تہی نہایت صل علیٰ خوش روح ہمیر پہولون سے
اسواسطے ہے اے لوگو بو ہر ایک کو بہائی پہولون کی
ہے آرزو سیر روح نبی گلشن مین کبہی تو ہووے گی
رکہتی ہے صبا ہر وقت سحر ایک سیج بچہائی پہولون کی
صلوٰۃ بروح نبی امم پڑہتے ہین ہزارون بلبل آ
دیکہی کہ بہار ایک دہوم سے جب گلشن مین آئی پہولون کی
کیا پہول جہڑے باتون سے نبی کی گلشن دین نے پائی بہار
وہ پہول ہین ایسے پہول جنہون نے قدر گہٹائی پہولون کی
بیان ذکر نبی کے پہول تو چن سووے گا تو ایسا جنت مین
نیچے تو نہالی پہولون کی اوپر سے رضائی پہولون کی
صلوٰۃ درود و صل علیٰ احمد پہ ہمیشہ کیون نہ کہون

آنکھون مین کبھی ہے ببری بہم ایک جلوہ نمائی پھولونکی
رخسار نبی گل روے نبی گل چشم نبی گل گوش سے نبی
ان گل کے برابر مین سنی کبھی کچھ قدر نہ پائی پھولون کی
تو دل کے خیابان مین تو لگالے گلبن پاک یاد نبی
تا بیل رہے دنیا مین تیری ایک قبر پہ چھائی پھولون کی

پھولے نہ سمائیگا تو خوشی سے گوندکے چادر اے سنی
درگاہ رسول اللہ پہ کبھو تو نے جو چڑھائی پھولون کی

ولہ

نبی کے دندان و لعل لب مین ہین ایسے عالی مقام تارے
شفق مین جسطرح عقد پروین کے ہون درخشان تمام تارے
خدا نے تم کو مہ سپہر کرم بنایا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تمہارے آل و صحابہ جتنے ہین سب کے سب ذوالاکرام تارے
عرق کے قطرات زلف شبرنگ سے تمہارے ہین یون نمایان
باوج چرخ برین ہون جسطرح سے درخشان لبشام تارے
امام ملکوت کے بنایا جو حق نے تمکو فلک کے اوپر
ادب سے پہنچا نے جب لگے تمپہ سب صلوٰۃ و سلام تارے
کوئی ہے منشی کوئی سپاہی کوئی ہے طباخ کوئی دہقان
تمہاری سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہین یہ کام تارے
تمہارا طالع جو نور حق سے چمک پڑا اے سعید دوران
بدل گئے تب سے نحس ہت کے باسعادت تمام تارے
اگرچہ ظاہر مین دیکھنے کو بچشم انسان بلند تر ہین
مگر حقیقت جو دیکھو انکو تمہارے ہین زیر بام تارے
تمہین ہوا نوار حق کے مظہر تمہین سے عالم نے لی تجلی

تمہارے خرمن کے خوشہ چین ہین جہان مین ہے جنکا نام تارے
تمہارے تازی نے ماری ٹہوکر تو چرخ کہا کہا کے کاسہ سر
دہ ضرب کاری سے ٹوٹتے تھے بچشم کف نا رخام تارے
تارے آہون کے میرے سنی ہین ہجر احمد مین ایسے روشن
جنھین سمجھتے ہین چرخ پر شبکو سب کے سب خاص و عام تارے
بتا دو سنی کو روے پرنور اپنا اے ماہ چرخ رحمت
تمہارے فرقت مین گن رہا ہے ہر ایک شب یہ غلام تارے

ولہ

نبی کی رحمت کا ہے یہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
مدام ہوتا ہے ذکر جس کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر ملائک ادہر کو اہل قبور ہر وقت چاہتے ہین
تمہارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فقط نہ ذیجان یہ فیض تیرا ہے بلکہ بے جان نے لوز پایا
ادہر کو ہیرا اودہر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اگرچہ شمس و قمر نے ڈہونڈہا گھے یہ بالا گھے یہ لپستی
یہ تیرا ثانی کہین نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ادہر فلک پر ہے شمس چمکا اودہر کو معدن مین لعل چمکا
دیا جو نور نبی نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر فلک پر شفق ہے چمکی ہوا ہے یا قوت اسطرف کو
نبی کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
قمر ہان دو ہوا یہان تخم سوختہ سے درخت پیدا
یہ معجزہ ہے میرے نبی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
طیور جنت زمین کے حشرات ذکر احمد سے تر زبان ہین

ہر ایک جا ہے نبی کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
تمہارا افضال ایک مدت سے چاہتے ہین رسول اعظم
ادہر کو آدم اُدہر کو عیسیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین مین ہر تخم ہے حفاظت سے اور فلک پر ہے ابر رحمت
ہے آپ ہی کا یہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین کی ماہی مطیع فرمان فلک کی ماہی مطیع فرمان
ہمارے نبی کا ہے حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فلک پہ پہنچا تو نور بخشا گیا زمین مین تو دے تجلی
وگرنہ رہتا سدا اندھیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ہوا مشرف ادہر کو عرش اور ادہر کو تحت الثریٰ مشرف
جو پہنچا شاہا قدم تمہارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
سمک سے لے تا سماک ہر شے مین نور تیرا ہی ہے نمایان
کرے ہے ہر سمت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ازل سے لے تا بہ روز محشر نبی کا ثانی کہین بہی سنیؔ
نہین ہوا اور کبہو نہ ہوگا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کو اے سنی سمجہا کہ کیا ہے
محمدؐ کو بولو مین کیونکر خدا ہے
اگر پوچہو کیا ذات ہے مصطفیٰ کی
صفت ذات سے کب الگ ہو عزیزو
احد نے جو وحدت مین آرام پایا
محمدؐ نہ ہوتا خدا کون کہتا
محمدؐ سے پہنچانا ہم نے خدا کو
خدا کا ہوا نام تحریر جس جا

احد نے یہ وحدت کا برقع لیا ہے
نہین ہے خدا کب خدا سے جدا ہے
صفت ذات حق کی ہے پہر اور کیا ہے
بقا ذات جبتک صفت کو بقا ہے
تو احمد کی صورت سے ظاہر ہوا ہے
خبر ہی نہ ہوتی کہ اللہ کیا ہے
محمدؐ سے اللہ ہم نے کہا ہے
محمدؐ کا ہی اسم اس جا لکہا ہے

گواہی مین دیتا ہون کلمے کی اسپر
ہے اللہ جہان وان محمد کی جا ہے
اگرچہ گنا ہان ہین میرے بہت سے
پہ رحمت محمدؐ کی بے انتہا ہے
خدا سے بمعراج امت کی خاطر
محمدؐ نے بخشش کا وعدہ کیا ہے
اگرچہ گنہگار ہون مین تو کیا غم
محمدؐ نبی تو شفیع الورا ہے

ہے اسطرح سنی ہمارا پیمبر
کہ ختم رسل سید الانبیا ہے

خدا تو خدا ہے خدا ہے خدا ہے
محمدؐ ہی کب خدا سے جدا ہے
محمدؐ کا دیکھو یہ کیا مرتبا ہے
قدم جسکا عرش خدا پر گیا ہے
یہ امت کو حق نے شرف کیا دیا ہے
کہ رشک اوسکا پیغمبرون نے کیا ہے
کرین شکر کیا ہم کہ امت ہین اسکی
خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے
اسیکے ہے سر سے یہ امت پہ رحمت
خدا سے جسے تاج رحمت عطا ہے
محمدؐ کا ثانی قیامت کے دن تک
نہ ہوگا نہ ہے اب نہ آگے ہوا ہے
گنا ہان میرے کیون نہ پامال ہوون
میری مغفرت اسکی نعلین پا ہے
ہین بیمار ہم معصیت کے ازل سے
نبی کی شفاعت ہماری دوا ہے
قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا
نبیؐ کے در خاص کا جو گدا ہے
مس معصیت میرا کیونکر نہ زر ہو
شفاعت محمدؐ کی اک کیمیا ہے
احد سے جو وحدت مین آیا تو اوس سے
تو وحدانیت کا یہ عالم بنا ہے
ترقی جو ہے دین کو یا محمدؐ
تصدق یہ سب آپکی ذات کا ہے

یہ سنی کو ہے دمبدم دم تمہارا
تمہارا ہی دم دمبدم بھر رہا ہے

محمدؐ کو دیکھو تو حیرت کی جا ہے
خدا تو نہین کب خدا سے جدا ہے
قیامت کا اندیشہ اب مجھہ کو کیا ہے
میری مغفرت کے لئے مصطفے ہے
خدا ہے احد اور وحدت محمدؐ
یہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہے
محمدؐ نہ ہوتا تو کچھہ بھی نہ ہوتا
محمدؐ کے ہونے سے سب کچھہ ہوا ہے
یہ دیوان عالم کا مطلع وہی ہے
وہی اس قصیدہ کا بہر خاتمہ ہے

خداوات اوسکی صفت ہے محمدؐ
نہ گہبراؤ ہے قبر روشن محمدؐ
مجھے طور کی سیر ہر دم ہے دلمین
مجھے کیون نہ بخشش کا ہو وی بہروسا
جو ہے بیگنہ اوسکو کیا اے محمدؐ
کرامت کے لایق گنہگار ہی ہین
وہ جنت مین جاویگا سب سے ہی پہلے
جو تم رکہو نعلین سنی کے سر پر

عزیز وصفت ذات سے کب جدا ہے
نبیؐ سا چراغ اس زمین مین لگا ہے
نبی شعلہ مین طور سینہ میرا ہے
خدا ہے کریم اور نبی مصطفےؐ ہے
شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہے
جو معصوم ہے وہ تو پاک وصفا ہے
بصدق وصفا جسنے کلمہ پڑہا ہے
بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

والضحی ہے نور صبح روے رخشان نبیؐ
سبزۂ فردوس ریش مشک افشان نبیؐ
بوئے جوئے فضل آئی ہو گیا دل سے بہم
اے مسلمانو یہ دعوت سے کرو شکر خدا
جسنے انگشت شہادت راست کی سوئے سولؐ
جو مریض درد عصیان ہو تو یہ نسخہ کرے
لے طباشیر عبادت حسن نیت سے بہم
لیوے یاقوت درود اور کچھہ گل سرخ صلواۃ
ہر گھڑی ہر لحظہ استعمال مین اپنے رکھے
کرکے پرہیز گنہ غم دین کا کہایا کرے
نقد ایمان ہے اگر جنس شفاعت کر خرید
بلبل دل کو ہے صلی اللہ علیہ کی صفیر
سیر جنت خوش نہین آتی ہے اے سنی مجھے

سورۂ واللیل ہے زلف پریشان نبیؐ
چشمہ حیوان ہے چاہ زنخدان نبیؐ
روح الاقدس بلبل شاخ گلستان نبیؐ
نعمت افضال حق سے ہے یہ لوخوان نبیؐ
پائی اوسنے لذت پاک نمکدان نبیؐ
صحت کلی ملے لو دوست جان نبیؐ
کچھہ بنفشاے صفات عزت وشان نبیؐ
اور عناب تحیت ہے یہ درمان نبیؐ
جب شفاعت سے ملیگی جائے آمان نبیؐ
درد عصیان دفع ہو با فضل واحسان نبیؐ
ہے کہلی بازار دین مین دیکھہ دوکان نبیؐ
ہون گل نعت مقدس پر غزلخوان نبیؐ
ہے جگر اک لالہ زار داغ ہجران نبیؐ

آنکہون سے اپنی پردۂ غفلت اوٹھائے
جس دلمین یاد حق ہنوا وسکو جلائے

ہر شے مین نور پاک محمدؐ کو پائے
پہر اوسکا نام اپنی زبان پر نلائے

بعد از طواف کعبہ کسی جا نجائے ہان جائے تو روضۂ احمد پہ جائے
جو دل کہ سوز عشق نبی سے جلا رہے لازم ہے اوسکو آنکھون کا سرمہ بنائے
یادِ رسول مین دم عیسی کا ہے اثر اس مردہ دل کو ذکر نبی سے جلائے
کیسا وسیلہ اپنا محمد ہے مومنو پھر اسکو چھوڑ دل کہو کس سے لگائے
لغزش ہو گی کمر سے شیطان کے کہو گر راہ مصطفیٰ مین قدم کو جمائے
حب جہان کے کار سے اکبار ٹوٹ کر لازم ہے اپنے دل کو نبی سے لگائے
حامی ہے اپنا روز قیامت مین مصطفیٰ محشر کے دن کا مومنو کچھہ غم نکھائے
حامی ہوا شفیع ہوا مہربان ہوا ایسا وسیلہ چھوڑ کے کسکو سراہائے
یا مصطفیٰ طفیل صحابہ و آلہ جو جو کہ حاجتین ہین میری بر لے آئے
دنیا مین میری عزت و حرمت سے زیست ہو عقبیٰ مین خلد کو مجھے ہمرہ لجائے
ہون تشنہ لب ازل کا مین یا مصطفیٰ بفضل جنت مین مجھکو ساغر کوثر پلائے
امید مغفرت کی مین رکھتا ہون یا نبی ہرگز نہ اس حقیر کو دل سے بھلائے
جبتک کہ میری نسل ہو دنیا مین یا نبی یہ نعمتین بفضل خدا سب دلائے
علم و بزرگی دولت و راحت جبتک دنیا سے وقت مرگ بہ ایمان اوٹھائے
اور جو کہ صاحبان جماعت ہین یا نبی تا زندگی تمام کو اک دل بنائے
دنیا مین اونکو راحت و فرحت نصیب ہو محشر مین زیر سایہ دامان بٹھائے
یا مصطفیٰ نبی یہ جماعت ہے آپکی محشر مین مہربانی سے اسکو بلائے
اے سنی یہ ضرور ہے ہمکو جبتک جز یاد مصطفیٰ نہ زبان کو ہلائے

جب نور محمد کی صفائی نظر آئی کیا عرض کرون صاف خدائی نظر آئی
وہ کار طلب تم نے کیا حق سے محمد جس کار مین امت کی بھلائی نظر آئی
پھر کون سے مرسل کو ہوئی ایسی رسائی جو حق کے تلک تیری رسائی نظر آئی
سب عمر ہی دم تیرا تہا امت کی وفا مین ہر امر مین بس تیری وفائی نظر آئی
ہے صدر مقام آل تمہاری یہ محمد سکرات ہے گو ہمکو جدائی نظر آئی

کیا دین کی شہرت ہے تیری الیشہ والا — ہر ملک مین تیری ہی دوہائی نظر آئی
عزت ہے مراتب ہے بزرگی ہے کہ بہتر — شاہی سے مجھے تیری گدائی نظر آئی
اوس ہی سے کیا تو نے ہمین منع محمد — جس فعل مین ہم سب کی برائی نظر آئی
دیکھی کسی الفت مین نہ دوزخ سے رہائی — پر الفت احمد مین رہائی نظر آئی
گمراہون کو دی تو نے ہدایت یہ محمد — ہر رہ مین تیری راہ نمائی نظر آئی
اخگر سے تہی گو آہ یہ ہجران نبی نے — جب پہنچی فلک پر تو ہوائی نظر آئی
سنی نہ دوا درد گنہ کی کہین دیکہی — پر ذکر محمد مین دوائی نظر آئی

رحم حق جس صاحب اقبال کا اقبال ہوئے — اوسکے پا سے فتنۂ محشر نہ کیون پامال ہوئے
رب خریدے کیون نہ ہمکو حشر کے بازار مین — ہو فروشندہ نبی روح الامین دلال ہوئے
جب غبار آلودہ ہو بہر شفاعت روئے قدس — پونچہنے کو گرد صبح مغفرت رومال ہوئے
ہدیہ کیا لیجائین ہم نذر رسول اللہ اب — تحفۂ صلوٰۃ اللہ سے جسے ارسال ہوئے
دشمن دین حایل اسلام ہین یا مصطفے — ہو مدد ایسی کہ بیخ کفر استیصال ہوئے
گو کہ صدہا ہین نبی لیکن قیامت مین کوئی — رحمت عالم نہ ہرگز آپکے تمثال ہوئے
ہم گنہگارونکو اے آقائے عالم حشر مین — جز تمہارے کون پہر پرسندۂ احوال ہوئے
چہوٹے منہ سے ہے بڑی بات یہ گستاخی معاف — آپ کی نعلین پا حضرت ہماری کہال ہوئے
سلسلہ پہنچا ہے قربت کا تمہاری اسجگہہ — روح گر مارے وہان پر بستۂ اغلال ہوئے
آپکی لب کی صفت مین لاف زن ہوجائے کوئی — ہو طبانچہ غیب سے ایسا ابہی منہہ لال ہوئے
کیون نہ اے سنی قیامت مین ہو تابان نجم رحم — سایہ افگن ہم پہ جب شاہ ہمایون فال ہوئے

یا نبی صلی اللہ علیہ رونق ایمان مددے — مددی خند بیدی رحم غریبان مددے
بر من خستہ جگر از رہ الطاف نگر — ذرہ ام بے قدرای مہر درخشان مددے
اے شہ عز و کرم شافع و حامیٔ امم — مور بیچارہ منم و اے سلیمان مددے
حامی روز جزا غافر عصیان و خطا — مصدر رحم خدا باعث آمان مددے
غرق دریائے گنہ گشتم و ہم بخت سیہ — آمدم حال تبہ راحم عصیان مددے

تشنه و سوخته ام مردهٔ عشق تو شدم
از ره لطف و کرم چشمهٔ حیوان مددے

اے مه پرتو حق نور خدائے مطلق
دل سیه ام تعلق جلوهٔ سبحان مددے

معدن و کهف امان منبع فیض و احسان
راحم عالمیان رحمت یزدان مددے

من گنهگار ازل همه رین دنیائے و غل
چون زبانم لعل مخزن احسان مددے

ظلمت معصیتم کرد سیه واے دلم
در شب تارمنم اے مه تابان مددے

موجب خلق خدا صاحب لولاک لما
شافع روز جزا صاحب دوران مددے

شرف آراے جهان هستی نجیب دوران
ای شریف دو جهان اشرف الانسان امکان مددے

سخی این عرض کند وقت پناهم چو رسد
بهر افضال صمد مقبل یزدان مددے

اورنگ دو جہان کا وہ شاہ مسندی ہے
مرسل تمام جسکو کہتے ہین سیدی ہے

آدم سے لے کے عیسیٰ تک جو ہوے ہین مرسل
اس منتہی کے آگے ہر ایک مبتدی ہے

امی لقب ہے اوسکا ظاہر مین اے عزیزو
باطن مین نکتہ دان اسرار سرمدی ہے

ہے پیشواے خوبان لیکر یہان سے وہانتک
اس مقتدی کا واللہ ہر ایک مقتدی ہے

نور خدا سے نور سلطان خوبرویان
اسرار دو جہان سب نور محمدی ہے

آنکہین تو دل کی کہولو کہلتی ہے پہر حقیقت
ہر سر اختفا مین اسرار احمدی ہے

نور مجسم ایسا بے سایہ ہے مبرا
اکرم ہے امجدی ہے کیا امجدی ہے

اسرار مغفرت کے ارشاد کا معلم
زیبا اوسی ہے شہ کو اورنگ ارشدی ہے

پیرور ہوا اوسی کے ہے پیر ایسا کامل
ارشاد اوسکا بیشک ارشاد مرشدی ہے

احمد مین اور احد مین حد میم کا رہا یک
دیکہو یہان سے وہانتک سرحد سب احمدی ہے

اس یک پنے کو سخی جب غور سے نظر کر
سمجہا تو فاش ست یہان یہ جای بیخودی ہے

جہان یا محمد مکان آپ کا ہے
وہ مرحوم حق آستان آپکا ہے

فرشتونکے چلتے ہین پر جس جگہہ پہ
قدم یا محمد وہان آپ کا ہے

وہ خوان کرامت کے تم میزبان ہو
خلیل خدا میہمان آپ کا ہے

ملایک ہوا خواہ دولت سرا مین
کہ جنت سرا بوستان آپ کا ہے

خدا نے وہ شاہی دی تم کو محمدؐ
سلیمان جو ہے پاسبان آپ کا ہے
زبور اور توریت انجیل و فرقان
فضیلت سے ہمین بیان آپ کا ہے
مکان آپ کا قصر جنت سے بہتر
جو رضوان ہے وہ باغبان آپکا ہے
بلندی نہ کیون دین کو ہو تمہارے
کہ عرش خدا پر نشان آپ کا ہے
صفت آپکی کس سے تحریر ہووے
کہ وصف خُدا لا بیان آپ کا ہے
نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر
خدائی پہ سب امتنان آپ کا ہے
وہ محمل نشین ناقہ دین کے ہو تم
کہ صالح نبیؐ ساربان آپ کا ہے
بمعراج کی کیسی کچھ مہمانی
خدا ذات سے میزبان آپ کا ہے
زمانہ ہوا ایسا پھر کس نبیؐ کا
جو رحمت سے یہ پر زمان آپ کا ہے
جہان جسم ہے اوسمین جان یا محمدؐ
منزہ یہ تن سے گمان آپ کا ہے
فصاحت عطا کیجئے یا محمد
یہ سنی سدا مدح خوان آپکا ہے

در وزن عربی است

عزیز دو دو عالم سے مقدم محمدؐ ہے
تمامی رسولون مین مکرم محمدؐ ہے
نہ ہوتا اگر احمد نہ ہوتی خلایق سب
یہ دیکھو سردار دو عالم محمدؐ ہے
بزرگی خدا نے دی یہ کیسی اوسے بولو
تمامی رسولون مین معظم محمدؐ ہے
مکرم نبیؐ ہین اور بھی پر نہین ایسا
وہ ساری جماعت مین جو اعظم محمدؐ ہے
ہمین دو مدد ہے نہین خوف محشر کا
نگہبان خدا ہے ایک دویم محمدؐ ہے
گناہان بہت میرے ہین لیکن مجھے کیا ڈر
کہ میرا اغا فرکل جبرایم محمدؐ ہے
ہمارے دین کو ضرر کچھہ نہین اے اہل دین
مقرر ستون دین محکم محمدؐ ہے
شفاعت خدا نے دی کسیکو نہین یارو
سر پر شفاعت مسلم محمدؐ ہے
اگر ہے جراحت معصیت کا ہمین ڈر
ہین بے خوف اس خاطر کہ مرہم محمدؐ ہے
ازل سے قیامت تک فنا ہو دیگی ہر ایک شئے
خدا کا کرم دیکھو کہ قایم محمدؐ ہے
محمدؐ خدا کا نور آدم سے
حقیقت ظہور ذات آدم محمدؐ ہے

عیاں ہے تمام اسکو جو ہے راز پنہانی
کہ ہر سر پنہانی سے محرم محمد ہے

دم نزع سنی کو توقع نہایت ہے
باسانی نکلے دم کہ ہمدم محمد ہے

صفت احمد کی جب مین نے رقم کی
زبان شق ہو گئی میرے قلم کی

مین کیا عزت کہون شاہ امم کی
کہ عزت جس سے ہے بیت الحرم کی

لے مشرق سے ہے مغرب تک تجلی
اسی مہر عرب ماہ عجم کی

دو عالم ہو گئے یک بار روشن
تجلی نور احمد کی جو چمکی

زمین سے تا فلک جلوہ ہے کسکا
یہ سب رونق ہے اوس ماہ کرم کی

ہمین جنت سے خوش ہے کوئے احمد
کسے خواہش ہے اب باغ ارم کی

کسیکی کب عدو ہم چاہتے ہین
حمایت ہے ہمین شاہ امم کی

سبب دین کی ترقی کا نہ پوچھو
ہے برکت سب محمد کے قدم کی

ہین عالی جاہ ہم دین نبی سے
نہین خواہش ہمین جاہ و حشم کی

یہ عالی حکم ہے دیکھو نبی کا
اطاعت مین فلک نے پشت خم کی

شفیع المذنبین احمد ہوے جب
ہمین دہشت نہین محشر کی غم کی

غنیمت ہے رہین یاد نبی مین
ہمین طے کرنی پھر رہ ہے عدم کی

کسی کی طاقت و ہمت سے کیا ہو
ہے نہت ہم کو اوس عالی امم کی

وہ دست قبر روشن ہے محبو
تجلی ہے اوسی نور قدم کی

ہر اک دم محمد کا بھرے ہے
ترقی ہے یہی سنی کے دم کی

ثنا کی جسنے حضرت مصطفےٰ کی
تو اوس پر کیون نہو رحمت خدا کی

ثنا شاکر کو مین نے ادا کی
تو بعد از مین نے نعت مصطفےٰ کی

ہمارا مقتدی ہے وہ عزیزو
کہ جسکی مرسلون نے اقتدا کی

مین اوسکا مدح خوان ہون ای محبو
جسے شاہی ہے خیل انبیا کی

رہو تم تابع حکم محمد
اطاعت فرض ہے خیر الوریٰ کی

رہو غواص بحر نعت احمد
ہے دنیا مو منو کشتی فنا کی

کی جسنے رورہ توریت و انجیل
رہو تم رہ پہ اسیسے رہنما کی

گیا دنیا سے جو یاد نبیؐ مین
خدا نے اوسکی اپنے پاس جا کی

تھا رحب احمدؐ مین مواجب
اوسے حق نے مئی رحمت عطا کی

محمدؐ ابتداے دوجہان ہے
خدا نے اوس سے عالم کی بنا کی

محمدؐ بادشاہ تخت لولاک
اوسی سے ہے بنا ارض و سما کی

میسر کب ہے شاہونکو محمدؐ
بزرگی ہے جو کچھہ تیرے گدا کی

ہوئی سنیؔ کو حاصل تر زبانی
ثنا کی جب رسول کبریا کی

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے خواہش ہے کب کسکی ثنا کی
صفت کرنی ہے مجھکو مصطفےٰ کی

ق

وضو سے جسنے نعت مصطفےٰ کی
تو حق نے اوسکو کیا نعمت عطا کی

زبان کو فیض اور شہرت سخن کو
صفائی دل کو اور ایمان کو پاکی

تیرے سایہ مین شاہی ہے محمدؐ
کسے خواہش ہے اب ظل ہما کی

نہ ڈوبے وہ کسی بحر گنہ مین
ہے کشتی پار تیرے آشنا کی

کی جسنے نعت والاے محمدؐ
خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی

وسیلہ کرکے مین نے مصطفےٰ کو
بحسن دل خدا سے یہ دعا کی

الٰہی آب رحمت سے نبیؐ کے
بجھا دے یہ جو گرمی ہے وبا کی

طفیل مصطفےٰ یا رب عزت
ہو ہم سے دور سختی ہر بلا کی

کرم سے اپنے رد کر اس بلا کو
تو برکت سے جناب فاطمہ کی

الٰہی دور کر دے اس ہوا کو
مدد سے چار یار با صفا کی

میرے دل کو ہمیشہ رکھہ تو معمور
محبت سے نبی صل علیٰ کی

ہے سنیؔ مدح خوان تیرے نبیؐ کا
قبول اوسکو جزا دے التجا کی

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کی گر آشنائی نہ ہوتی
تو دوزخ سے جا نو رہائی نہ ہوتی

محمدؐ کی پہلے دوہائی نہ ہوتی
تو جانو یہ ساری خدائی نہ ہوتی

زمین پر جو نور محمدؐ نہ ہوتا
کسی کی یہان جبہہ سائی نہ ہوتی

تولد نہ کیے ہین ہوتے محمدؐ ۔ تو اسطرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
معاون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ ۔ دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز ۔ تمہاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
نبی دوسرے پیشوائی نہ کرتے ۔ محمدؐ کی گر پیشوائی نہ ہوتی
نہ ہوتا اگر ابتدا اے محمدؐ ۔ تو کونین کی ابتدائی نہ ہوتی
شفا بخش امراض احمدؐ نہ ہوتا ۔ تو ہر درد کی پھر دوائی نہ ہوتی
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز ۔ مہ و مہر مین روشنائی نہ ہوتی
جو عیسیٰ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا ۔ تو اوسکی فلک پر رسائی نہ ہوتی
محمدؐ کا نقد تجلی نہ ہوتا ۔ تو ہر جائے خور کی گدائی نہ ہوتی
محمدؐ جو مشکل مین حامی نہ ہوتے ۔ کسی کی بھی مشکلکشائی نہ ہوتی
پہنچتی نہ گر خاک پائے محمدؐ ۔ تو آئینہ کو یہ صفائی نہ ہوتی
ضلالت سے ہم راہ دین پر نہ آتے ۔ اگر آپ کی رہنمائی نہ ہوتی
خدا کی قسم کیا ہی بہتر یہ سنی ۔ جو ہم سے نبی کی جدائی نہ ہوتی

صلی اللہ علیہ وسلم

یارسول اللہ حمایت کیجیے ۔ ہم غریبون پر عنایت کیجیے
تم شفیع المذنبین ہو یا نبیؐ ۔ ہم معاصی ہین شفاعت کیجیے
جو ہین معصوم ازل وہ پاک ہین ۔ مستحق ہین ہم کرامت کیجیے
یہ دعا فضل و کرم سے یا نبیؐ ۔ آپ مقرون اجابت کیجیے
جز تمہارے کون ہے میرا رفیق ۔ روز محشر مین رفاقت کیجیے
نور بخشش سے منور دل میرا ۔ آپ اے شمع سفارت کیجیے
گمرہان دین کو تم یارسولؐ ۔ جادۂ حق کی ہدایت کیجیے
آپ تو ہو رحمۃ للعالمین ۔ عاصیون پر مت ملامت کیجیے
فضل سے چشم دل سنی کو آپ ۔ بخشش کحل بصارت کیجیے
اے شہ کونین کرم سے کیجیے ۔ عاصیون پر فیض اتم سے کیجیے

خوب عرب مین رہے آرام سے　　اب تو ذرا رخ بعجم سے کیجیے
ظلم غلامو نپہ ہے اب بیشتر　　مستاصل بیخ ستم کیجیے
حاسدے دین نے اوٹھایا ہی سر　　دین کا استادہ علم کیجیے
فتنہ و آشوب بپا ہو گیا　　دیر ہے کیا تیغ علم کیجیے
درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین　　مثل قلم انکو قلم کیجیے
اے دم آدم یہ کہین وہم لین　　زیر دم تیغ دو دم کیجیے
جبکہ ہے آشوب مجسم وجود　　جسم کیتین صاف عدم کیجیے
رو بفساد اہل فساد ہو گئے　　مفسدون کو زیر قدم کیجیے
رو بشرارت ہین غرض اہل شر　　جلد شر اشرار کا کم کیجیے
چار ون صحابونکو لے ہمراہ جلد　　اب مدد سنی بجسم کیجیے

مژدہ اے دل کہ یہان ذکر نبی ہے　　شب میلاد رسول عربی ہے
آمد سرور کونین سے امشب　　مصدر رحمت حق بو العجبی ہے
شرف آدم و سردار عزیزان　　یہ نبی وہ ہے سر جملہ نبی ہے
خاندان کا شرف اور عالی مناصب　　مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
حرمی یثربی و ماہ نبی ہاشم ہے　　مکی و ابطحی کیا خوش لقبی ہے
زلف والا کو کہون مشک ختا سے　　صاف تاتار نفس بے ادبی ہے
امی ایسا کہ ہوا ناسخ دینہا　　فیض ہر طبع زکی او رغبی ہے
وقت سکرات ہو خشک زبانی　　لعت والا سے ہمین تازہ لبی ہے
خاندان کا شرف ہر ایک پیمبر　　اشرف الخلق تو والا نسبی ہے
سخن سنی مین ہے وصف محمد　　اسلئے شہرت شیرین رطبی ہے

اے مومنو ہمارا نبی وہ چراغ ہے　　سیمائے مہ پہ جسکی غلامی کا داغ ہے
پروا نہین ہے گلشن فردوس کی مجھے　　یاد نبی کے پہولون سے دل میرا باغ ہے
تکلیف تو اوٹھا لے جہان مین برائے دین　　صدقے سے مصطفے کے تجھے پھر فراغ ہے

عارف کا دل ہو مست کہ یہ آنکھین آپ کی
ہر اک شراب نور خدا کا ایاغ ہے

عقبی کا بار چھوڑکے اپنے یہ رات دن
دنیا کا بار اوٹھایا ہے جو وہ الاغ ہے

ہرگز نہین تلاش زر و سیم کی مجھے
دیدار مصطفیٰ کا مگر اب سراغ ہے

میرا شفیع ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم
دلکو عذاب حشر سے ہی انفراغ ہے

اے سنی کچھ طلب نہین عطر و گلاب کی
ذکر نبی سے میرا معطر دماغ ہے

لیا پیدا محمد کو خدا کی شان کے صدقے
عنایت کے کرم کے فضل کے احسان کے صدقے

عمل بد ہمسے چھڑوایا ہے رستہ دین کا تبلایا
طریق نیک پر لایا نبی کی جان کے صدقے

بیان کس سے ہو تیری شان کیا تونے بصد احسان
کشادہ دین کا میدان تیرے میدان کے صدقے

نبردی ہمکو قرآن سے بچایا دام شیطان سے
کیا خوش ظل داماں سے تیرے داماں کے صدقے

رکھا خوش ہمکو دوران مین نڈالا ہمکو طوفان مین
لیا تو ہمکو آمان مین تیرے آمان کے صدقے

خدا کا حکم قرآن ہے تیرا ہی حکم باشان ہے
یہ فرمان کیسا فرمان ہے تیرے فرمان کے صدقے

تیرے لب لعل خشان ہین تو عارض مہر تابان ہین
در نایاب دندان ہین تیرے دندان کے صدقے

بچایا از رہ بطلان دکھایا جادۂ ایمان
یہی ہے دین کا سامان تیرے سامان کے صدقے

تیری رحمت کا دسترخوان ہے پر از نعمت ایمان
کشادہ فضل کا ہے خوان یہ تیرے خوان کے صدقے

تیری اولاد ذیشان ہے گویا رشک گلستان ہے
شگفتہ تر یہ بستان ہے تیرے بستان کے صدقے

کہون کیا الشہ ذیشان بدل ہوتے ہین ہر اک آن
ہمیشہ حور اور غلمان تیرے ایوان کے صدقے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ جو ہین شہ مردان
تو سنی او نپہ ہو قربان اور ان کی شان کے صدقے

سدا سنی کو خشادان رکھ جہانمین اسکو فرحان رکھ
نگاہ فضل و احسان رکھ تیرے احسان کے صدقے

یا نبی کیسی عنایت آپ کی
عام ہے ہم پر شفاعت آپ کی

متقی تکیہ عبادت پر کرین
چاہتے ہین ہم حمایت آپ کی

کون کس کا ہے رفیق و آشنا
چاہیئے ہمکو رفاقت آپ کی

چھوڑ گمراہی کو آئے راہ پر
جب ہوئی ہمکو ہدایت آپ کی

موجب حکم الٰہی یا رسولؐ
فرض ہے سب پر اطاعت آپ کی

تیغ ایمان سے گریزان کفر ہے　　یا نبی ہے یہ شجاعت آپ کی
نقد ایمان و شفاعت عام ہے　　کیا رقم ہو وے سخاوت آپ کی
کیون نہ ہو تم پیشواے دو جہان　　مرسلون مین ہے امامت آپ کی
آپکے قدمون سے اشرف عرش ہے　　کیا شرافت کیا شرافت آپ کی
راحم ہت کریم خاص و عام　　کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی
رحم ہے اے رحمۃ اللعالمین　　آل ہے جبتک سلامت آپ کی
حشر مین اوسکی شفاعت کیجیے　　یا نبیؐ یہ ہے جماعت آپ کی
فضل کچھہ ایسا ہو سنی کو نصیب　　یا رسول اللہ زیارت آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمدؐ مصطفےٰ ہے یہ جماعت آپکی　　یا رسول کبریا ہے یہ جماعت آپ کی
واسطے اللہ کے آپ اسکو دیجیے اتفاق　　یا نبی خیرالوریٰ ہے یہ جماعت آپ کی
ہو کرم ایسا کہ اس مین تا نہ پڑجاوے فساد　　حامیٔ روز جزا ہے یہ جماعت آپ کی
مدح خوانی اوسکی ہوجاوے قبول خاص و عام　　اے امام الانبیا ہے یہ جماعت آپ کی
اسکے دلمین روز و شب نور ہدایت ہو مدام　　اے مہ اوج ہدا ہے یہ جماعت آپ کی
دولت دنیا و دین اسکو عطا فرمائیے　　اے درکان عطا ہے یہ جماعت آپ کی
دو جہان مین آپ اسکا رتبہ عالی کیجیے　　الشہ ہر دوسرا ہے یہ جماعت آپ کی
واسطے اللہ کے ہو یا رسول اللہ قبول　　اسکی ہر ایک التجا ہے یہ جماعت آپ کی
یا نبی یا مصطفےٰؐ اسکا خدا کے واسطے　　بر لے آؤ مدعا ہے یہ جماعت آپ کی
کیا یہان کیا حشر مین ای دافع رنج و بلا　　دفع ہو اسکی بلا ہے یہ جماعت آپ کی
ذکر صلواۃ و تحیت سے رہے یہ تر زبان　　یا نبی صل علی ہے یہ جماعت آپ کی
از طفیل آل و اصحابؓ مکرم یا نبیؐ　　ہو قبول اسکی دعا ہے یہ جماعت آپ کی
یا محمد مصطفےٰ ایسا کرم فرمائیے　　اوسکی بر آوے رجا ہے یہ جماعت آپکی
فضل کچھہ ایسا ہو اسپر یا محمدؐ مصطفےٰؐ　　اوسکی حاجت ہو روا ہے یہ جماعت آپکی
حسن ہو پڑھنے مین اور آواز مین کچھہ درد ہو　　تاکہ اسکی ہو ثنا ہے یہ جماعت آپ کی

اپنی الفت دل مین اسکے تا ابد قایم رکھو / یا حبیب کبریا ہے یہ جماعت آپ کی ہو
عرض یہ کرتا ہے سنی یا محمد مصطفے / ہو معاف اسکی خطا ہے یہ جماعت آپکی

ہمیشہ اے مسلمانو کرو تم ذکر رحمانی / بقا ہے ذات اوس رب کی سوا اسکے ہی سب فانی
قضا جب تیرے آویگی تجہے بیشک لیجاویگی / نہ کچھہ تجہسے بن آویگی اگر ہے تجہکو سلطانی
چہپاوے ہر طرح تو گر گناہان راتدن کر کر / خدا کے روبرو اظہر ہین تیرے فعل پنہانی
غنیمت عمر کو سمجھو نہین معلوم پہر کیا ہو / جو نیکی ہے ابہی کرلو نہین تو ہے پشیمانی
عبادت کبریا کی یارو نہ کام آویگی آخر / ریاکاری سے مت پہیرو یہ تسبیح سلیمانی
سکندر ہے نہ دارا ہے فقط انکا پکارا ہے / فقط نام آشکارا ہے کہان ہے ملک خاقانی
اگر انسانیت چاہو ذرا نیکی سے مت گذرو / عبادت راتدن کرلو یہی ہے شرط انسانی
خدا نے دی ہے گر دولت ہے تجہکو سب طرح فرحت / تو غرباؤنکو باالفت کہلا کچھہ کرکے مہمانی
زکوٰۃ مال دے للہ بجا لا حج بیت اللہ / دیا کر فی سبیل اللہ تو کرکے ہر یہ قربانی
نہ کچھہ نیکی کماوے گا جب اندر قبر جاوے گا / عذاب سخت پاوے گا ہے آخر سخت حیرانی
غرور رہی ہے تیرے سر مین کری ہے فخر کیون ہر مین / تجہے پہر روز محشر مین نہایت ہے پریشانی
نماز پنجگانہ کو قضا مت کر کسی دم تو / کیا کر جستجوئے دین یہ ہے راہ مسلمانی
تو اے سنی ہوا جب سے گناہون مین ہے توبت ہے / دعا یہ مانگ لے رب سے بسجدہ رکہکے پیشانی
الٰہی اعطنی فے کل یوم دائما ابدا / بفضل و لطفہ ہذا دلیل خیر ایمانی
گناہون سے بچا مجہکو بعزت تو چلا مجہکو / ہدایت پر تو لا مجہکو کرا یمان کی نگہبانی
مجہے توفیق دے یارب گناہان عفو کر سب / چہوڑا دے حرص دنیا اب نہو خطرات نفسانی
بچالے ہرزہ گوئی سے مجہے رکھہ آبروئی سے / کرون تا نیکخوئی سے محمد کی ثناخوانی
میرے ایخالق سبحان دعا میری یہ ہے ہر آن / بوقت مرگ میری جان نکلجاوے باسانی
سوال گور آسان ہو مجہے خوش رکہہ تو محشر کو / جگہہ میری نہ دوزخ ہو بحق شاہ جیلانی
گذر جب پل پہ ہووے میرا ہو اسطرح تو پہنچا / عطا کر جنت الماوی دے رتبہ مجکو شاہانی

کرے ہے یہ دعا سنی نبی پر ہو فدا سنی / یہ دنیا مین سدا سنی رہے بالطف ربانی

درشان جناب غوث رض

جناب غوث کا کیا مرتبہ ہے ۔ کہ سرتاج تمامی اولیا ہے

محمد مصطفےٰ نور خدا ہے ۔ محی الدین نور مصطفےٰ ہے

محمد گر امام انبیا ہے ۔ محی الدین امام اولیا ہے

محمد پیشوا ہے مرسلون کا ۔ تو یہ بھی اولیون کا پیشوا ہے

جگر پیوند شبر راحت جان ۔ مقرر نور چشم مرتضےٰ ہے

بہار روضہ شبیر برحق ۔ گل باغ جناب فاطمہ ہے

کرین کیونکر نہ اوسکی اقتدا ہم ۔ محی الدین اپنا مقتدا ہے

در نایاب دریاے سیادت ۔ یقیناً رونق ہر دوسرا ہے

بصارت بخش چشم ہر دو عالم ۔ ضیاے دیدۂ خیر الورا ہے

گئی دنیا کی خواہش دل سے یکسیر ۔ جناب غوث سے اب دل لگا ہے

حقیقت مین وہ عاشق ہے نبی کا ۔ محی الدین پہ جو مبتلا ہے

نہ بھولون ذکر غوث پاک دل سے ۔ زبان ہے میری اور اسکی ثنا ہے

کرو مقبول از بہر خدا تم ۔ میری یا غوث تم سے یہ دعا ہے

کرو داخل غلامی مین مجھے تم ۔ یہی مقصد یہی مطلب میرا ہے

خبر لینا میری یا غوث اس دم ۔ نہایت حال میرا بد ہوا ہے

طفیل مصطفےٰ یا غوث اعظم ۔ تم اب بر لاؤ جو میری رجا ہے

تمہارا دم بدم سنی کو ہے دم ۔ ہر اک دم دم تمہارا بھر رہا ہے

مثنوی

تولد ہوے جب نبی مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ تو ہاتف نے اوسوقت دی یہ ندا

مبارک تجھے ہووے اے جبرئیل ۔ تولد ہوا آج حق کا خلیل

مبارک تمہین اے ملایک تمام ۔ تولد ہوا شاہ ذو الاحترام

مبارک تجھے ہووے عرش برین ۔ تولد ہوا شاہ دنیا و دین

مبارک تمہین ہو وے لوح و قلم
تولد ہوا فاضل خوش رقم

مبارک تمہین اے زمین آسمان
تولد ہوا مالک دو جہان

مبارک تجھے ہو وے آج آفتاب
تولد ہوا شاہ روشن قباب

مبارک تجھے ہو وے ماہ مبین
تولد ہوا آج روشن جبین

مبارک تجھے ہو وے سن اے زمین
تولد ہوا تجھہ پہ سالار دین

مبارک تمہین ہو وے پیغمبران
تولد ہوا خاتم مرسلان

مبارک تمہین ہو وے اے مومنین
تولد ہوا دافع مشرکین

مبارک ہو تمکو کہ اب کیا ہے غم
تولد ہوا او شفیع الامم

تولد ہوے جب نبی سعد بخت
نحوست جہان سے گئی ایک لخت

تولد ہوے جب شہ انبیا
تو اسلام کو زیب تازہ ہوا

تولد ہوے شاہ لولاک جب
تو خوش ہو گئے اہل افلاک سب

تولد ہوے جب شہ کائنات
تو اوسدم ہوئی زینت موجودات

تولد ہوے جبکہ حضرت نبی
تو فرمایا یا امتی امتی

تولد ہوے جب شہ انس و جان
تو اوسوقت امت نے پائی امان

تولد ہوے رحمۃ العالمین
ہوئی تب تسلی کل مومنین

تولد ہوے جب امام رسل
پڑا قصر کسری مین اوسدم خلل

تولد ہوے سید جب رسول
تو عالم نے کی نیک بختی حصول

رباعیات

حق و باطل نہ سمجھہ حق کے سوا کہتے ہین
مشرکین چھوڑ کے حق بت کو خدا کہتے ہین
یہ اگر حق ہے تو انصاف سے کہہ اے سنی
ہے جو معبود حقیقی اوسے کیا کہتے ہین

ولہ

جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہین
اونکو ملکوت نے سب سجدہ کیا کہتے ہین
کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا اے سنی
اونمین تہا نور نبی جلوہ نما کہتے ہین

ولہ

وله

یہ ظہور بشر آدم سے ہوا ہے کہتے ہین
سید خیل رسل ہین جو محمد سنی

اس سبب سے تو ابو الانسان بنا کہتے ہین
مظہر سر حقیقت اوسے کیا کہتے ہین

وله

مومنین سید کونین کو کیا کہتے ہین
نام جب آتا ہے حضرت کا تو سب اے سنی

مظہر سر ائمہ نور خدا کہتے ہین
با ادب سر کو جہکا اصل علی کہتے ہین

وله

اور س شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑہا کرتے ہین
شوق دیدار مین جو گرتے ہین اشک اے سنی

انس و جن تا بملک جسکی ثنا کرتے ہین
دانہ پانی بہی کہا پیکے جیا کرتے ہین

وله

نقش نگین مہر سلیمان رسول ہین
کونین جسکو کہتے ہین اے سنی جسم و جان

تعویذ حفظ کا رل ایمان رسول ہین
اس جسم دوجہان مین جو ہین جان رسول ہین

وله

کیا وصف کر سکین گے غلامان مصطفیٰ
اے سنی اس مقام پہ کہدے تو صاف صاف

ہے کونسی ثنا جو ہو شایان مصطفیٰ
بعد از خدا جو پوچہو تو ہے شان مصطفیٰ

وله

اس باغ دل مین اپنے اطاعت کی بو نہین
سنی کو اپنی شکل دکہا دیجیے یا رسول

دیدہ ہے پشت پا پہ کہ کچہہ نیک خو نہین
کیا موبنہ دکہائے آپکو کچہہ اوسکو رو نہین

وله

مجموعۂ اجزاے دو عالم ہین محمد
حق ذات صفت اسکی ہین یہ بول تو سنی

سر دفتر کونین مجسم ہین محمد
حق تک بخدا ذات سے محکم ہین محمد

رباعی

ظاہر مین جو دیکہو نبی آدم ہین محمد
حق پوچہو تو آدم سے مقدم ہین محمد

آدم سے ہی روحین ہوئین اظہار یہ سنی جس دم سے کہ آدم ہوئے وہ دم ہین محمدؐ

مربع در شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پڑہو مصطفےؐ پہ درود تم بجمیع صدق مقالہ
چڑہا بام عرش وجود سے برضائے جل جلالہ
ہے شفیع روز جزا وہی بکمال فضل نوالہ
یہ کمال کیسا کمال ہے بلغ العلی بکمالہ

بند ۲

وہ نبی کو میر اسلام ہے جو پیمبرون کا امام ہے
وہ جناب ماہ تمام ہے مہ چرخ جسکا غلام ہے
وہ شفیع روز قیام ہے ہمین اب وہی سے ہی کام ہے
کہان تار عصیان کا نام ہے کشف الدجی بجمالہ

بند ۳

کہون کیا مین لطف محمدیؐ بکمال دانش و بخردی
وہ جناب اکرمی امجدیؐ کئی جسنے خلق کی سب بدی
کیا ہمکو امر بسرمدی وہ نبی محمدؐ ارشدی
یہ ہے ایک خصلت احمدیؐ حسنت جمیع خصالہ

بند ۴

ذرا چشم غور سے کر نظر ہمین روز حشر کا کیا خطر
پڑہو تم درود ہر ایک سحر وہ نبی کی آل خطیر پر
نبی اپنا ایسا ہے راہبر ہے سبھی مرسلوں مین ہے معتبر
کہ ہے آل اوسکی بزرگتر صلوا علیہ و آلہ

بند ۵

وہ نبی کے ہونیسے کیا ہوا یہ ظہور ارض و سما ہوا
یہ نبی کا رتبہ علی ہوا کہ مکین عرش خدا ہوا
وہ غفور ذنب و خطا ہوا وہ شفیع و راہ نما ہوا
جو ہوا سو اس سے بجا ہوا بکمال جاہ جلالہ

بند ۶

ہمین مکر شیطان سے کیا ضرر کہ نبی ہمارا ہی راہبر
ہے نجات سبکی اوسیکے سر وہ نبی کی سارو نپہ ہی نظر
کسی بات کا نہین ہمکو ڈر نبی اپنا ایسا ہی پشت پہ
نہ ہے لطف احمدیؐ خاص پر علی کل عم نوالہ

بند ۷ (در شان خلفائے اربعہ)

اولین خلیفۂ مصطفےؐ ابو بکرؓ صادق با وفا
ہے چہارمی علی مرتضیؓ وہ سخی کریم رہ خدا
دومی عمرؓ ہے شہ ولا او عثمانؓ سیومی با حیا
کئی بار گہر کو لٹا دیا مع کل مال منالہ

بند ۸

وہ نبیؐ کی کر ثنا سنیا وہ ہی حامی ہے تیرا سنیا
وہ نبی کا مرتبہ سنیا ہے قبول کبریا سنیا

گو نبی نہین خدا سنیا ہے خدا سے کب جدا سنیا
جو کہا سو ہے بجا سنیا ثواب حال و مآلہ

مربع

ہین پانچ میرے واسطے رد بلا کو دائمہ
اس شعر کا ہے ورد بس میری زبان پر قائمہ

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

یہ پنجتن کے نام ہین انکی فضیلت کیا لکھون
بہتر یہی ہے دمبدم وردِ اسکا مین ہر دم کرون

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

طوبیٰ کے ہر اک برگ پر انکی فضیلت ہے رقم
لازم ہوا اے مومنو ذکر انکا مجھکو دمبدم

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

اے مومنو مین کیا لکھون اسما ہین یہ عالی مقام
جاوے بلا انکے سبب پڑھتے رہو ہر صبح و شام

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

جن سے شفاعت ہووگی اونسے یہ جاوے کیا عجب
باعث یہی ہے دمبدم پڑھتا ہون مین ہر روز و شب

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

یارب طفیل پنجتن ہو دور یہ دردِ وَبا +
مین پاک نیت سے بدل یہ پڑھ رہا ہون بار ہا +

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہ

گرمی وَبا کی دور کر عالم سے رب العالمین
از بہر دفع این بلا میخوانم از دل بالیقین

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

یہ پانچ تیرے خاص ہین انکے سبب دے تو پناہ
پڑھتا ہون ہر اک روز و شب اس بیت کو مین یا اِلٰہ

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

یہ چار اہل بیت ہین پنجم محمدؐ مصطفیٰ
جاوے بلا انکے سبب کہتا ہون مین یارب سدا

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ

ان پنجتن کے فضل سے جاوے بلائے ناگہان
کیسی بزرگی انکی ہے پڑھتے رہو ہے حرز جان

	لی خمسۃ اطفی بہا حرالوبا الحاطمہ	المصطفےٰ والمرتضےٰ وابناہما والفاطمہؓ	
جادے وبا انکے سبب کہتا ہون مین رب کی قسم		اے سنی تو پڑھتا ہی رہ صبح و مساہر ایک دم	
تمام	لی خمسۃ اطفی بہا حرالوبا الحاطمہ	المصطفےٰ والمرتضےٰ وابناہما والفاطمہؓ	شد
		بسم اللہ الرحمن الرحیم	

معجزہ آنحضرت در احوال فرزندان حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ہست سر لوح کلام عظیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے وہ خدا وند جہان بے نیاز
اپنے ہے بندونکا وہی کارساز

زندہ کرے مردہ بیجان کو
رحم ہے لایق اوسی رحمان کو

اوسکی مین قدرت کا کرون کیا بیان
کن کے اشارے سے ہوے دو جہان

رنج و مصیبت مین وہی یار ہے
بندون کا سب اپنے مددگار ہے

ساری خدائی کا وہ معبود ہے
دیکھئے ہر رنگ مین موجود ہے

حمد وہ خالق کی کرون کیا بیان
مجہہ مین نہین میرے کچہہ ایسی زبان

حمد خداوند دو عالم کے بعد
نعت نبی سید عالم ہے سعد

حمد خدا نعت رسول کریم
ہست کلید در باغ النعیم

نعت محمد ﷺ کی کرون جب رقم
شاخ قلم سبز نہ بیک قلم

ہے وہ نبی سرور کل انبیا
ہے وہ نبی باعث ہر دوسرا

جسکے سبب سے ہے قلم کا وجود
نعت لکھے اوسکی بہلا کیا وجود

قصیدہ

چون ز عدم شاہ امم آمدہ
آمدہ با فضل و کرم آمدہ

سید کونین امام رسل
کعبہ دین لوز قدم آمدہ

گرد سر کعبہ چو بر با علم
جمع رسل زیر علم آمدہ

علت غائی دو عالم از وست
مظہر اسرار اتم آمدہ

باعث آن حامی روز جزا
بخشش ہر سنی بہم آمدہ

سنی ادنی کہ بدرگاہ او
بندۂ بے دام و درم آمدہ

دہوکے زبان اپنی بعطر وگلاب
کیا مین کرون وصف رسالتمآب

کیونکہ یہ نعت شہ ابرار ہے
کب یہ زبان اوسکے سزاوار ہے

جسنے کئی معجزے بتلادئے
کافرون کو صاف مسلمان کئے

مین باادب ہاتھ مین لے کر قلم
معجزہ کرتا ہون بہی کا رقم

سنئے ذرا معجزہ خوش بیان
لکھتا ہے یون راوی شیرین زبان

ایک صحابی سے روایت ہے یہ
جابر و شاکر کی حکایت ہے یہ

گوش ادب رکہکے ذرا دوستو
مجھسے یہ پر درد حکایت سنو

درد ومصیبت کی روایت ہے یہ
ہنسنے سے بچونکے حکایت ہے یہ

ایک صحابی تھے نبیؐ کے عزیز
جابر و شاکر بخدا باتمیز

جابر فرخندہ سیر اونکا نام
عالی نسب صاحب عالی مقام

بی بی سے یہ کہنے لگے ایک روز
بات میری سنتی ہو اے دلفروز

چاہتا ہون مین کہ ضیافت کرون
یعنے رسول اللہ کی دعوت کرون

بی بی نے فرمایا کہ اے نیکذات
اس سے بہلا کونسی بہتر ہے بات

سنتے ہی یہ جابرؓ عالی مقام
جاکے کہا پیش رسول کرام

فضل وعنایات سے تم یا رسولؐ
کیجئے عاصی کی ضیافت قبول

خانۂ عاجز پہ قدم لائیے
چند صحابی کو بہی لے آئیے

آپ نے فرمایا ضرور آئینگے
کہانا ضیافت کا تیری کہائینگے

ہوگئی دعوت جو اجابت قرین
دل مین بہت شاد ہو شیخ دین

ہوکے دل وجان سے خورسند تر
گہر کو گئے جابر فرخ سیر

بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کے شاد
خوب بر آئی میرے دلکی مراد

بی بی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہو
جسکے سبب ایسے جو خورسند ہو

بولے کہ کہتا ہون سن اے نیکذات
مین نے محمدؐ سے کی دعوت کی بات

کی ہے نبی نے میری دعوت قبول
اسلئے اب مجھکو خوشی ہے حصول

بی بی بھی یہ سنکے ہوئی شادمان
گویا ملی سلطنت دو جہان

کہنے لگی کہ کے تمنا کی بات
آوین تو کیا بات ہے وہ نیکذات

قصیدہ

پیش وجود از عدم آرزوست
جلوۂ نور قدم آرزوست

آنکہ دمش دم وہ آدم شدہ
دیدن آن پاک دمم آرزوست

خوش قدمی آنکہ قدم زد بہ لات
بہر نثار آن قدمم آرزوست

آنکہ ملقب شدہ مہر عرب
رونق ماہ عجمم آرزوست

رحمت آن شہ کہ بہر سنی شد
خدمت آن ذی کرمم آرزوست

آئین جو حضرت تو بڑی بات ہے
ہمپہ یہ اللہ کی عنایات ہے

جبکہ وہ تشریف یہان آئیگی
جسم مین ہم مردونکے جان آئیگی

واہ ری قسمت کہ ہوئی کامیاب
لاتے ہین تشریف رسالتماب

واہ ری قسمت یہ عجب تیرا زور
آج سلیمان ہوئے مہمان مور

کیون نہ وہ گھر فخر کرے عرش پر
ہووے جہان نور خدا جلوہ گر

پھر تو یہ شوہر سے کہا جائیے
اہل قرابت کو بلا لائیے

کہنا اونہین جاکے خوشی کا پیام
گھر مین میرے آتے ہین خیر الانام

اتنی ذری اور بھی محنت کرو
جاکے تم اب خویشون کی دعوت کرو

اپنی یہ بی بی سے سنی جبکہ بات
چلدیئے پھر جابر عالی صفات

اہل قرابت کو بعجز تمام
جاکے کہی دعوت نان و طعام

سب نے کہا کیسی یہ تقریب ہے
خوش ہے جو تو چہرہ بھی پر زیب ہے

اُن سے کہے جابر فرخندہ فال
چمکے میرے طالع نصرت مآل

شاہ امم یعنے محمد رسولؐ
کی ہے یہ عاصی کی ضیافت قبول

گہر مین میرے لاتے ہین تشریف رات / میرے نصیب آجکی ہے شب برات
سب نے کہا واہ ری تقدیر آج / آتے ہین جو صاحب توقیر آج
نور خدا جلوہ فزا ہو جہان / کیون نہ بہلا ہو وہ مکان لامکان
عین مسرت سے کہا سب نے تب / چلئے سر و چشم سے آتے ہین اب
آئے غرض اہل قرابت تمام / پہر تو ضیافت کا لگا انتظام
گہر مین جو یک بکری تہی پالی ہوئی / رسی سے جابرؓ نے اوسے باندہ لی
ذبح اوسے باندہکے کی پانون ہات / بسم اللہ اللہ اکبر کے سات
ٹہنڈی ہوئی بکری تو بکری کا پوست / چہیلکے الگ جائے رکہا صاف گوشت
اہین سے لے لیکے غرض بامراد / کہانے پکانے لگے ہو ہو کے شاد
واسطے خاص اس شہ اسلام کے / کہانے پکانے لگے اقسام کے
کہانے پکانے سے ہوئی جب فراغ / پہول کے پہولتے تھے سب باغ باغ
ہو چکا اسباب ضیافت تیار / آپکے آنیکا تہا اک انتظار
تہی یہ خوشی آپکے آنیکے سب / عین مسرت مین ہوا یہ غضب
چہوٹے سے جابر کے دو فرزند تھے / قرۃ عینین و جگر بند تھے
غنچہ دہن گلبدن و تازہ رو / لالہ رخ و سرو قد و نیک خو
نہنا تہا اک دوسرا اوس سے بڑا / تہا تو بڑا وہ بہی کچہہ ایسا تہا
دونون تھے آپسمین بڑے مہربان / ایسے تھے گویا کہ دو تن ایک جان
دونون لگے کہیلنے فرحت کی ساتھ / بولا بڑا بہائی یہ چہوٹیکے ساتھ
بکری جو تہی پالی ہوئی اپنے یہان / صبح کو کی ذبح اوسے باباجان
چہوٹے نے پوچہا کہ بہلا یہ کہو / ذبح کی بابا نے اوسی کاہیکو
بولا بڑا بہائی کہ دعوت ہے آج / اپنے پیمبر کی ضیافت ہے آج
چہوٹے نے پہر پوچہا کہ اے بہائی جان / کیسا کیا ذبح کرو کچہہ بیان
اس سے بڑا بہائی یہ کہنے لگا / لیکے چہری ہاتھ سے کاٹا گلا

چہوٹا یہ کہنے لگا بہائی کے سات / میری سمجہہ مین نہین آتی ہے بات
باندہے جو بکری کا کاٹا گلا / اوس کا مفصل کہو کچہہ ماجرا
اوسنے کہا پہلے تو نیت پڑہی / بعد چہوری رکہکے ہم پہیر دی
پوچہا بڑے بہائی سے پہر چہوٹا بہائی / بات سمجہہ مین میری ابتک نہ آئی
بہائی ذرا پہلے سے فرمائیے / خوب مجہے حال وہ سمجہائیے
بولا بڑا بہائی یہ چہوٹے سے جب / خوب سنو کہتا ہون مین حال سب
پہلے تو رسی سے اوسے باندہ لی / ہاتہہ مین پہر لیکے چہری ذبح کی
اوسنے کہا کسطرح باندہی اوسے / بہائی میرے صاف بتادو مجہے
بہائی نے تب ایسا کہا بہائی کو / لیکے رسن پہلے مجہے باندہ لو
لاکے چہری کاٹ دو میرا گلا / جب تو یہ معلوم تمہین ہو ویگا
ایسا کہا اوسنے بڑے بہائی کو / مجہکو بہلا کسطرح معلوم ہو
ذبح تمہین کیسا کرون بہائیجان / کہئے مجہے ہوش ہے اتنا کہان
پہر بہی ذرا آپ خبردار ہو / حال بہی آپہی کے ہوا روبرو
مین نے تو دیکہی بہی نہین ذبحیت / آپ تو دیکہے ہو معالی صفت
ہے تو یہ بہتر کہ مجہے باندہیے / خنجر بران سے گلا کاٹیے
اُس نے کہا ذبح مجہی کو کرو / دیکہنے کی ہوگی اگر آرزو
چہوٹا یہ بولا مجہے آتا نہین / حال یہ مین نے نہین دیکہا کہین
بول کے یہ جلد مکان کو گیا / ایک رسن اور چہوری لائی جا
دیکے کہا اپنے بڑے بہائی کو / جلد مجہے رسی سے تم باندہ لو
باندہے تہے اوس بکری کے جو ست پا / ویسا ہی تم مجہکو بہی باندہو بہلا
باندہو گے رسی سے مجہے آپ جب / کیجیے بکری کی طرح ذبح تب
بہائی بہی راضی ہوا اس بات پر / مرنے کی جینے کی نہ تہی کچہہ خبر
کہیل مین تہا اونکو خوشی کا خیال / یہ نہین معلوم جو گذریگا حال

بہائی بڑا چہوٹی کی اسبات پہ
لے کے رسن ہاتھہ مین قصاب سا
ذبح کیا لیکے چہری تیز تر
کٹ گیا خنجر سے جو چہوٹا گلو
دوستو مین کیا لکہون اس گل کا حال
ہوگیا وہ رشک سمن لالہ وار
اوس گل تازہ کو لگا جبکہ خار
ننا ساوہ لاشہ تڑپنے لگا
اب تو ہی سمجہا کہ نہین آمیان
اب ہی نہین سمجہا تو اوٹہہ آسے
بولکے یہ کہولدیئے دست و پا
بات نہین کرتے ہوے ہوش ہو
سمجہانہ تہا حال کو یہ جب تلک
دیکہا تو کیا دیر ہے چل گہر کو جائین
وہ تو تہا بیجان یہ تہا خورد سال
اوسکو یہ کہتا تہا چلو اب اوٹہو
دیر لگی اونکو یہ باعث سے وہان
لونڈی سے فرمایا کہ ہان جلد جا
کہیلتے ہونگے میرے پیارے پسر
گرم مین کر پانی سے نہلاونگی
زلفین سنوارونگی لگا کر مین تیل
ننہے عمامے اونہین بندہاونگی
چہوٹے سے جامو پہ چہڑک کر گلاب
راضی ہوا کاٹنے بہائی کا سر
بہائی کے بہائی نے کسے دست و پا
تن سے جدا کر دیا چہوٹا سا سر
سرخ ہوا کرتہ بہا سب لہو
لعل وہ جابر کا ہوا خون مین لال
دل ہوا ماں باپ کا اک دا غدار
ماں کے جگر مین لگے نشتر ہزار
بہائی نے یہ دیکہکے ہنسکر کہا
بابا نے ایسا ہی کیا تہا وہان
ذبح مجہے کرکے خوشی پائیے
ننہے سے ہاتہون سے اوٹہانے لگا
سمجہا ہے شاید کہ جو خاموش ہو
بہائی مجہے پوچہتا تہا اب تلک
بابا کو بہی حال یہ جا کر سنائین
مردیکا زندیکا نہین تہا خیال
مردہ کہین اوٹہتا ہے اے دوستو
یاد کہین آگئے مادر کو وہان
لعل میرے ہونگے کہین ڈہونڈ لا
اونکو بلا لا تو یہان جلد تر
خاصی قبا دونکو پہنا ؤن کی
پہولون بسایا ہوا اچہا بہا پہیل
چہوٹی سی نعلین بہی پہناونگی
بہیجونگی مین بہشت سا لناب

بولونگی حضرت سے یہ ہین خانہ زاد
دونون جہا نمین یہ رہین سرفراز
ڈہونڈہنے لونڈی جو چلی جا بجا
ایک کہڑا کہتا ہے بہائی او ٹہو
لونڈی نے پوچہا کہ میان کیا ہے حال
بابا نے بکری کا جو کاٹا گلا ہے
اوسنے کہا مین نے یہ سمجہا نہین
مین نے کہا مجہکو ابہی باندہ لو
اوسنے کہا مجہہ کو یہ آتا نہین
باندہکے رسی سے میرے دست و پا
جب تو سمجہہ مین یہ میری آئیگا
اس لئے رسی سے اُنہین باندہکر
کرکے یہ سب مین نے تو تبلادیا
مجہہ سے تو دیکہا یہ مجہے آپ اب
مجہہ سے خفا ہو گئی نہنی سی جان
بات تو کیا یا ہی ہلاتے نہین
اسلئے مین انکو اوٹہاتا ہون آب
آئی ہے اب تو تو اُٹہا لیکے چل
لونڈی نے اوس سے ہی سنکر یہ حال
کہدیا بی بی سے وہ سب ماجرا
اوسنے کہا آپ چلو تو بتاؤن
جب تو ہوئی بی بی نیٹ بیقرار
گہر کے عقب دیکہا تو ہے یک کہڑا
آپ دعا دو کہ رہین بامراد
عمر میرے پیارے کی ہووے دراز
گہر کے گئی پیچہے تو دیکہے ہے کیا
خاک یہ ہے دوسرا دوپارہ ہو
صاف اوسے کہدیا سارا یہ حال
مین نے کہا بہائی سے وہ ماجرا
صاف بتا دیجیے کہ دیکہا نہین +
لیکے چہوری تیز گلا کاٹ لو
مین نے کبہی حال یہ دیکہا نہین
بہائی تمہین کاٹ دو اسدم گلا
صاف یقین دیکہکے ہو جائے گا
لیکے چہوری کاٹ دیا مین نے سر
کہتا ہون تم کاٹ لو میرا گلا
کچہہ نہین بتلاتے ہین کیا ہے سبب
بات نہین کرتے ہو چہوٹے میان
مجہسے تو دیکہا یہ بتاتے نہین
بابا کے نزدیک لیجاتا ہون اب
بابا کے نزدیک بلا لیکے چل
گہر کو گئی ہوکے بہت پر ملال
سنکے کہا بی بی نے کہتی ہے کیا
ورنہ کہو تو مین وہ لاشے کو لاؤن
اُٹہکے چلی روتی ہوئی آہ مار
دوسرا ہو ذبح زمین پر پڑا

مادر غمخوار جگر چاک ہو
پوچھا جو لڑکے سے غضبناک ہو

اوسنے یہ جانا کہ پکڑ کر مجھے
مارے گی رسی سے جکڑ کر مجھے

بھاگا وہان سے تو گیا بام پر
مان بھی وہین ساتھہ گئی دوڑ کر

وہان سے جو گھبرایا تو نیچے گرا
گرتے ہی سر چھوٹا سا ٹکڑے ہوا

بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش
ہاتھہ بھی ثابت نہین آئی وہ لاش

جبکہ گرا بام سے نیچے وہ ماہ
آنکھونمین مادر کے ہوا سب سیاہ

بی بیان جو جمع تھین گھبرا گئین
آنکھین ہر اک بی بی کی پتھرا گئین

راوی دیگر سے روایت ہے یہ
اور بھی مضمون کی حکایت ہے یہ

نانون کا جو گھر مین لگا تھا تنور
اسمین گیا بھاگ کے جابر کا نور

نان کا وہ چولھا تھا پر گرم و تاب
نان کے ساتھہ ہو گیا وہ بھی کباب

روز ضیافت کے برنج و غذاب
ایک کے پر چے ہوے دیگر کباب

حال یہ سن جابر پر درد جب
لاشونکے پاس آگیا ہو سرد جب

دیکھہ کے منہہ دونون جگر بند کا
تھام کے دل سہم کے چپ رہگیا

دونونکو حجرے مین چھپا کر کہا
بی بی سے پھر اپنی یہ کہنے لگا

صبر کرو مت کرو خاطر حزین
کیونکہ ہے اللہ مع الصابرین

سید عالم کے قدم کے سبب
دیگا جزا صبر کی کچھہ اور رب

آوینگے جسوقت رسالت پناہ
ہم پہ بڑا ہووے گا فضل آلہ

صبر کرو دل کو رکھو برقرار
ضبط کرو آہ دل داغدار

ذات رسول دو جہان آئیگی
جسم مین بچونکے جان آئیگی

آوینگے جسوقت محمد رسول
دیکھینگے ہم دونونکو ہین دل ملول

ہمکو جو آزردہ بہت پائینگے
آپ بھی آزردہ ہو پھر جائینگے

وہ نہ پھرے جانو کہ قسمت پھری
گویا کہ اللہ کی رحمت پھری

جب وہ پھرے زندگی برباد ہے
جان یہ ناشاد کی ناشاد ہے

مین نے تصدق سے کئے دونون پسر　　بلکہ تصدق میرے مادر پدر

بی بی نے سن سن کے کہا سچ ہے بات　　اونکے ہے آنیسے ہماری نجات

صبر کیا سونپ کے اللہ پر　　آپکے آنے کے رہے منتظر

شکر کیا گھر کو سنوارا بہت　　سب سے بنی آگیا پیارا بہت

چار دون طرف شمعین لگا کر کہا　　میری تو آنکھو نمین اندھیرا پڑا

اب تو بہڑکتا ہے میرے دلکا داغ　　کیونکہ نہین بزم مین میرے چراغ

غم سے وہ پر درد بہت بن گئی　　چاندنی کو دیکھکے جہت بن گئی

بولی کرون کیا کہ نہین دلکو تاب　　دونون میرے ڈوبگئے ماہتاب

آئینے کو دیکھکے حیرت مین آ　　بولی وہ تصویر مین نہین اسجگہہ

دیکھکے محفل کو ہوئی سینہ چاک　　فرش کو دیکھا تو ہوئی فرش خاک

لوگون نے سمجھاکے کہا کیا یہ بات　　صبر کرو دیگا اللہ نجات

ٹہر کہ مٹجاتا ہے اب دل کا داغ　　بزم مین آتا ہے خدا کا چراغ

چاندنی کی کیسی چٹکتی ہے تاب　　آتا ہے اللہ کا اب ماہتاب

آئینے مین گو کہ کدورت نہین　　رکھے وہ تصویر یہ صورت نہین

اپنی یہ تقدیر کی تحریر دیکھہ　　رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکھہ

پایا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش　　اُس سے مزین بنے اب تیرا فرش

لوگون کے کہنے سے کیا فرش جب　　رہنے لگی بزم مین اسباب تب

ہو چکا سب بزم کا جب انتظام　　آئے رسول اللہ علیہ السلام

آنکہوا اوس فرش پہ بٹھلاویا　　ہاتھہ دُہلا روبرو کہانا رکہا

رکہہ چلکے لالاکے وہان جب طعام　　چاہا کہ اب کہاوین رسول کرام

ایسا ہوا حکم خدا اے جلیل　　جا تو محمد کے یہان جبرئیل

میرا حبیب آج ضیافت مین ہے　　جابر مشکور کی دعوت مین ہے

جاتے ہی کہنا اوسے بعد از سلام　　میرے نبی تنہا نہ کہانا طعام

جابرؓ پر جھبر سکے بچون نکے سات
کہانا تناول کرو اے نیکذات

سنتے ہی جبریلؑ یہ حکم خدا
پاس محمدؐ کے وہین آگیا

ہوبادب پیش نبی مصطفےٰ
سرکو جہکا عجز سے کہنے لگا +

قصیدہ

اے شہ دین نور خدا السلام
رونق بزم دوسرا السلام

یحی العظامی یہ لبت شد کلام
اے شہ پر فیض وسخا السلام

راہ گرفتند زتو گمرہان
شمع شبستان ہدا السلام

شد زتو پر نور شب دوجہان
ہستی توئی بدر دجی السلام

شاد بکن سنی غمگین را
سید با فضل وعطا السلام

حق نے کہا آپکو بعد از سلام
اب نہ تناول کرو تنہا طعام

جابر غمگین کے جو ہین طفل دو
ساتھہ او نہین لیکے تناول کرو

آپکو پہنچا کے پیام جلیل
وہان سے مرخص ہوی جب جبریل

دیکہکے جابرؓ سے کہے مصطفےٰ
جا تیرے بچونکو میرے پاس لا

جلد بلا اونکو تو اے نیکنام
کہاؤنگا مین ساتہہ مین اونکو طعام

عرض کی جابرؓ نے کہ گہر مین نہین
کہیلنے شاید کہ گئے ہین کہین

کہیل کے جسوقت وہ آجائینگے
بچے تو ہین جاہین گے جب کہائینگے

آپ تناول کرو حضرت طعام
کہا وینگے پہر آپکے جہوٹے غلام

آپنے فرمایا کہ جا انکو لا +
کہانا مین کہانے کا نہین اون سوا

آپنے وہان سرکو جہکا سامنے
عرض یہ کی جابر ناکام نے

گہر مین نہین اونکو مین ڈہونڈہو تکدہر
وقت گذر جاتا ہے اے راہبر

آپ تناول تو کرو یا نبیؐ
کہیل کے آجاتے ہین بچے ابہی

دیکہکے پہر آپنے اوسکو کہا
مجہہ کو یہی آیا ہے حکم خدا

پہلے تو ان بچونکو تم ساتہہ لو
بعد جو کہانا ہے تناول کرو

سنتے ہی یہ جابر خستہ جگر
ہو گیا اس بات سے لاچار تر

وہان سے گیا گھر مین بہت بیقرار
خوائین لاشونکو رکہا اشکبار

بزم مین لے آیا اٹہا کر وہ خوان
روبرو حضرت کے رکہا خستہ جان

عرض یہ کی رکہکے بدرد تمام
آپکے حاضر ہین یہ دو نو غلام

آپنے پوچہا کہ یہ کیا ہوا
عرض کی جابر نے کہ ایسا ہوا

عذر کئے اسلئے تم سے رسول
آپ ہو جائین کہین دل ملول

حال یہ دیکہا تو بصد اضطرار
لوگ وہ محفل کے ہوے اشکبار

ایسے مین جبرئیل امین کو خدا
حکم دیا پاس محمد کے جا

بول اوسے جاکے تو میرا سلام
بعد سلام ایسا تو پہنچا پیام

میرے نبیؐ جابر غمگین پہ
رحم کرو تا کہ ہو خورسند تر

زندہ کرو بچون کو تم یا رسولؐ
تا میرے جابر کو خوشی ہو حصول

واسطے بچون کے دعا کیجئے
زندہ اونہین کرتے ہین ہم دیکہئے

زندہ جو ہو جائینگے وے طفلگان
ہوئینگے ما باپ بہت شادمان

لے کے وے اطفال کو یا مصطفےٰ
کہائیے اس کہانے کا جب ہے مزا

روح الامین سنتے ہی حکم خدا
پیش نبی آکے کہا سر جہکا

قصیدہ

صاحب شرقین سلام علیک
سید غربین سلام علیک

نور تو شد باعث کون و مکان
اے شہ کونین سلام علیک

ہستی تو ئی بادشہ انس و جان
وارث حرمین سلام علیک

مروم چشمان دو عالم توئی
قرۃ عینین سلام علیک

بار غم و رنج ز سنی بر آر
سید ثقلین سلام علیک

حق نے یہ فرمایا ہے بعد از سلام
زندہ کرو بچون کو اے نیکنام

آپ دعا مجھسے کرو یا نبیؐ
زندہ مین کر دیتا ہون دیکھو ابہی

بعد دے ساتھہ وہ اطفال کو
کھانا جو حاضر ہے تناول کرو

حکم خدا سنکے رسول خدا
رب سے یہ کی ہاتھہ اوٹھا کر دعا

فضل کر اے میرے غفور الرحیم
تو ہی خداوند ہے حی و قدیم

رحم ہے لایق تو ہے رحمان کو
زندہ کر ان دو تن سے جانکو

جبکہ دعا کی یہ جناب رسول
ہو گئی درگاہ خدا مین قبول

کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا
سارا اشارا یہ خدا ہی کا تہا

زندہ وہ جابر کے ہوے طفلگان
آگئی ہر دو تن بیجان مین جان

جب تو خوشی ہو گئی گہر مین تمام
اہل قرابت ہوے سب شادکام

مادر غمخوار جو بے ہوش تہی
اپنی خودی سے بہی فراموش تہی

غش مین تہا جی اوسکا وہ غم کے سبب
ایک ہی تہے غم سے اوسے روز و شب

ہوش مین آ دیکہے ہے کیا زندہ ہین
شمس و قمر دونون ہی تابندہ ہین

زندہ ہوے پہر تو بصد شادکام
جہکگے کیا دونون نے ملکر سلام

پاس بٹہالے کے اونہین مصطفے
کہانا جو حاضر تہا تناول کیا

کہانیسے جسوقت فراغت ہوئی
پہولون کی محفل مین مدارت ہوئی

گلشن جابر کے وہ لالہ کے پہول
دینے لگے بزم مین لا لا کے پہول

اونکو دعا دیکے رسول خدا
اپنے مکان کو ہوے رونق فزا

ہو گئی اب یہان سے روایت تمام
ذات پیمبر پہ درود و سلام

فاتحہ پڑہ سنی دل پاک سے
مانگ تو حاجت شہ لولاک سے

زندہ کرو اس دل بیجان کو
تازگی دو گلشن ایمان کو

درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین
بام برین پر سے گرین اہل کین

فتح ہون اب دشمن دین سکر سب
غلبہ اسلام رہے روز و شب

حاسد دین ہو دین ہمیشہ خراب
امت مرحوم رہے کامیاب

امتی جو آپکے بیمار ہین
رنج و مصیبت مین گرفتار ہین

اونکو سلامت کی شفا ہو عطا
ہے یہ دعا سنی کی یا مصطفےٰ

سنی پہ کر فضل و کرم ربنا
ہر غلامان نبی مصطفےٰ

سنی کو رکھہ اپنے بصد آب و تاب
ہر دو جہان مین وہ رہے کامیاب

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ شق القمر از جناب سید البشر صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم

کرون پہلے حمد خدائے کریم
کہ ہے وہ خداوندے وقدیم

کیا کن کے ایما سے پیدا جہان
زمین و زمان اور مکین و مکان

کیا قطرۂ آب کو ماہ رو
وہ کسطرح صانع ہے بے گفتگو

ہدایت کے لئے زمرۂ انبیاء
کیا پیدا وہ خالق دوسرا

محمد کو سب مین کیا معتبر
سر انبیا سید نامور

امام رسل رحمۃ العالمین
حبیب آلہ سید المرسلین

صفت کیا کرون شاہ لولاک کی
کہ ہے جس سے بنیاد افلاک کی

قصیدہ

شد از عرش برتر مقام رسول
از آن جملہ بالیست نام رسول

خرابی و بطلان و کفر جہان
ہمہ پاک شد ز انتظام رسول

ز روے ترحم بہر دو جہان
شدہ وقف انعام عام رسول

شد ندا انبیا جملہ مقبول حق
چہ خوش آمدہ اہتمام رسول

شد این امت خاص مرحوم حق
کہ ہر سنی آمد غلام رسول

ہوا ہے نہ ہوگا کوئی دوسرا
محمد کا ثانی بہر دوسرا

خداوند عالم نے فضل و کرم
کیا آپ ہی کو شفیع الامم

مظفر کیا کفر پر آپ کو
گئے مشرکین سب کے سب دفع ہو

ظفر کیون نپاوے نبی کفر پر
کیا جسنے انگلی سے شق القمر

دل و جان کے ساتھہ ایدوستو
محمد کا یہ معجزہ ہے سنو

ہوا جبکہ دین نبی آشکار　　ابوجہل کا دل ہوا بیقرار
تہا اک بادشاہ نام عبدالعزیز　　خردمند عالی نسب باتمیز
یہ کی عرض اس شاہ کے روبرو　　محمدؐ ہے اک شخص میرا عدو
کہاتا ہے پیغمبرؐ معتبر　　سمجہتا ہون مین اسکو ہے سحرگر
زمین پر جو چاہے سو کرتا ہے او　　ہزارون کئے معجزے روبرو
تو یک معجزہ چرخ پر کر طلب　　ہو ویگا یہ کار سخت اس سے جب
پہر اوس وقت ہم اوسکو دینگے سزا　　چلین راستہ اپنے ہم دین کا
سخن اوسکا اوس شاہ نے جب سنا　　تو مکے مین آکر نبیؐ سے کہا
کہ یک معجزہ آپ سے ہے طلب　　محمدؐ بتا دیجئے مجہکو اب
تب ایمان لاؤنگا مین آپ پر　　کہونگا ہو پیغمبرؐ نامور
سنی جب رسول خدا نے یہ بات　　گئے اوسکے گہر مین جلیل الصفات
ہوا رعب اوس شاہ پر آپ کا　　تو وہ سرو قد اوٹھ کہڑا ہوگیا
پیمبرؐ کو بٹہلا دیا تخت پر　　کہڑا روبرو دست بستہ ادہر
ادب سے کہا تم سے ای نیک ذات　　عجب کچہ نہین ہے کہ ہوگی یہ بات
نبی ہو خدا کے اگر بے خلاف　　میرے گہر مین کیا ہے کہو صاف صاف
رسول خدا نے کہا اوسکو جب　　جو تو پوچہتا ہے مین کہتا ہون اب
تیرے گہر مین ایک مضغہ گوشت ہے　　فقط گوشت ہے اوسپہ اک پوست ہے
نہ آنکہین نہ بینی نہ ہے دست و پا　　دو سوراخ اوسکو ہین اے بادشا
تیرے گہر تولد ہوئی ہے وہ چیز　　بہلا اور کیا چاہتا ہے عزیز
کہا بادشہ نے بعجز و نیاز　　کہا آپنے میرے سب گہر کا راز
میری عرض سنکر کہو یا نبیؐ　　یہ کیا چیز مجہکو تولد ہوئی
نہ بیٹا نہ بیٹی کہون اوسکو کیا　　کہو آپ کچہہ یا رسول خدا
وہ بیٹا یا بیٹی ہے فرمائیے　　میرے دلکو تسکین پر لائیے

کہا آپ نے ہے وہ دختر تیری ؎ کہ دختر ہے وہ نیک اختر تیری
یہ کی عرض اوس شاہ نے آپسے ؎ بڑی عاجزی اور آداب سے
کرم حال پر میرے فرمائیے ؎ اوسے صورت نیک پر لائیے
یہ سنکر رسول خدائے کریم ؎ دعا رب سے یہ کی کہ ربّ رحیم

قصیدہ دعا

توئی ارحم الراحمین و عظیم ؎ منم عاجز و خاکسار و ندیم
توئی لم یلد وحدہ لا شریک ؎ ہمہ کردی پیدا ز لطف عمیم
ہمہ خلق کردی زایمائے کن ؎ جہان مستعار و تو ہستی قدیم
توئی زندہ از مردہ بیرون کنی ؎ ز قدرت کنی بیزبان را کلیم
اگر سنی خواہد نہ تو حاجتے ؎ کنی زود حاجت روائے کریم

یہ نقش ھیولانی کو اے خدا ؎ بفضل و کرم نیک صورت پہ لا
دعا کی جو حضرت نے اسباتکی ؎ تو اللہ نے ایسی عنایات کی
کیا حکم جبرئیل کو بے درنگ ؎ محمدؐ کے جا پاس ہو کر تینک
محمدؐ ہے میرا سراجاً منیر ؎ صلوٰۃ علیہ کثیراً کثیر
(صلی اللہ علیہ وسلم)
محمدؐ میرا ماہ انوار ہے ؎ یہ اطراف اوسکے شب تار ہے
شب تار کیا کفر کی جمع ہے ؎ محمدؐ میرا اسمین جون شمع ہے
اگر کفر کا وہان ہے ابر سیاہ ؎ یہ میرا محمدؐ ہے مانند ماہ
کرے گا وہ ابر سیہ دور سب ؎ جماعت بنے گی وہ پر نور سب
مددگار ہیں ہون اوسے کیا خطر ؎ بہلا دے سکے کون اوسکو ضرر
وہان پہنچتے ہی تو بعد از سلام ؎ میرا اوسکو پہنچا دے ایسا پیام
میرے چاند اس ابر سے تو نڈر ؎ تجلی سے دل اونکا پر نور کر
محمدؐ میرے دو جہان کے رسول ؎ دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول
(صلی اللہ علیہ وسلم)

او سے کہلے جا دیکھہ الشاہ تو + | وہ دختر تیری ہو گئی خوبرو
ہوا اس قدر جبکہ حکم جلیل | محمدؐ کے پاس آگئے جبرئیل
جو آیا تو وہان اپنے سر کو جہکا | ادب سے کہڑا ہو کے کہنے لگا

قصیدہ سلام

محمدؐ نبیؐ مصطفےٰ السلام | شہ دین رسول خدا السلام
ز تو دور شد جملہ ظلمات کفر | منور سراج الہدیٰ السلام
محمدؐ توئی سید المرسلین | سر زمرہ انبیا السلام
تشفیع دو عالم شدی از ازل | تو حامی روز جزا السلام
ز ستی رسد تا ابد صبح و شام | شہ زمرۂ اصفیا السلام
خدا نے کہا ایشہ نیک نام | تمہین اپنا پیغام بعد از سلام
بجالائے جو شرط آداب کی | دعا ہمنے مقبول کی آپ کی
یہ کفار سے آپ گہبرا ؤ مت | کچہہ اندیشہ خاطر مین اب لاؤ مت
وے ساری جماعت مین کفار کی | مدد جا ہو اپنے مددگار کی
تمہین پر وے ایمان لاوینگے آپ | یہ جا نو بنین گے مسلمان سب
کہو بادشہ کو کہ اے نیک خو | ہے دختر تیری بنگئے پاکیزہ رو
یہ سنکر کیا شکر پروردگار | کہا بادشہ کو کہ اے ذیوقار
یہان سے تو جا دیکہہ اندر سرا | کہ دختر تیری بنگئی خوش لقا
یہ سنکر بہت بادشہ خوش ہوا | وہان سے جو نکلا تو گہر مین گیا
محل مین گیا جب شہ نیکنام | تو دیکھے ہے کیا یہ بصد احترام

غزل

صنوبر قد و مہر روشن جبین | پری پیکرے ہست حجلہ نشین
برخ آفتاب است لب خندہ زن | دو شہ ہمچو پیکان نگہ شرمگین
بہار گلستان حسن و جمال | گل گلبن حسن نازک تدین

کسے مشک گوید خطا میکند — کمند دلان کاکل عنبرین
زمشرق بہ مغرب رود آفتاب — چو گردد اندر آن لعبت چین جبین
چنان قشقہ بر بدر سیماش بود — تو گوئی کہ شق القمر بر زمین
ربا ید ز دل ہوش سنی نہ چون — سیہ مست چشم چنین نازنین

جو دیکہا تو وہ شاہ فرخندہ خو — محمدؐ کے پاس آیا جو رسند ہو
کہا یا رسول خدا مرحبا — ق — محمد نبی مصطفےٰ مرحبا
میری آرزو تم نے بر لائی سب — شہنشاہ ہر دو سرا مرحبا
میرا مدعا حاصل آیا رسولؐ — ذری عرض اک یہی کرنا قبول
کہ مین چاہتا ہون فلک پر شروع — اندہیرے مین ہو چاند پہلے طلوع
تمہارے اشارے سے دو پارہ ہو — فلک پر سے نیچے اوتر آوے او
وہ دو ٹکڑے دو آستینو مین جائین — تصدق ہو راہ گریبان سے آئین
وہ ہر ایک پہر اے شہ نیکنام — کرے بو قبیس اوپر اپنا قیام
وہان سے وہ اطراف کعبے کے جا — پہرین سات بار اے شہ انبیا
وہان سے چلا جائے مشرق کو ایک — وگر جائے مغرب کو اے شاہ نیک
جہا نمین پہرین بعد اے نیکنام — وہان سے وہ ہو جائین ماہ تمام
رضا لیکے تم سے وہ عالی گہر — چلا جائے مہتاب پہر چرخ پر
جو یہ معجزہ آپ سے پائینگے — تو ایمان ہم سب کے سب لائینگے
تو حضرت نے فرمایا اے نیکخو — مین تبلاؤنگا تجہہ کو لے روبرو
ہوئی جب شب بست و ہشتم نمود — دعا کی نبیؐ نے کہ رب الودود
یہ جو مجہہ سے اب چاہتے ہین یہان — تباوے انہین آسمان پر عیان
اگر معجزہ مجہہ سے یہ دیکہہ لین + — مسلمان یہ سارے بنکر رہین
دعا رب سے کی اسقدر مصطفےٰ — ہوا جب تو کچہہ ایسا فضل خدا
اندہیری گئی چاند آیا نکل + — ابو جہل غمگین ہوا تہا ملول

پھر گئے بادشہ کے قرین
تو شہ نے بہم آکے چومی زمین

ہوئے جمع اوس آنکو خاص و عام
خلایق کا یک ہو گیا اژدہام

کھڑے آکے میدان مین حضرت نبی
کہے چاند کو تو اوتر آ ابہی

بحکم نبی وہ اوتر آگیا
مقابل ہوا جب ادب سے کھڑا

نبی نے شہادت کی اونگلی اوٹھا
مثال قلم چاند کو شق کیا

اشارت کی اونگلی کی حضرت نے جب
دو ٹکڑے ہوا چاند گردونہ تب

ہر ایک ٹکڑا پہر آستینون مین آ
ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا

کہ ہے بوقبیس اسم اک کوہ کا
رہا اوسپہ وہ چاند کچھ یک ذرا

پہر اوس کوہ پر سے اوتر آگیا
وہان سے وہ کعبے پہ صدقے ہوا

گیا شرق کو ایک پا کر شرف
گیا دوسرا ایک مغرب طرف

پہر اطراف عالم کے ہر اک پہرا
وہان سے ملے دونون گردونہ جا

ہوا چاند یک پہر تو آیا اوتر
رضا آپ کی لے گیا چرخ پر

رہا چرخ پر ایک ساعت عیان
ہوا آنکہہ سے خلق کی پہر نہان

مسلمان ہوا بادشہ دیکھکر
مسلمان ہوئی فوج سب معتبر

دعا مین یہ کرتا ہون یا مصطفےٰ
خدا سے دلا دو میرا مدعا

جیون نیکنامی سے دنیا کے بیچ
رہون سرفرازی سے عقبیٰ کے بیچ

کرو اس جماعت کو حضرت پسند
نہ دنیا سے پہنچے اوسے کچھ گزند

مدد کچھ کرو یا رسول خدا
عنیدان دین ہو وین سارے فنا

جو بیمار ہین امتی یا نبی
شفا رنج علت سے پاوین سبھی

شفائے سلامت عطا کیجئے
کرم آپ شاہ خدا کیجئے

ہے سنی تمہارا غلام قدیم
کرو یا نبی اوسپہ لطف عمیم

تو اے سنی صلواۃ پڑھ صبح و شام
بذات محمد علیہ السلام

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حال مصنف قصیدہ بردہ

الٰہی اعطنی نعت رسولک المختار / صلوٰۃ صلّوا علیہ و آلہ الاطہار

شہ سریر رسالت رسول نیک شعار / امام زمرہ پاکان و سید ابرار
شفیع حشر تو ہے اوسکی ذات بابرکات / یہان بہی جانئے اوسکو شفیع بے تکرار
عجیب معجزہ لکہتا ہون اوسکو غور کرو / کہ جس سے صاف شفاعت نبی کی ہو اظہار
مسمی شیخ محمد تہے ایک شرف الدین / علوم چاردہ حاصل تہے اونکو بے گفتار
فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید / نہ کچہہ نکاح کا اوسکو خیال تہا زنہار
فقط ہی مادر و فرزند تہے محبت سے / مدام یاد مین اللہ کی وہ لیل و نہار
خوشی مین دیکہئے گردون نے کیا فساد کیا / ہوا وہ شخص یکایک جذام سے بیمار
علاج اوسکا کیا ہر طبیب سے لیکن / کیا نہ کوئی دوا نے مریض پر کچہہ کار
تمام مال و زر و زندگی اثاث البیت / اسی علاج مین بس خرچ ہو گیا یکبار
لٹائے دام و درم اوسنے سب براے علاج / یہانتلک نہ رہا پاس اوسکے ایک دینار
نہ قوت اوسکو میسر نہ پارچہ تہا کچہہ / ہوا مریض کی اوسوقت مان کو اک تیمار
زمانہ کیسی مصیبت مین اوسکو لایا تہا / مدام فاقہ کشی دوسرا پسر بیمار
سواے مادر غمخوار تہا نہ کوئی رفیق / نہ کوئی پاس رہا اوسکے آشنا و یار
برائے قوت وہ بڑہیا تمام روز مدام / گدائی کرنے کو جاتی بکوچہ و بازار
ملا گدائی مین گر کچہہ تو لاکے بیٹے کو / کہلاوے آپ بہی کہالیوے غمزدہ لاچار
سرہانے بیٹہی رہے صبح تک بصد زاری / رومال لے کے ہلاتی تمام شب بیدار
زیادہ ہونے لگی اور اوسکو بیماری / تمام جسم پہٹا لگ گئی لہو کی دہار
مرض نے زور کیا انگلیان جہڑین ساری / تمام ہو گیا کم زور اوس کا جسم زار
غرض وہ ہو گیا اس طور نقش فرش زمین / مدام خاک پہ رہتا پڑا ہوا لاچار
بدن مین ہو گئی بدبو مریض کے ساری / تمام ہو گئے بیزار اس سے اہل جوار
کہا وہ شہر کے لوگون نے آکے بڑہیا سے / یہان سے جائیہ بدبو سے ہم ہوئے بیزار

غرض وہان سے وہ بڑھیا نے اپنے بیٹے کو ۔۔۔ اوٹھا کے شہر کے باہر کہا بمحنت زار
کہا مریض سے اک روز رو کے اے بیٹا ۔۔۔ یہ تیرا حال ہوا ہے مرض سے لاغر و زار
اکیلا چھوڑ کے کسطور تجھہ کو جاؤن مین ۔۔۔ رفیق کون ہے اسجا سے پر تیرا غمخوار
شفا یہ بخش جب نگاہ سے تجھہ ہو کب ۔۔۔ مرض گیا نہ تیرا گو کئے علاج ہزار
ہوئی ہے اب تو نہایت ہی ہمیں لاچاری ۔۔۔ گدائی کرنیکو بالکل نہین ہے شرم و عار
کہ دو دو روز گذرتے ہین صاف فاقون سے ۔۔۔ کسی نے دیدیا لقمہ تو ہو گیا افطار
بیان یہ کرنے لگی زار زار رو رو کر ۔۔۔ تو اوسکو دیکے تسلی یہ کہہ اوٹھا بیمار
جدہر مین دیکھون اودہر بند ہے در امید ۔۔۔ کھلا نظر نہین آتا ہے کوئی در زنہار
مگر کھلا ہے در دولت رسول اللہ ۔۔۔ اوسی ہی در پہ کرون عرض حال لیل و نہار
قصیدہ شان مقدس مین ایک کہتا ہون ۔۔۔ قوی امید شفا کی ہے مجھہ کو بے تکرار
یہ کہکے شان مبارک مین یہ قصیدہ کہا ۔۔۔ ہزار عجز سے کر کرکے حال دل اظہار

قصیدہ

شہ شفاعت عظمیٰ و واقف اسرار ۔۔۔ کریم و راحم کونین و سید ابرار
کلید قفل در رحم حق بدست تست ۔۔۔ ترحمی بکن اے خواجہ سوے اہل جوار
محمد است مرا نام سوے این ہمنام ۔۔۔ بنام خویش نگاہ کرم کنے یکبار
فرشتہ العنایات پر عطا کردی ۔۔۔ نگاہ لطف بفرماے ہمبرین لاچار
ملاذ و کہف غریبان شدی ز روز ازل ۔۔۔ پناہ نیست بجز ذات تو مرا زنہار
بمنزلت نہ رسد ہیچ یک ز پیغمبر ۔۔۔ توئی کہ سید عالی مکان بشر احرار
ز گفتگوی تو جان یافت استخوان رمیم ۔۔۔ ز راہ لطف مسیحائی کن برین بیمار
دوائے درد گناہ و خطا بدست تست ۔۔۔ چہ درد عاصیم می نیارد از تو فرار
توئی کہ مامن و ملجاے ہر ضعیف و نحیف ۔۔۔ بغیر ذات تو سنی ندارد استظہار

قصیدہ شان معلی مین جب ہوا اتمام ۔۔۔ تو اوسکے دلپہ نہایت خوشی ہوئی یکبار
اوسی ہی شبکو جو سویا تو خواب کے اندر ۔۔۔ بڑے وقار سے آتا ہے ایک شاہ سوار

جو آیا پاس تو اوسنے مریض کے اوپر
اوڑھا دی لطف سے اوسوقت چادر اپنی اتار

بدن سے کہینچ لی پہر صاف اوسکی چادر کو
تو اوس مریض سے سب دفع ہو گیا آزار

تمام کہال اوڑھی جسم ہو گیا شفاف
مثال ماہ ہوا رخ تمام پر انوار

شفا مریض کو جسوقت ہو گئے کامل +
پکڑ کے دامن اقدس کو تب کئی تکرار +

کہو تو کون ہو کیا آپ کا ہے اسم شریف
ہوا ہے آپکا اسجائے کس سبب سے گذار

کئی دنون سے مصیبت مین آگیا تہا مین
بغیر مادر غمخوار کون تہا غمخوار

تمام جسم مین آزار تہا میرے حضرت
نہ چین دنکو تہی مجہکو نہ راتکو تہا قرار

علاوہ رنج کہین افلاس کا یہ ہے غلبہ
بجز گدائی نہین اور صورت افطار

چہپا دُن آپسے کیا اور اک علاوہ ہوا
تمام شہر کے باشندگان ہوے بیزار

مجہے نکالدیا صاف شہر سے آقا
میرے بدن کی عفونت سے سب نے کی انکار

میری مصیبت و بخشش پہ کچہہ نہ رحم کیا
نظر تو کیجئے یہ دور چرخ ناہموار

پڑا تہا در در رسیدہ مین بیکس و مونس
نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار

خیال آیا مجہے ایک روز کچہہ ایسا
قصیدہ شان محمدؐ مین ایک کرون تیار

تمام بستہ جہانکے ہوے ہین دروازے
یہ ہے شفیع ورا کا کہلا ہوا دربار

امیدوار ہزارون امید کو پہنچے
پہرون مین خالی کچہہ ایسی نہین ہے یہ سرکار

اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
امید و مطلب و مقصد مراد کر اظہار

قصیدہ آج وہ اتمام ہو گیا حضرت
بڑی امید ہے مجہکو کہ میرا ہو گا کار

یہ میری بیکسی و بخشش و مصیبت مین
کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار

یہ شان و شوکت و عظمت بزرگی و عظمت
کسی مین مین نے نہین دیکہی ابتک زنہار

یہ قول و فعل سے حضرت کے ہو گئے ہین نمود
کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کے آثار

غریب و بیکس و مفلس پہ رحم فرمایا
تمام آپ مین پیغمبرون کے ہین اطوار

تمہارے لطف و کرم سے گمان ہے آقا
کہو تمہین تو نہین مصطفٰے شہ ابرار

تو مسکرا کے کہا آپنے کہ ہان ہم ہین
شفیع ورا حسم کونین و احمدؐ مختار

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ تو نے لکھا ہمکو وہ قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہ کہلکے ہوگئے رخصت محمد عربی
جو دیکھا غور سے اپنے کو تندرستی ہے
اوسی ہی وقت کیا غسل آب منگوا کر
اوسی کا نام ہوا ہے قصیدۂ بردہ
عرب مین کہتے ہین سب لوگ بردچادر کو
لقب قصیدۂ بردہ ہوا اسی ہی سے لئے
مین اوس قصیدہ کا تہوڑا کہا ہون کچہہ مضمون
عزیز و دیکھئے حضرت کی اس شفاعت پر
کریم وراحم و ارحم رحیم ورحمت حق +
کیا جو شیخ محمد پہ تم نے اپنا کرم
اگرچہ درد گنہ مین یہ مبتلا ہے بس
مریض درد جدائی ہے یا نبی سنی
ستا رہی ہے تپ محرقہ جدائی کی
بنفشۂ رخ و گیسوے عنبرین دیکھے
اگر نصیب سے عناب لب ملے بیترا
نظر سے اوس لب یاقوت فام کو دیکھے
نگہ سے دیکھے اگر تیری چشم کے بادام
سوائے اوسکے ہے اک دردسر معیشت کا
مدو کچہہ ایسی ہوا ہے سر درزمین وزمان
ہمیشہ رنج و مصیبت مین وے رہین حضرت
یہ کینہ رانی کے بدلے مین اہل کینہ پر

یہ تیرے عجز پہ کی مہربانی اے ہشیار
گئی تمام تیری آج رنجش دادیار
اودہر کو ہو گیا یہ شخص یک بیک بیدار
نہ تن مین آگے کی رنجش رہی نہ وہ آزار
دوگانہ شکر کا گذرا تہہ پہرہ نیک شعار
کہا جو شیخ نے درشان احمد مختار
اوڑہائی تہی جو محمد نے چادر اپنی اوتار
صلہ مین شیخ نے اوڑہی تہی چادر اظہار
لکہے ہین شیخ نے یک سلوبہ بیست وہشت اشعار
شفیع عالم و دنیا بھی ہین سرا بہ ار +
خدا نے اونکو شفاعت پہ کر دیا مختار
نگاہ فیض یہ سنی پہ بہی کرو یکبار
تمہارا نسخہ بخشش تو ہے شفا آثار
عطا کرو اسے کچہہ اپنا شربت دیدار
عطا ہو اسکو طباشیر روئے پرانوار
مرض ذرا نہ رہے یا نبی عالی تبار
تو فرح دلپہ رہے عافیت سے لیل و نہار
نہ پلٹے قوت و طاقت مدام یہ بیمار
ملے نہ روغن بادام سے اوسے سر و کار
تمہارے صندل رحمت سے کیون نہ پائے قرار
تمام اہل بغاوت رہین سدا بیمار
دوائی کیا ہے دعا ہی کرے نہ ادیر کار
مدام ہوتی رہے ہر طرف سے غیب کی مار

تمہارے خنجر اسلام سے یکایک سب
مراد سنی کی ہر اک دلاد و اللہ سے
مدد کچھ ایسی کرو آج یا رسول اللہ

بریدہ سر ہو خرابی سے زمرۂ کفار
زیادہ کیا کہے ہو آپ واقف اسرار
کہ فتحیاب رہین سب تمہارے خدمتگار

درود پڑھ تو محمدؐ کی روح پر سنی
خلوص دل سے ادب سے مدام لیل و نہار

معجزہ ہذا بوزن عربی است

کیا محمدؐ ہے رحم دو عالم
اللہم صل علیہ وسلم

کیا روایت ہے مومنو سنو یہ
ایک شکاری جو قصد کر مصمم

جاکے دریا پہ کر شکار ماہی
لایا اوسکو بازار مین ہو خورم

ایک یہودی نے جا خوشی سے اوسدن
لی وہی مچھلی اوسکو دیکے درہم

بولا عورت سے پکا اب اسکو
جاکے آتا ہون کام کو مین اسدم

لیکے یہ جب رخصت ہوا یہودی
لگ گئے وہان چند روز اوسکو پیہم

اوسکی عورت نے پھر تو دہو کے ماہی
رکھہ کے چولہے پہ آگ دی مقدم

بعدہ دیکھی ہانپ ہی نہ کہائی
آگ دی پھر رکھہ لکڑیون کو باہم

بعد مدت آکر یہودی گھر کو
پوچھا عورت سے کیا پکائی اسدم

تب کہا عورت نے وہی ہے مچھلی
تم گئے تب سے پکتی ہے اے محرم

لکڑیان کیا جل رہی ہین جب سے
پر نہین پکتی ہے عجب یہ عالم

سنکے یہ حیرت مین ہوا یہودی
ہانڈی سے تب آئی صدا کہ آدم

کیا اثر آتش کا مجھے بہلا ہو
ہے وظیفہ میرا درود اعظم

اوس یہودی کو پھر ہوا تعجب
دل مین سمجھا ہے ماہی مکرم

لیکے ہانڈی حاضر ہوا وہان سے
باادب ہو پیش رسول اکرم

پوچھا حضرت نے اوسکو اسمین کیا ہے
بولا مچھلی ہے اسمین اے معظم

اوسکو مدت سے ہم پکا رہے ہین
پر نہین پکتی ایسی ہی ہے قائم

گر خدا کے تم ہو نبی معتبر — زندہ کر اسکو یہ چاہئے اے ارحم
حال اپنا گر کہو لے زندہ ہو کر — لاوینگے تب ایمان تم پہ سب ہم
یہ سخن سنکر اسکا جب نبی نے — کر دیا زندہ مچھلی کو یہ یکدم
زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا — عاجزی سے سر کو جھکا کر اسدم
السلام صلوات یا محمدؐ — والصلوات صلی علیک وسلم

قصیدہ

اے شروع سر نسخہ دو عالم — وے ظہور وجہ وجود آدم
آیت رحم حق شدہ وجودت — زان رحیم عالم شدی اے ارحم
روح جسم ہر دو جہان کہ است — جسم تو شد چون جان مگر مجسم
از دم پاک تو دم جہان است — آمدہ دم از تو تجسم بے دم
اندمال زخم گنہ شیا بد — اے بر زخم ما رحمت مرہم
ظل رحمت در آنکہ پہ محشر — اے شہ اعلی ابندہ کمینم
ہست سخی اے پادشاہ ذیشان — جان فداے آل و اصحاب مکرم

حال اپنا مین کیا کہون حضرت — راز دل سے میرے ہو آپ محرم
کیا جلا دیگی آگ مجھکو بولو — کرتی ہون مین ورد درود اعظم
تب نبی نے پوچھا سکھایا کسنے — جو پڑھا کرتی ہے درود دایم
عرض کی ماہی نے ہو مودب — حال میرا سن لیجئے اے مکرم
ایکدن مین چارہ کو اپنے جویان — آب پر تھی اسے آبروے زمزم
لب پہ دریا کے تب درود اقدس — پڑھ رہا تھا کوئی بزرگ آدم
یاد مین نے سنکر کیا ہے حضرت — جب سے ہی ہے میرا یہ ذکر ہردم
کیا اثر آتش اب کریگی مجھپر — آپ کا جب ہو ذکر مجھسے ہمدم
عرض کرتی ہون پھر سنو یہ تم سے — حال اپنا سرور دو عالم
آئی مین پھر ایکدن بسیر دریا — پکڑا مجھکو صیاد ہو کے ظالم

جب یہودی یہ کر سنر ید مجھکو — گھر کو لایا کپڑے مین باندھ محکم
بولا عورت سے لے پکا تو اسکو — جا کے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہہ کے یہ رخصت ہوگیا وہان سے — کاٹی عورت تب مجھکو ہوکے بیغم
میرے ٹکڑے ہانڈی مین کر کے داخل — رکھ کے چولہے پہ آگ دی ہے اکرم
بعد مدت آیا یہ شخص گھر کو — ورے رہی تھی جبتلک بھی آگ ہر دم
آگ کی گرمی بھی مجھے نہ پہنچی — آپ کی ہے تاثیر درود اعظم
پوچھا عورت سے کیا یہ کیت ہاہے — کر دیا تب عورت نے اسکو محرم
سنکے حیرت مین آکے لایا مجھکو — آپ کی خدمت مین اے شاہ عالم
جب تو حضرت نے کہدیا یہ سنکر — ہے سارا یہ فیض درود اعظم
اور یہودی نے جب سنین یہ باتین — یہ کہا ہوا ایمان پر مسلم
مرحبا اے پیغمبر مکرم — مرحبا اے صاحب کمال اعظم

قصیدہ

شد ثنائے تو لذت زبانم — وصف تو آمد تازگی جانم
عشق تو وارد شعلہ بجانم — آہ میسوزد مغز استخوانم
یاد تو وارد آب در دہانم — ذکر تو وارد نطق بر لسانم
شد غنیمت یا محمد مصطفےٰ — در زمان تو آمدہ زمانم
کلمۂ تو حرز گلوے ایمان — نام تو شد تعویذ حفظ جانم
از ثنایت لطف سخن بر آید — شد بیانت شیرینی بیانم
تو امام پیغمبران اعلےٰ — یا نبی من سنی مدح خوانم

جب یہودی نے کی صفت یہ نبی کی — لا کے ایمان اسلام پر ہو قائم
صدق دل سے فرزند نکو لیکر — پڑھ دیا کلمہ دین پر ہو محکم
ایسا سنی پر بھی کرم ہو حضرت — تا ابد ہو ورد درود اعظم
ورد اسکا تو کر سدا اے سنی — سرد تجھپر ہو آتش جہنم

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در احوال فرشتہ

شاہدی دیتا ہون مین دل سے کہ اللہ ہے یک — اور یہ کہتا ہون رسول اوس کا محمد بیشک

حمد اور نعت کے بعد از مین یہ لکہتا ہون سنو — یک عجب معجزہ حضرت کا نہین اسمین شک

جبرئیل آتے تھے ایک روز محمد کے قرین — تو زمین پر ملا رستے مین اونہین ایک ملک

بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام — آہ بھرتا ہوا سر دیتا تہا ہر بار ٹپک

وہ فرشتہ تو نہایت ہی عظیم الشان تھا — فیضیاب ہوتا تہا بس اس سے فرشتہ یک یک

بس تعجب ہوا جبریل کو کیا باعث ہے — ایسا مقبول فرشتہ ہے پڑا ایسا ابتک

پوچھا جب روبرو جاکر اوسے یہ بعد سلام — کیا سبب ہے کہ خدا نے تجہے یون ڈالا جہٹک

اوس فرشتے نے کہا کیا کہون تجہسے احوال — پھر مجہپر ہوا جب سے مین پڑا ہون ابتک

تو نہین جانتا کیا مرتبہ اعلی تہا میرا — اک خطا ہوگئی اس رتبے سے مین آیا سرک

پوچھا جبرئیل نے وہ کیا ہے بیان کر مجہسے — جسکے باعث ہوا مردود خدا اے زیرک

بولا باعث یہ تہا ایک شب کو نبی صلی علے — قربت حق مین چلے جاتے تھے طے کرکے فلک

یعنے وہ تہی شب معراج خدا نے اونکو — یاد فرمایا تہا با فضل و کرم اپنے تک

سب نے تعظیم کی حضرت کی مگر جب مجھکو — ایسی غفلت ہوئی یکبارگی عقل بہڑک

مجہسے تعظیم نہ بر آئی نبی کی جو دم — تو ندا حق سے مجہے آئی کہ اے مردود ک

کیا سبب تو نے محمد کی نہین کی تعظیم — بس یہ سنتے ہی میرے دلمین لگا اک ناوک

بال و پر جل گئے اوسوقت میرے اے جبرئیل — پھر مین آگیا ہون اوڑ گیا سب منہہ کا نمک

اب کہو تم کہان جاتے ہو بہلا اے جبرئیل — بولا جبرئیل مین جاتا ہون محمد کے تلک

اس فرشتے نے کہا اسطرح جبرئیل سے تب — بعد پیغام خدا ایسے کچہہ میری کک

یا تو حضرت کے تلک مجہکو پکڑ کے لے چل — مجہہ مین طاقت نہین رو رو کے گیا ہون تہک

الغرض سنکے یہ جبریل ہوا وہان سے روان — حکم حق کہدیا دروازے پہ دیکر دستک

اور نبی سے کہا تم رحمت عالم ہو یقین — کچہہ گنہگارو نپہ ہو رحم شہ پر بارک

پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہے اے بہائی — بولا جبرئیل کہ اے رہبر عالی مسلک

اک فرشتے نے خطا کی ہے تمہاری حضرت
ایسے کچھ قہر خدا مین ہے پڑا ہوکے تنک

بال و پر جل گئے ہین اسکے زمین پر ہے پڑا
غم سے روتا ہے نہایت ہی مثال کودک

یعنی تعظیم نہ کی آپکی حضرت اوس نے
اسلیئے آگیا ہے قہر مین رتبے سے ڈہاک

ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہے یہ حال
ایکدن میرا بہی ویسا نہو حال کودک

الغرض عرض یہ ہے آپکی خدمت مین میری
آپکے رحم پہ ہے اوسکا پڑا کام اٹک

سنکے حضرت نے کہا اوسکو کہو اے جبریل
تا درود آج پڑھے مجھپہ ادب سے وہ ملک

حق تعالی تجھے مقبول کرے گا اسدم
پیشتر سے ہی زیادہ ہو تیرے رتبہ چمک

اوسکو جبریل نے یہ حکم سنایا جسدم
شکر کر کر کہا واصل علے ہوکے خنک

بار اول جو پڑھا ذات مبارک پہ درود
اوٹھکے بیٹھا جو پڑا روتا تھا بلبلکے بلک

بار دویم جو پڑھا اوسنے درود اقدس
پر نکل آیا اوسے فضل خدا سے یکبک

بار سیم جو پڑھا اوسنے محمد پہ درود
چلدیا اوڑکے فلک پر نہ لگی ایک پلک

صلی اللہ علیہ وسلم

جاتے جاتے کہا حضرت سے کرو عرض قبول
روز محشر مین رہون آپکے دامن سے بلک

حشر تک ہووے گی جو مجھسے عبادت حضرت
کی نثار آپکی امت پہ وہ مین نے بیشک

صلی اللہ علیہ وسلم

بولے حضرت اوسے کی مینے تیری عرض قبول
تجھکو مقبول کیا حق نے چلا جا لفلک

اوس فرشتے کی جو کی عرض محمد نے قبول
چرخ چارم پہ نوازا وہ خوشی کا طبلک

صلی اللہ علیہ وسلم

اوس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے سے دوچند
فیض پانے لگا پہر اوس سے فرشتہ ہر یک

اوس فرشتے پہ کیا رحم جو تم نے حضرت
عرض سنی ہی کرے ہے نکرو اوسکو فک

بال و پر جلگئے ناچار پڑا ہون حضرت
اوج رتبہ سے زمانے نے مجھے ڈالا ٹپک

بال و پر کرکے عطا اپنی عنایت سے نبی
میرے سینے سے جدا کیجیے غم کا کر تک

مجھکو مقبول کرو حشر مین سایہ کے تلے
اپنے دامان سے حضرت مجھے دینا نہ جھٹک

زخم عصیان پہ میرے مرہم کا ہو رسبنے
روضہ پاک کا یکبار جو دیکھون آنک

بس ہے سنی کو اگر سایۂ دیوار ملے
یا نبی آپکا سجاے یہ ہووے کوشک

صلی اللہ علیہ وسلم

دین و دنیا مین ہر اکدم اے رسول ابرار
کیجیے فضل و کرامات سے سنی کی کمک

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در فضیلت درود شریف

یا محمد نبی رسول اللہ ۔۔۔ السلام علیک صلی اللہ

پہلے کہہ لا الہ الا اللہ ۔۔۔ بعد نام نبی رسول اللہ

معجزہ اک نبی کا لکھتا ہون ۔۔۔ باطہارت مین مقبلان آلہ

کعبۃ اللہ کے حج کو کوئی شخص ۔۔۔ باپ کو سلے کے چلدیا ہمراہ

باپ بیمار ہوگیا اوس کا ۔۔۔ یک بیک ہی براہ بیت اللہ

ایسی حالت سے راہ چلتے تھے ۔۔۔ باپ بیٹے وہ دونون شام وپگاہ

کچھہ نہ صورت تہی اوسکو صحت کی ۔۔۔ تہی ترقی مین رنجش جانکاہ

جبکہ بیماری ہوگئی نہ امید ۔۔۔ قوت دست وپا گئی واللہ

رہگئے باپ بیٹے جنگل مین ۔۔۔ قافلہ چلدیا بوقت پگاہ

بیکسی پر وہ اپنی ہر یک دم ۔۔۔ رو رہا تہا پڑا ابنائے وآہ

اس مصیبت پہ پہر علاوہ ہوا ۔۔۔ باپ اوس شخص کا موا ناگاہ

رنج پر رنج ہوگیا جو اوسے ۔۔۔ پہینک کر رو رہا تہا سرکی کلاہ

دلمین کہتا تہا یہ بصد زاری ۔۔۔ کیا مصیبت مین ہومین یا اللہ

ایک تنہائی دوسرا یہ غم ۔۔۔ سب طرح سے ہوا مین آج تباہ

کیا مین موتہ کا اب کرون اسباب ۔۔۔ غسل کو یہان کہان ہر رود وچاہ

دفن اب کسطرح کرون اوسکو ۔۔۔ مین ہون تنہا نہین کوئی ہمراہ

روتے روتے اوٹہائی چادر کو ۔۔۔ منہہ سے مردیکے جب یکناگاہ

دیکہتا کیا ہے باپکو اپنے ۔۔۔ سارا چہرہ ہوا ہے صاف سیاہ

حال یہ دیکہہ پہر ہوا مغموم ۔۔۔ سرد تر دل سے ایسی کی یک آہ

کیسی آفت ہے یا الہی یہ ۔۔۔ باپ سے میرے کیا ہوا ہے گناہ

میری رسوائی ہوویگی بیحد ۔۔۔ ذکر یہ ہوجو خلق کی افواہ

مجھکو اور باپ کو میرے یارب
یا الٰہی مراد کو پہنچا
داد رس ہے تو داد کو پہنچا
اس دعا مین تہا وہ غریب وطن
ایک سوار آیا پہنے سبز لباس
آتے ہی لاشہ سیہ رو پہ
ہاتھہ پہیرتے ہی اوسکا لاشے پر
دیکھکر حال باپ کا وہ شخص
دامن اسوار کا پکڑ کر پہر
اس مصیبت مین پہنسکے ہین حضرت
آپنے مجھپہ رحم فرمایا
نام جبتک نہ اپنا بولوگے
وہ سوار اوس سے بولا یہ سنکر
نام سے میرے تجھکو کیا مطلب
تیری حالت پہ رحم کر ہم نے
اوسنے کی عرض پہر بعجز وادب
عاجزی اوسکی دیکھکر بولا
ہم درود شریف ہین اے مرد
باپ تیرا بوقت خواب مدام
جبکہ وہ مرگیا باین حالت
کی جناب خدا مین تونے دعا
حق تعالےٰ کو رحم آیا بہت
ہمکو بہجوایا پاس لاشے کے

اپنے لطف و کرم سے دی تو پناہ
ہے غریب الوطن یہ حاجت خواہ
داد خواہان ہے بندۂ درگاہ
ہوگیا جب کچھہ ایسا فضل الٰہ
اوس بیابان مین غیب سے ناگاہ
ہاتھہ اپنا پہیرا دیا للہ
چمکا مردے کا چہرہ مثل ماہ
خوش ہوا اولمین اپنے خاطر خواہ
عرض کی کون ہو تو دین پناہ
لاغری سے بنا تہا مثل کاہ
کس نے اسباب کیا آگاہ
دونگا دامن نہ ہاتھہ سے ناگاہ
تو نے یہ بات اچھی کی اے واہ
دست دامن سے پہیرے کہکو تا
کام جو کچھہ تہا کردیا للہ
نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
نام رکھتے ہین اپنا رہ تو گواہ
اپنی رحمت کی آئے کرنے پناہ
ہمکو پڑہتا تہا باسلو للہ
چہرہ اوسکا ہوا گنہ سے سیاہ
لاش کو لیکے باپ کی سرراہ
سنکے رونا تیرا بزاری و آہ
آپ فرماکے مرحمت کی نگاہ

روسیاہی بدل دی ہم نے اب
حکم حق سے بموجب دل خواہ

اتنا کہکر اوسے ہوے رخصت
وہ درو دشریف صاحب جاہ

الغرض اوسنے کرکے کچھہ تدبیر
لاش کو دفن کرلی حج کی راہ

یارسول خداے عز و جل
عرض سنی کی ہے یہ شام و پگاہ

وہ ہی پڑہتا ہے روز تحیہ درود
کیجئے اوسپہ بھی کرم کی نگاہ

آپ روشن کرو مشعل نور
ہے گنا ہون سے اوسکا دل جو سیاہ

باغی ہین جو دشمنان دین
ایک پل مین وہی ہون سارے تباہ

اسطرح سے اونہین ہزیمت ہو
شیر سے بہاگے جسطرح روباہ

سارے ہوجائین یکبیک معدوم
آپ کی راہ کے جو ہین بدخواہ

راہ پر لاؤن اونکو اب حضرت
جو کہ راہ خدا کے ہین گمراہ

یہ مرادین ولا دو اللہ سے
یا حبیب اللہ فی سبیل اللہ

دین و دنیا مین اپنے سنی کو
خوش رکہو ہر طرح سے دین کے شاہ

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم در احوال سوسمار

ہے محمدؐ ہادی کون و مکان
ہے محمدؐ رہنماے انس و جان

ہے محمدؐ سرور دنیا و دین
ذات جسکی رحمۃ للعالمین

مومنو خاموش رہکر با ادب
کیا مین لکہتا ہون اوسے سن لیجئے اب

باطہارت ہاتھہ مین لیکر قلم
معجزہ حضرت کا کرتا ہون رقم

کی یہودیون نے ایسی مصلحت
آزمائین کچھہ محمدؐ کی صفت

الغرض اون سب نے لا اک جانور
رکہا ایک تہیلی مین اوسکو باندہکر

گہوڑ پہوڑ اوسکو کہین اہل دکن
گوہ اور دو مین کہین سب مرد و زن

فارسی مین نام اسکا سوسمار
اوسکا ہے اکثر پہاڑونمین قرار

پر وہ جلکر آگ سے تہا مر گیا
جلکے وہ ایسا تہا جیسے کویلا

الغرض وہ روبرو حضرت کے آئے
اور کہا ہم کون ہین فرمائیے
اوراس تہیلی مین کیا شے ہے نہان
سنکے حضرت نے خدا سے کی دعا
جب یہ حضرت نے کیا اونسے کلام
یہ ارادہ تم سبھون نے ہے کیا
گروہ بولے حال اس تہیلی کا اب
ورنہ جہٹلا دیوینگے اسوقت ہم
یہ تمہارا ہے ارادہ صاحبو
اوراس تہیلی مین ہے یک جانور
یہ ہوا ہے جل کے وہ مثل کباب
جسگہڑی کہولے وہی تہا جانور
حکم حق آیا کہ تم یا مصطفیٰ
پہر تو حضرت نے اوسے زندہ کیا
السلام اے سید دنیا و دین
مردے کو ہے زندہ کرنا تیرا کام
گر مین ہونگا آدمی یا مصطفیٰ
جب تو حضرت نے خدا سے کی دعا
آدمی جب بنگیا وہ سوسمار
مرحبا اے ذات اکرم مرحبا
عرض کی حضرت سے یا خیر الوریٰ
وقت مین موسیٰ کے ای شاہ ہدا
امت موسیٰ مین تہا یا مصطفیٰ

باادب ہوکر وہ تھیلا رکھدیا
کیا ارادہ رکھتے ہین تبلائیے
گر خدا کے ہو نبی کیجئے بیان
حق نے تب حضرت کو آگہ کردیا
جانتا ہون تم یہودی ہو تمام
آزمانا مصطفیٰ کے پاس جا
جب تو ایمان لاوینگے ہم سبکے سب
دیوینگے ذلت اوسے ہوکر بہم
دی خبر اللہ نے مجھکو تم سنو
تام اسکا گوہ ہے مشہور تر
کہول دو تہیلی کا منہہ اب بیحجاب
سچ کہ جلکر کوئلہ تھا سربسر
اوسکو زندہ کردو باصدق و صفا
جب ہوا زندہ تو حضرت سے کہا
السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے روح اعظم السلام
حال اپنا سب کہونگا پہر ملا
بنگیا وہ آدمی ایک مرتبا
پشت خم ہوکر کہا تب ایکبار
مرحبا اے رحم عالم مرحبا
اب سنو میرا مفصل ماجرا
آدمی مین تہا مگر عالم بڑا
اپنے مذہب مین تہا کامل خوب کیا

جب پڑھون توریت مین یا مصطفیٰ | نام آتا تھا تمھارا جابجا
جبکہ مین پڑھتا تمھارے نام کو | دشمنی ہوتی تھی مجھہ ناکام کو
بسکہ ہوکرتے نہایت دل ملول | چھیلتا اوس نام کو مین یا رسول
چھیلون گر سو بار با بغض تمام | پھر لکھا جاتا تھا قدرت سے وہ نام
دیکھتا پڑھتے یہ گر نام آپ کا | بغض سے آتش مین اوسکو ڈالتا
ذکر ہے اک روز کا یا مصطفیٰ | مین نے ڈالا آگ مین نام آپکا
غیب سے آیا طمانچہ ناگہان | پھر ندا آئی کہ سن اے بدگمان
بافضیلت ہے وہ اسم پاک ہے | صاحب عزت شہ لولاک ہے
جسطرح اوسکو جلایا اے لعین | اسطرح توبھی جلے گا بالیقین
جبکہ یہ آواز آئی کان مین | منسخ صورت ہوگئی اوس آن مین
آدھی کا ہوگیا مین سوسمار | شکل دیگر ہوگئی تب ایکبار
پھر تو گھبرا کر بہ نا امید و یاس | پہنچا مین یکبارگی موسیٰ کے پاس
عرض کی موسیٰ سے اے صاحب کمال | اسطرح سے ہوگیا ہے میرا حال
واسطے میرے دعا فرمائیے | صورت اصلی پہ مجھہ کو لائیے
پوچھا جو موسیٰ نے مجھسے ماجرا | حال جو گذرا تھا مین نے سب کہا
جب تو موسیٰ نے نہایت ہو خفا | کی ملامت مجھکو جب بے انتہا
بولا اے مردود تو نے کیا کیا | جیسی بے ادبی کی ویسا پھل ملا
پھر تو زاری کرکے موسیٰ سے کہا | واسطے میرے کرو حق سے دعا
پھر نہین کرنے کا ہرگز ایسا کام | مین نہ واقف تھا کہ ایسا ہے یہ نام
سنکے یہ موسیٰ نے کی حق سے دعا | رد ہوئی اوس وقت اوسکی التجا
جب دعا موسیٰ کی بالکل رد ہوئی | بات یہ اوس وقت پھر مجھسے کہی
تو نے بے ادبی کی جسسے بے حیا | اوسکی ہی مقبول ہوویگی دعا
سنکے یہ مین نے خدا سے کی دعا | یاالٰہی ہے یہ تجھسے التجا

مصطفےٰ کے وقت تک مجکو خدا — زندہ رکھہ لیتے کرم سے اسجگہہ
الغرض موسیٰ سے لیکر آپ تک — ہو گئے جتنے نبی بے شبہ و شک
مین نے چاہا ہر اک سے چاہا مدعا — ہر پیمبر نے ہی مجھسے کہا
جا محمد مصطفےٰ کے پاس تو — ہے تیرا حامی وہی بے گفتگو
ہو گئے نا امید ہر اک سے مین تھا — وادی ویران مین سر مارتا
ہو تمہارے فضل کا امیدوار — پھر رہا تھا دشت مین ہو بیقرار
ذکر ہے یک روز کا ایک مرتبہ — ہاتف غیبی سے آئی یہ ندا
کر خوشی اے دل جلے پھرتا ہی گیا — لے زمانہ مصطفےٰ کا آگیا
مین نے ہاتف سے سنی جب یہ خبر — بے تحاشا دوڑا یا خیر البشر
تا کہ پہنچون آپکے قدمون تک — دیکھکر پاؤن سعادت یکبیک
جبکہ دوڑا ہو نہایت بیقرار — آگ تھی چوطرف بس یک پر شرار
جسطرف کرتا تھا منہہ اسطرف کو — آگ آتی تھی نظر بس روبرو
شوق مجھکو آپ کا تھا یا رسول — کرلیا اوس آگ مین جلنا قبول
جا پڑا اوس آگ مین ایک مرتبہ — یا رسول اللہ مین جل کر رہ گیا
یہ یہودی مجھکو وہان سے یکبیک — لائے حضرت آپکے قدمون تلک
شکر للہ میری بر آئی مراد — آپکی رحمت ہوئی مجہپر زیاد
کہکے یہ کلمہ پڑھا اوسوقت یہ — مرتبہ اوسکو ملا اک معتبر
ہو گیا اللہ کی درگہ مین قبول — ہو گیا وہ ایک صحابی رسول
وہ جو تھے جتنے یہودی دل سے تب — پڑھ دیا ہر اک نے کلمہ باادب
ہو مشرف سب گئے ایمان سے — رہ گئے خدمت مین دل اور جان سے
مجھکو بھی فضل و کرم سے یا رسول — کیجئے اپنی غلامی مین قبول
آتش عصیان سے جلکر ہون کباب — بخش صحت مجھکو اے عالیجناب
جسطرح جنور ہوا ہے دل میرا — بخشئے انسانیت یا مصطفےٰ

بخشئے حسرت کو اور مسلم کو سب — خوبیان دنیا و دین کی روز و شب
قابل ولایق کو اور حنفی کو بس — نعمت عقبی پہ دیجے دست رس
اور جو ہین میرے اقارب یا نبی — دو جہان مین وے رہین خورسند سبھی
اور سب اہل جماعت کو مدام — یک ولی بخشو آرام تمام
اور تمامی مؤمنین اور مومنات — ہر دو عالم مین رہین راحت کے سات
اور اس سنی کو تم یا مصطفی ص — مت کرو ہر حال خدمت سے جدا
بس یہ سنی آپ کا ہے مدح خوان — کیجیے اس پر عنایت ہر زمان
مصطفی پر دل سے اے سنی مدام — پڑہ درود و فاتحہ ہر صبح و شام

معجزہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در احوال آہو

محمد شافع کل مذنبین ہے — محمد رحمة للعالمین ہے
محمد رہنمائے گمرہان ہے — یقین ایمان بخش کا قران ہے
محمد زینت دین و یقین ہے — محمد دافع ہر کفر و کین ہے
سنو اے مومنو یہ میری تقریر — کہ اعجاز نبی کرتا ہون تحریر
عرب کے سمت ہے اک شہر معمور — ہے طایف نام اوس بستی کا مشہور
یہودی کوئی ایک تہا تہا اوسجا — وہ جنگل مین ہمیشہ صید کرتا
اوسی معمول جا کر دشت اندر — لے آیا اک ہرن مادہ پکڑ کر
رکہی مضبوط تر رسی سے بند کر — تہے اوس ہرنی کو دو بچے مقرر
مگر جنگل مین تہے وہ آہ بہرتے — نہایت غم سے مانکو یاد کرتے
مصیبت کیسی ان بچون پہ آئی — تہے اک بہوکے دگر مانکی جدائی
تہی ہرنی ادسطرف غمگین نہایت — تہا بچون کا بچہڑنا اوسپہ آفت
اودہر بچون پہ تہی ایک بیقراری — ادہر ہرنی کہڑی تہی غم کی ماری
اودہر بہوکے پیاسے بچے دو نو — ادہر ہی غم سے فاقہ تہا ہرنکو

اودہر کو بہوک سے بچے تہے بدم | اودہر ہرنی پہ تہا اک سخت تر غم

تڑپتے تہے اودہر بہوکے پیاسے | بچہڑکر مان سے بچے ہو نراسے

اودہر ہرنی کہڑی تہی سخت ناچار | یکایک قید مین ہوکر گرفتار

مسلمانو ذرا دیکہو نظر کر | مصیبت جو تہی ان بچونکے اوپر

کسی کا دوست کوئی چہوٹ جاوے | تو وہ سووے نہ پیوے اونکہاوے

خصوصًا ہونی بچون کی جدائی | بڑی ہوتی ہے اک لیر بُرائی

اگر انسان ہو یا ہووے حیوان | محبت سب کو ہے بچونکی یکسان

تہی ہرنی گرچہ وہ حیوان لیکن | محبت سے نکہائی کچہہ وہ اوسدن

اگرچہ ہوگئی تہی سخت تر قید | مگر فضل خدا پر کرکے امید

دعا یہ دل مین کرتی تہی آلہی | طفیل مصطفےٰ وے تو رہائی

خدا کا فضل کچہہ ایسا ہوا جب | رسول اللہ آئے ناگہان تب

کہا ہرنی نے اسے سالار عالم | میری فریاد ہے اک تم سے اسدم

کہ ہو تم رحمت عالم بشہرت | مصیبت مین ہون مجہپر کیجیے رحمت

فقط انسان کے راحم نہین ہو | کہ تم تو رحمت للعالمین ہو

کہا حضرت نے کہہ کیا تجہپہ غم ہے | کہ جس باعث سے تو یون چشم نم ہے

کہا ہرنی نے ناحق مجہہ کو صیاد | رکہا ہے اس یہودی نے مجہے قید

میرے چہوٹے ہین بچے مصطفےٰ او | ہین جنگل مین نہین ہے دود اونکو

سوا میرے نہین ہے انکا غمخوار | پلاوے دودہ اور انکو کرے پیار

وے بہوکے ہوکے ہونگے تلملاتے | جدائی سے میری آنسو بہاتے

خبر یہ بہی نہین یا مصطفےٰ اب | بچہڑ کر مجہسے ہین وہ کسطرح اب

وے شاید زندہ ہین یا مرگئے ہین | نوالہ شیر کا ہوکر گئے ہین

میری یہ عرض ہے یا مصطفےٰ اب | مجہے چہڑوا دو ازبہر خدا اب

پلاکر دودہ بچون کو مین اسدم | چلی آتی ہون اب اے شاہ اکرم

یہ سنکر کیفیت ہرنی سے حضرت
مین ہون ضامن اسے تو چہوڑ دم بہر
اگر آوے گی یہ پہر کر نہ اسجا
ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت
ادہر کو وہ یہودی سے نہایت
تمامی قوم کو اپنے بلا کر
کہ مین نے آج ایک ہرنی پکڑ کر
محمدؐ نے وہی ہرنی کی ضمانت
ہے یہ بہی وعدہ یہ آویگی پہر کر
محمدؐ کو مین لایا داؤ مین اب
وہ جنگلی جانور ہے آویگی کب
ادہر کو تہا یہودی غافلی مین
اودہر جنگل مین ہرنی پہنچی جب او
کہا اُن دونون بچون نے ہرن سے
شکاری آکے تجہکو لے گیا تہا
کہا ہرنی نے اون بچون سے یکسر
رسول اللہ کو ضامن دیکے باہم
کہا بچون نے اے امان یہ کیا کی
اگر جہوٹا یہ تیرا وعدہ ہوا اب
تو کرکے آئی ہے اب کام کیا
رسول اللہ کی خدمت مین چلکر
یہ کہکر مان وے دو بچے یکایک
ہے ابتک یہ نشان طایف مین دیکہو

کہے اسدم یہودی سے بہ الفت
بلا کر دودہ آوے گی مقرر
تو پہر اوسوقت کر مجہسے تقاضا
یہودی نے اوسے چہوڑی بعجلت
ہوا خوش اور دلپر آئی فرحت
کہا ایک کام کیا بن آیا بہتر
رکہی تہی باندہکر رسی سے دربر
سے چہڑوائی اوسے مجہسے بدقت
نہ آوے تو تو مجہسے لے مقرر
کہ کہلجاتا ہے اوسکا جہوٹہ اب سب
اسی پر اوسکو ذلت دیوینگے اب
کہ ایسی گفتگو سے جاہلی مین
تو آئے روبرو وہ بچے دونو +
تو آئی چہوٹ کر کس مکر و فن سے
تو آئی کس طرح سے پہر کے اسجا
سنو احوال میرا کان دہر کر
پلانے دودہ مین آئی ہون اسدم
رسول اللہ کو ضامن دیکے آئی
رسول اللہ کو ذلت ہوویگی تب
نہین پیوینگے اب ہم دودہ تیرا
پئینگے دودہ تیرا اسدم مقرر
محمدؐ کے قرین تب آئے بیشک
جو تہہرون پر سے ہرنی آئی تہی او

ہے نقش سم ابہی پتھر کے اندر
غرض ہرنی معہ بچون کے آئی
یہودی کو تعجب ہوگیا جب
پڑہا کلمہ محمدؐ کا بہ شہرت
جو چمکا اوسکے دل پر نور ایمان
مجھے بہی یا رسول اللہ کرم سے
یہ آفت سخت تر ہے مجھہ پہ آئی
مسلمانون کو ہو کچھہ ایسی ہمت
تو سنی ختم کر اب پڑہکے صلوات

نظر سے دیکہتے ہین لوگ اکثر
سعادت دیکہکر حضرت کو پائی
خدا نے راہ بتلائی اوسے تب
خدا نے دین کی دی اوسکو نعمت
یہودی ہوگیا اوسدم مسلمان
بچا لینا جہان کے درد و غم سے
کہ وا اس قید دنیا سے رہائی
کہ جس سے کفر سب پاوے ہزیمت
جناب سید عالم پہ و نزات

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ حنرما از جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محمدؐ صبور راہ نما +
ہے روایت محمدؐ عربی
چار پتھر شکم پہ باندہے تھے
آئے اک روز فاطمہؓ کے گہر
بہوک اسدم مجھے ہے نیکو نام
فاطمہؓ روکے بولین زار و نزار
چار فاقے ہوئے ہین تم پہ بھسم
سیر آٹا رہا تہا گہر اندر
دو نون بچون کو اب تلک بابا
آج آٹا وہ ہوگیا ہے تمام
صبح سے اب تلک آپکے پیارے
چہوٹے چہوٹے نواسے آپکے اب

ہے محمدؐ شکور شکر خدا
چار دن سے نکہائے تھے کچھہ بہی
وہ نشانے تھے چار فاقونکے
بولے فاقہ ہے جو تہا یہ مجھہ پر
جو کہ حاضر ہے مجھکو لادے طعام
مین تصدق ہون تیرے سو سو بار
ہمہ گذرے ہین سات دن اکیدم
کیا کرون عرض اوسکو حصے کر +++
تہوڑا تہوڑا ایکا کے مین نے دیا
ہان مگر ایک رہا حنداکا نام
بلبلاتے ہین بہوک کے مارے
تلملاتے ہین بہوک کے سبب

حال یہ سنکے فاطمہ سے تمام
اک یہودی سے پوچھا جا کر تب
وہ یہودی یہہ بولا حضرت کو
پانی کھینچو گے تم اگر یہ سرور
راضی ہو کر اسی ہی حالت سے
پانچ ایک کھینچے تھے رسول اللہ
ڈول پانی مین گر پڑا اجدم
مارا حضرت کو ایک طمانچہ جب
گال اپنا پکڑا اسی حالت
بولین جب فاطمہ کہ باباجان
آپ نے حال جب کہا یکبار
اوسطرف مان یہودی کی یہ حال
جانتی تھی کہ یہ محمد سے
بولی بیٹے سے اپنے اے کمبخت
وہ رسول خدا ہے برحق ہے
اونکو مارا بڑا گناہ کیا
ایسے صاحب پہ تو نے جبر کیا
جو وہ چاہے وہ کر سکے فی الحال
بد دعا کا نہ کچھہ خیال کیا
بد دعا کا اوسے جو ہوتا خیال
جب یہودی کو آیا خوف خدا
ہاتھہ پہنچے سے اپنا کاٹ لیا
پہلے وہ ہاتھہ اپنا نذر کیا

پلٹے وہان سے رسول عالیمقام
مجھہ کو مزدوری کچھہ بتا دے اب
ایسی مزدوری سے قبول کرو
دونگا ہر ڈول کو مین چار کھجور
پانی بھرتے تھے آپ وقت سے
ڈول کی رسی ٹوٹی تب ناگاہ
اوس یہودی کو آیا غصہ بہم
سرخ گال ہوا نہایت تب
آئے گھر فاطمہ کے تب حضرت
کیا ہے حالت تمہاری کیجے بیان
رو دیا فاطمہ نے زار و نزار
دیکھتی تھی غرض تمام و کمال
سرور انبیاے امجد ہے
تو نے کی کیسی یہ خطاے سخت
رحمت عالمین مطلق ہے
تو نے اپنے کو کیون تباہ کیا
دکھہ دیا تو نے اونے صبر کیا
لیکن اوسکو نہ آیا اور خیال
اپنی رحمت کو کام فرمایا
کیا ترا جانے کیا ہوتا حال
خوف سے دل مین اپنے کانپ اوٹھا
وہان سے حضرت کے روبرو آیا
بعدہ عرض کی کہ اے آقا

میری تقصیر تم معاف کرو ‏ دلکو میری طرف سے صاف کرو
مین نہ واقف تہا یا رسول اللہ ‏ بہول کر یہ گناہ کیا واللہ
سنکے فرمایا اوسکو حضرت نے ‏ مقبل بارگاہ عزت نے
مین نے کی سے معاف تیری خطا ‏ تجہکو ایمان حق کرےگا عطا
ہاتھہ اوس کا کٹا ہوا لے کر ‏ رکہا حضرت نے اوسکے پہنچے پر
کچہہ لعاب دہان اسپہ رکہا ‏ حق تعالی نے بخشی اوسکو شفا
ہاتھہ آگے سے ہوگیا بہتر ‏ طاقت آئی وہ ہاتھہ مین بڑہکر
جب یہودی نے صدق سے ناگاہ ‏ کہدیا لا الہ الا اللہ
پڑہکے کلمہ بصدق احمد کا ‏ یعنے اوس ذات پاک امجد کا
دونون مان بیٹے کیا کہون اس آن ‏ ہوگئے دل سے صاحب ایمان
مجہکو بہی آج یا رسول اللہ ‏ فضل سے اپنے کیجئے ایسی عطا
دست قدرت کٹا ہوا ہے میرا ‏ اسمین طاقت دو تم براے خدا
اس جماعت کو ہو تمہاری یاد ‏ مدح خوانی کا شوق ہووے زیاد
اور سنی کی یہ دعا ہو قبول ‏ جو مقاصد ہین اسکے ہووین حصول
فتح دو مومنو کو اے آقا ‏ کفر کا ہو مدام منہہ کالا

ختم کر کر بیان سے اے سنی ‏ فاتحہ پڑہ زبان سے اے سنی

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در احوال سہ مرد

محمد ہادی کون و مکان ہے ‏ محمد رہنماے گمرہان ہے
محمد کا سنو یہ معجزہ ہے ‏ کہ جس سے کافرون کا دل ہرا ہے
کہین تہے تین شخص اک جان ویکدل ‏ وے تینون تین امت مین تہے داخل
کہ ابراہیم کی امت مین تہا ایک ‏ دویم موسی کی امت مین تہا بیشک
تہا سیم عیسوی عیسی کی امت ‏ اوسے تہی عیسوی مذہب سے الفت

پہر ابراہیم کی الفت مین جو تہا
سمجہتا اپنا مذہب سب سے اعلیٰ

کہا تب رو برو حضرت کے آکر
فضیلت ہے تمہاری سب نبی پہ

ہے ابراہیم سے کیا رتبہ اعلے
دلیل اسبات کی فرماو ہے کیا

اونہین حق نے خلیل اللہ کیا ہے
تمہین کیا مرتبہ ایسا دیا ہے

کہا اوسکو رسول اللہ نے تب
دلیل اوسکی یہ ہے کہتا ہون سن سب

خلیل اللہ لقب انکو ہوا ہے
حبیب اللہ مجہے حق نے کیا ہے

کہا پہر موسی نے رو برو آ
کلام اللہ نے موسی سے کیا تہا

تمہین کیا ہے فضیلت اسنے بڑہکر
کہ جس سے فخر کرتے ہو سراسر

رسول اللہ نے فرمایا یہ اسکو
فضیلت اس سبب ہے میری سنلو

خدا نے طور پر موسیٰ سے کی بات
ہوئی اللہ کی میری یون ملاقات

مکان لامکان پر مین گیا ہون
مقابل ہو سخن حق سے کیا ہون

جواب اپنا لیا جب موسی نے
کہا پہر روبرو آ عیسوی نے

کئی مردے مسیحا نے جلائے
کہو یہ مرتبہ تم نے بہی پائے

یہ سنکر خشم آیا مصطفے کو
طلب کر کر کہا یہ مرتضے کو

کہ یوسف کعب کی مرقد پہ جانا
تم اوسکو قبر سے اسدم اٹہانا

یہودیون کا سب وہ مقتدا ہے
وہ ساری قوم کا اک پیشوا ہے

گواہی اسکی تم ان کو دلانا
نبوت پر میری قایل کرانا

ہوا مولا کو حکم مصطفے جب
گئے تینون کو لے کر مرتضی تب

پکارے مرقد یوسف پہ جب جا
کہ یوسف قبر سے باہر نکل آ

اسی دم قبر شق ہوکر وہ نکلا
وہ مردہ پیر بس اک اہل دل تہا

علی سے بولا اے میرے عرب تم
کہو کسواسطے آئے ہو اب تم

علیؓ فرمائے مین آیا ہون اسجا
نبی نے مجہکو تیرے پاس بہیجا

نہین ہین دین احمد پر یہ مایل
نہین ہوتے کلام حق کے قایل

کہا یوسف نے وہ سچ مصطفےٰ ہے   یقین جانو وہ ختم انبیا ہے
مقرر صاحب لولاک ہے وہ   کہون کیا مین رسولؐ پاک ہے وہ
نبی سے بحث جب کی تھی جنھون نے   گواہی اسکی جب پائی انھون نے
ہوے شرمندے اور جھوٹے نہایت   خدا نے اونکو دی اسدم ہدایت
رسولؐ اللہ کے وے روبرو آ   لیا تینون نے پھر رستہ خدا کا
پڑھا کلمہ وے تینون نے بیکدم   کیا اللہ نے اونکو مسلم +
مشرف ہوگئے ایمان سے تینون   ہوے صدقے نبی پر جالنسے تینون
مسلمانون پہ سب تم یا محمدؐ   بلطف خاص یہ کیجئے فضل بیحد
نبیؐ پر پڑھ درود اسوقت سنی   وہ ہین بخشائے روز بخت سنی

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمدؐ ہدایت دہ گمرہان   محمدؐ ہے سردار کون ومکان
سنو مومنو تم بگوش قبول   مین لکہتا ہون اعجاز حضرت رسولؐ
ہوا بولہب جبکہ سردار قوم   تو بد ہوگئے سارے اشرار قوم
لگا ہونے ظلم وستم جابجا   تو مکے سے نکلے رسول خدا
نبی بکر سے جاکے مانگی پناہ   نہ دی اوسنے حضرت کو آرام گاہ
وہان سے نکل وہ شہ دلفروز   رہے جاکے طایف مین تا چند روز
وہان جبکہ کی دعوت اسلام کی   جو کی بات تھی نیک انجام کی
تھے وے سبکے سب دشمنان خدا   مگر زید بن حارث اک دوست تھا
سخن پہ اونہین جب نہ آیا پسند   لگے دینے حضرت کو سارے گزند
وہان سے نکلکر رسولؐ خدا   لئے دم ذرا باغ عتبہ مین جا
خدا ترس تھا اسجگہہ اک غلام   تھا قوم نصارا عدس اوسکا نام
اک انگور کا خوشہ لاکر دیا   تو بسم اللہ کہکر رسولؐ خدا

خوشی سے اوسے لیکے کہانے لگے
تو حیرت مین آکر کہا شخص نے

کہا جس فصاحت سے یہ لفظ تو
سنا مین نے ہرگز نہین ہے کبہو

کہا آپنے ہے یہ اللہ کا نام +
کہ جس نام سے ہے جہانکو قیام

کہا آپ نے قوم تیری ہے کیا
کہا عیسوی ہون مین شاہ ہدا

کہا آپنے مجہسے سن بات یہ
یقین ہے وطن تیرا الویس کا

کہا تم نے پہچانا کیو نکر کہو +
کہ تہا کون یونس بیان تو کرو

کہا حال یونس کا سن العزیز
رسولون سے تہا وہ ہی اک باتمیز

کہا آپ کا نام کیا وہ غلام
کہا شہ نے میرا محمد ہے نام

کہا اوسنے اوسوقت تعجیل سے
تیری شان ثابت ہے انجیل سے

تیری شان مین سنے پڑہی ہے مدام
تو ختم رسل ہوگا اے نیکنام

خبر یہ ہی انجیل سے ہے مجہے
ستاوینگے سب اہل مکہ تجہے

کیا ہے خدا نے تجہے ارجمند
کسی سے نہ پہنچیگا تجہکو گزند

ترا دین چارون طرف ہو عیان
ہو روشن ترے دین سے سارا جہان

یہ کہتے ہے آکر قدم پر گرا
کہا آج سے مین مسلمان ہوا

مجہے اپنا کلمہ پڑہا دیجئے
سب احکام دین کے بتا دیجئے

تو حضرت نے کلمہ پڑہایا اوسے
سب اسلام اپنا جتایا اسے

وہان سے شہ دین نے کعبہ کو جا
لشکرانہ وان طوف کعبہ کیا

مجہے بہی بفضل و کرم یا رسول
کرا پنی تو خدمت مین اب بس قبول

فضیلت تیری مین کرون کیا رقم
کہ اب رہ گیا چاک ہو کر قلم

صلی اللہ علیہ وسلم

تحبیت یہ کر ختم اب سنیا
ہو نعت نبی تجہہ سے کب سنیا

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در احوال عکاشہ

کرکے اول با دضو حمد خدائے دو جہان
بعد کچہہ لکھتا ہون مین حال نبی آخر زمان

ذکر ہے اک روز کا حضرت محمد مصطفےٰ — لیٹے تھے بستر پہ بس بیمار ہو کر ناتوان
ہو گیا اے مومنو کیا جب وقت نماز — سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کے مکان
عرض کی ساروں نے حضرت سے یہ ہو کر باادب — آئیے مسجد کو اب آپ اے امام دو جہان
آپنے فرمایا اب مجھکو نہایت ضعف ہے — کچھ نہین طاقت ہے اب میرے بدن کے درمیان
جاؤ تم صدیق اکبر کو کرو اپنا امام — بعد میرے ہے وہی بس پیشوا اے مومنان
حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے — اور امام اپنا کیا صدیق اکبر کو وہان
دیکھا جب صدیق نے محراب خالی ہے پڑی — ہے نہین وہ ذات پاک بادشاہ انس و جان
مار کر نعرہ نہایت شور سے اک مرتبہ — کہا کے چکر گر پڑے بیہوش ہو کر ناگہان
سب صحابیون نے پھر حضرت کو آکر روبرو — حال وہ صدیق اکبر کا کیا سارا بیان
سنکے سب احوال کو بولے محمد مصطفےٰ — لے چلو مسجد کو مجھکو تھام کر اے مہربان
جب تو عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت علیؓ — لے چلے حضرت نبی کو تھام کر دو پہلوان
گہسٹے تھے دو انگوٹھے مصطفے کے خاک پر — گھر سے لیکے تا بمسجد پڑ گئے تھے دو نشان
الغرض مسجد مین جا صدیق کو کرکے امام — بیٹھکر پڑھ لی نماز ظہر شاہ مرسلان
اور تھوڑا وعظ فرما کر کہا اے صاحبو — الوداع ہوتے ہین ہم تم خوش رہو ہر ایک آن
ظلم کچھ مین نے کیا ہے تمپہ یا کچھ قرض ہے — مجھسے اب لے لیجئے جو کچھ ہو بدلا بیگمان
سب صحابی آہ بھر کر شور سے رونے لگے — لے زمین سے تا فلک اک ہو گیا شور و فغان
اک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پر — آپنے دلوا دئے اوسکو وہ درہم اس زمان
دوسرا اک شخص آکر روبرو حاضر ہوا — اے مسلمانو عکاشہ نام تھا اوسکا عیان
بولا حضرت کو تمہارے ہاتھ سے روز سفر — مین نے کوڑا کھایا ہے اے بادشاہ دو جہان
مین برہنہ پشت تھا اوس وقت پر یا مصطفےٰ — آپنے مارا ہے کوڑا مجھکو پہنچا ہے زیان
آپکے کہنے سے بدلا چاہتا ہون یا نبیؐ — ورنہ کیا مقدور ہے جو ہل سکے میری زبان
سنکے حضرت نے کہا اوسکو جزاک اللہ خیر — مار کوڑا تو بھی میری پشت پر اب اے جوان
سنکے یہ صدیق اکبر آہ بھر کر زار زار — رو رہے تھے دمبدم تھے چشم سے آنسو روان

کہتے تھے اس شخص کو سن اے عکاشہ ہوشمند
حشر میں کیا اسلئے تجھکو کام پڑنے کا نہین
دیکھہ تو کچھہ تندرستی سے نہین ہین مصطفےٰ
درعوض اوس ایک کوڑیکے تو مجھکو مار سو
سنکے یہ اوسنے کہا جیسا ہے بدلا اوسکے سر
بعدازان حضرت عمرؓ نے روبرو آکر کہا
اوسنے جب مانا نہین تو آکے عثمانؓ نے کہا
پھر عکاشہ کچھہ نہ سمجھا تو جناب مرتضےٰؓ
الغرض سارے صحابی روکے بولے اس گھڑی
پر محمد مصطفےٰ کو اسگھڑی ایذا اندے
سنکے بولا کچھہ بھی ہو مین لونگا بدلا تو ابھی
جب عکاشہ سے کہا حضرت نبی نے العزیز
بولا وہ باریک کوڑا ہے کہ جس سے آپنے
تھے وہان حاضر کھڑے اوسوقت پر سلمان پاک
سنکے یہ سلمان گئے جب فاطمہ زہرا کے گھر
فاطمہؓ نے پوچھا سلمان سے نہایت کرکے ضد
پھر تو سلمان نے سنایا فاطمہؓ کو حال سب
بولی اب ہرگز نہ دونگی تازیانہ تیرے ہاتھہ
اسگھڑی بلوا کے اپنے دونو بچون سے کہا
اب تمہارے ناناجان سے کوئی لیتا ہی قصاص
سنکے یہ ہمراہ سلمان کے وہ ہوکر دونو طفل
ایک حسن تھا اور دیگر تھا حسین مجتبےٰ
ہو مخاطب وے عکاشہ سے لگے کہنے کہ اب

کیا نہین معلوم تجھکو ہین یہ سردار جہان
حق تعالیٰ نے کیا انکو شفیع عاصیان
مارے بیماری کے ہین بیطاقت و نا بے توان
مارمت انکو ہین بیطاقت نکل جاویگی جان
جاؤ تم کچھہ مت کہو اے پیشواے مؤمنان
مار سو کوڑے مجھے تو لے عکاشہ اب یہان
مار دو سو تازیانے مجھکو ہون حاضر بجان
بولے مجھکو مار کوڑے تین سو تو ایکسان
مار ہمکو اے عکاشہ تو جہان چاہے وہان
مارے بیماری کے لاغر ہین شہ کون و مکان
مین ہون اور حضرت نبی ہین سرور پیغمبران
کونسا کوڑا تھا جس سے تجھکو مارا کر بیان
زور سے مارا ہے مجھکو راستے کے درمیان
بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا ہے زہرا کے وہان
مانگا کوڑا فاطمہ سے حال وہ کرکے نہان
بولو کس سے لیتے ہین بدلہ ہمارے باباجان
سنکے زہرا ہو گئی یکبارگی گریہ کنان
کیونکہ بیماری سے بیطاقت ہین شاہ خاصگان
یہ لو کوڑا جاؤ نانا پاس تم اے طفلگان
درعوض ناناکے کوڑے کہاؤ تم ایجان جان
چلدئے روتے ہوے اسدم بچشم خونچکان
پہنچے جب یکبارگی وہ دونو صاحبزادگان
عرض ہے ہم دونون بہائیونکی تو سن اے کاروان

دیکھتے ہین اپنے دشمن کو اگر تکلیف مین
دشمنی سے درگذر جاتے ہین اوسدم دشمنان

وقت فرحت مین تو دشمن بہی ہوے جاتے ہین دوست
دیکھکر تکلیف کام آتے ہین اکثر دوستان

ایسی ہے تکلیف حضرت پر کہ لاغر ہین بہت
تن مین کچہہ باقی نہین اک پوست ہا اور استخوان

ایعکاشہ دوست ہے تو اس نبی کا کلمہ گو
کر معاف اللہ تجکو خوش رکہیگا جاودان

چہوٹے چہوٹے ہاتہہ سے اپنے بتا کر کہتے تھے
ایک کے بدلے مین ہمکو مار سو سو ایجوان

پر ہمارے نانا جانکو اب نہ دے تکلیف تو
کر معاف اللہ کی خاطر ہوگا تیرا امتنان

کیا نہین تو جانتا یہ کون ہین اے بیخبر
حشر مین سب مومنونکے ہین یہی رحمت رسان

حشر کو ہو جسدن فولادی زمین تابنے کی ہو
آئیگا خورشید نیزے پر نہایت ہو طپان

خلق کے بہیجے پکینگے اس طرح سے اے عزیز
جسطرح پکتی رہے ہانڈی بروے دیگدان

اور خدا بیٹھیگا قاضی ہوکے تخت عدل پر
ہو رہینگے اوسوقت پر نائب ہمارے ناناجان

نفسی نفسی سب نبی بولینگے اوس میدان مین
امتی کہتے رہینگے یہ شفیع عاصیان

اے عکاشہ دونون ہم ہمراہ نانا جان کے
حق سے کر دینگے شفاعت تیری تو ہو شادمان

رکھ لے تو اب ہاتہہ اپنا واسطے اللہ کے
گر تو مارے گا تو اونکو ہووے گا رنج گران

سنکے یہ بولا عکاشہ تم نے سچ فرمایا پر
اک کا بدلہ ایک سے یہ بات ہوتی ہے کہان

کہکے یہ بولا کہ اب جبہ اتارو یا نبی
مارتا ہون پشت پر مین ایک کوڑا لعد ازان

پہر تو یک غوغا ہوا ونیکا از بس اسگہڑی
شور ایسا ہوگیا کانپے زمین و آسمان

جبکہ حضرت نے اوتارا جبہ اپنے جسم سے
پشت پر مہر نبوت تہی جو اک رونق فشان

وہ عکاشہ ہاتہہ سے یکبار کوڑا پہینک کر
جاکے بوسہ لے لیا اوس مہر کا ہو شادمان

اور کہا حضرت نبی سے یا محمد مصطفےٰ
سنتا تہا مین آپسے ہر وعظ مین ہر اک آن

بوسہ جو مہر نبوت کا لیا اوس شخص پر
آتش دوزخ حرام اسکو ہو سیر بوستان

اسلئے بی ادبی مجہسے ہوگئی ہے کیا کہون
میرے ہون عفو جرایم اے امام راستان

آپنے فرمایا اوسکو جنتی بیشک ہے وہ
جو ملا تجہسے تو وہ بہی جنتی ہے بیگمان

سنکے یہ سارا مدینہ الٹا تب یک مرتبہ
ملگئے یکبار اس سے وہانکے سب باشندگان

اور عکاشہ بولا حضرت کو زیارت کیلئے
مہر یہ لکھدو مجھے اے خاتم پیغمبران

آپنے حضرت علی کے ہاتھہ سے لکھوا کے دمی
مہر وہ کلمہ سے تھی جو پشت پر جلوہ کنان

ابتلک وستور ہے دیکھو عرب کیطرف کو
ملتے ہین قبر عکاشہ سے ہر اک خورد و کلان

مجھکو بھی اپنے کرم سے یا محمد مصطفےٰ
خواب مین تبلائے مہر نبوت کا نشان

زندگی مین مجھکو ہو جاوے زیارت آپ کی
گر نہ یہ ہووے تو میری زندگی ہے رائگان

کیجئے ایسا کرم تا عاقبت بالخیر ہو
یا نبی سنی تمہارا ہے غلام کہتران

یا محمد مصطفےٰ سنی یہ ہو ایسا کرم
حشر مین بھی آپ کا ہر بار ہو وے مدح خوان

قصیدۂ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از تصنیف سنی

مین اب حسن نیت سے سجدہ مین جا
کرون دل سے توصیف بار خدا

بقا ذات اوسکی ہے سبکو فنا
وہ واحد ہے ہمسر نہین دوسرا

محمد نبی صاحب جاہ کو +
کیا نور سے اپنے پیدا خدا

طرف سے نبی کے یہ سب خلق کو
کہ جیسے روز ہین حق نے پیدا کیا

اوسی نور سے کر کے صدہا نبی
اونہونکو کیا خلق کا رہنما

جو دیکھا کہ یہ اپنے بندون لئے
کوئی صاحب رحم ہووے بھلا

محمد نبی سرور دین کو +
کیا رحمت عالمین ظاہرا

ہوے جب شفیع خلایق نبی
تسلی نے تب منہہ دکھایا ذرا

جہان مین جو پہلا محمد کا نور
تو اوس نور ذاتی کو چاہا خدا

خدا کو ہوا جب محبت کا جوش
رکہا ذات مین اسکو پھر اپنی لا

مگر نور تہا ذات سے کب جدا
فقط دیکھنے کو یہ ظاہر ہوا

وہ کیا تہا سب تم سے کہتا ہون مین
تپ محرقہ سر وہ پر درد تھا

ہوئی صحت اکدن تو حضرت نبی
کئے نوش تھوڑا سا پانی منگا +

کہا بعد زہرا کو یہانتک بلاؤ
کہ کہا دے میرے ساتھہ کچھہ آج آ

یہ سنکر بلا اٹھے بصد اضطرار چلے آئے فرزند و مان آبگہہ +
نبی عائشہؓ زہرا حسنینؓ تے کیا کچھہ تناول یہ پانچون نے آ
ابوبکرؓ آکر کھڑے پاس نبیؐ مین آگے تمہارے مرون تو بھلا +
مین غم آپ کا تا نہ دیکھون کبھی یہ رو رو کے کہتے تھے صدیق آ
غرض سارے اصحاب روتے تھے وہان کہا جب نبی نے میرے اقربا
میرے بعد ہو حال تم سب کا کیون یہ سنتے ہی رونے کا غل مچگیا
غرض صبحدم کی نماز سعید پڑھی لے کے اصحاب کو مصطفےٰ
خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے کوئی زر کوئی توسن بادپا +
خوشی سے رہے چارشنبے کے دن خلاصہ طبیعت سے تھے حضرا لورا
مزاج نبی جمعہ کی رات کو + سنو عصر کے بعد اور ہی ہوا
وہ جسم مبارک جو تھا گل کے طور ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
ہوا ایسا حضرت کا تن ناتوان نہ چلنا نہ پھرنا نہ آرام تھا
نہ اوٹھنے کی طاقت نہ پھرنیکا زور نہ کھانا نہ پینا عجب حال تھا
دو اصحابؓ حضرت کے فرمان سے لے مسجد مین آئے نبی کو اوٹھا
ابوبکر صدیقؓ کو کہ امام نماز سحر آپنے کی ادا +
نماز ون سے بہتر نہین کوئی کام وہان وعظ حضرت نے ایسا کیا
کھو راستی سے ذرا دوستو تمہارا مین کیا پیمبر ہوا
یہ سنکر صحابی کھڑے آپ کے کہ مان باپ سے تھی زیادہ میا
تمہارا کرم دل کے آئینے مین قیامت تلک نقش ہوجائیگا
وسیلے ہو دین اور دنیا کے تم شفیع امم حامی دوسرا
کہا پھر نبی نے رہو مجھسے خوش مین ہوتا ہون اے یار و تمسے جدا
کہا رو کے اسطرح اصحاب نے ہین ہم خوش رہو تم بھی خوش دعا
تمہاری عنایت سے شرمندہ ہین نہ بھولینگے ہم تا بہ روز جزا

کہے الوداع آکے منبر سے جب — وہ منبر سے رونے کی آئی صدا
نبی کی جو آواز غمگین سنے — وہ مسجد کی ہر اینٹ کو غم ہوا
وہان سے یتیم و مساکین کو — بلا کر دئے سیم و زر پارچہ
کہا ان غریبون نے اسطور سے — ہوئے بے وسیلہ ہم اے مصطفے
ہوا اسدن ایسا مدینہ مین شور — کہ رونے کی ہر سنگ سے تھی صدا
کہا سب نے اب بے وسیلہ ہوے — ہے اب کون وارث ہمارا بھلا
وہان سے نبی گھر کے در پر جو آے — کہا آکے اک اونٹ روتا ہوا
مجھے چھوڑ جاتے ہو کس شخص پر — خبر کون لے میری یا مصطفے
ٹپکتا ہوا اسر بروئے زمین — کھڑا تھا بہت شور کرتا ہوا
تو حضرت نے سمجھا کے اوس اونٹ کو — کہا فاطمہ سے کہ اے فاطمہ
رکھا کر عنایت تو اس اونٹ پہ — اسے دانا اور کاہ دے تو سدا
کہا دوسرے روز صدیق نے — مین یک خواب دیکھا ہون یا مصطفے
کھڑی عائشہ اوڑھ چادر کو تھی — ہوا سے الگ اوڑ گئی وہ ردا
کہا آپنے بیوہ ہو وے گی وہ — یہ تعبیر اوسکی ہے اسے باوفا
وہان سے یہ حضرت عمر نے کہا — مجھے خواب اسطور سے ہے پڑا
شکستہ میرا خواب مین عدل ہے — کہو مجھکو اوسکی ہے تعبیر کیا
کہا آپنے عدل ہے میرا دم — کوئی دم مین ٹوٹے گا یہ دم میرا
کہا پھر تو عثمان نے اسطرح — مجھے یا نبی خواب ایسا پڑا
کہو اوسکی تعبیر کیا ہے مجھے — ورق ایک قرآن کا اوڑتا چلا
کہا آپنے اس ورق سے یہ ہے — میری روح تن سے اوڑیگی بجا
جناب علی نے ادب سے کہا — کہ اک خواب پر سوز مجھکو دکھا
کھڑا تھا مین بکتر پہن یا نبی — وہ بکتر میرے جسم سے کھل پڑا
نبی بولے بکتر ہے مجھسے پناہ — نہ تھا کیا پناہ مین تیری مرتضے

اوٹھونگا جہان سے مین یا مرتضےٰ
کہا عائشہ نے یہ حضرت سے پہر
میرے گہر کا کہم لوٹ کر گر پڑا
کہا خواب ایسا جو عورت کو ہوا
کہا بعد زہراؓ اسنے حضرت سے یہ
ورق ایک قرآن کا تہا میرے ہاتہہ
کہا بی بی زہرا سے حضرت نے یہ
ورق سے ہے مطلب سمجہہ میری ذات
ہے نزدیک دنیا سے اوٹہہ جاونگا
کہا بعد حسنینؓ نے اسطرح
ہے ایک تخت وہ ہے ہوا پر چلا
کہا ان سے حضرت محمدؐ نے یہ
ہے میرا جنازہ جو دیکہے ہو تخت
جنازے کے نیچے میرے ہوونگے
یہ سنکر مچا شور ماتم کا وہان
کہا آکے اوسوقت جبرئیل نے
نبی نے جواب سلام اوسکو دے
کہا حق نے بعد از سلام آپ کو
لو رہے کہتے ہین قندیل یاقوت مین
یہ فرمان سنکر نبی نے کہا
موے پر بہی امت مین اپنی رہون
کہا پہر تو جبرئیل نے اس طرح
لے آتا ہون کپڑا مین جنت سے اب

غرض بے پناہ مجھہ سے تو ہوویگا
مجھے رات کو خواب ہے یہ دکہا
کہا اوسکی تعبیر کیا مصطفےٰ
یقین ہے کہ مرد اوسکا مرجائیگا
دکہا خواب مجہکو بہی اسطرح کا
یکایک ہوا پر اٹک اوڑ گیا
مین کہتا ہون تجہسے سن اے فاطمہؓ
پڑہاتا تہا قرآن مین تجہکو سدا
رہے گی تو غمگین اے فاطمہؓ
کہ اک خواب دیکہا ہے ہم نے برا
تلے اوسکے روتے تہے تہا سر کہلا
جگر گوشے سناو یہ کہنا مرا
لجاوینگے اوسکو فرشتے اوٹہا
کہ تم دونو بہائیونکا ہو سر کہلا
ہر اک جائے رونا مدینہ مین تہا
سلام علیک اے نبیؐ مصطفےٰ
کہا کیفیت کیا ہے مجہہ کو سنا
اگر زندگی چاہو تو مصطفےٰ ص
کہو تو تمہین عرش پہ مصطفےٰ ص
بہت مجہہ پہ احسان ہے تیرا خدا
جتنے تک مین امت کے اندر رہی تہا
تمہارے لئے جاکے یا مصطفےٰ
کفن کو تمہارے شہ انبیا

کہا ایسا جبوقت جبریل نے
کفن جسطرح میری امت کو ہو
ہوا حکم اللہ کا اے میرے دوست
کہ مجھکو امت کا غم ہے بہت
کہا حق نے ایسا نہ ہوگا کبھو
نصیحت کے خاطر فرشتونکے ہاتھ
یہ سنتے ہی حضرت کو غم ہوگیا
شہادت کا درجہ اسے دیوینگے
جو یک دن ہو بہو کا اگر قحط مین
رسول خدا نے کہا رب سے یہ
گذر جاؤنگا گر مین دنیا سے یہ
کہا حق نے مت غم کر اے میرے دوست
مجھے سونپ دے اپنی امت کو تو
سو یہ سنکے حضرت بہت خوش ہوے
ہوا بعد ازان پھر یہ فرمان حق
کہ جس سے تو خوش ہو ویگا یا نبیؐ
میری طبع ہو ویگی اوسوقت خوش
میری جبتلک امت نہ سب بخش جاے
کہا ایسا جبرئیل نے آپ کی
لے آتا ہون جنت سے اوقت یہ
مین دوزخ کے دروازے کرتا ہون بند
یہ کہکر مرخص ہوئے جبرئیل
تو اوسدم ادب سے پکارا کوئی

تو حضرت محمدؐ نے ایسا کہا
کفن مجھکو بہتر ہے اوسطرح کا
تجھے کون سے غم نے مضطر کیا
گنہ سے نہ ہو اس کا چہرہ برا
گنہ کے سبب انپہ یا مصطفےٰ
خلایق پہ بھیجینگے قحط و وبا
نہ ہر چند غم کر یہہ فرمان ہوا
وبا کے سبب سے جو مر جائیگا
ثواب حج کا اوسکو کرونگا عطا
خلیفہ جو ہارون موسیٰ کا تھا
یہ کہہ کسپہ امت کو چھوڑون بھلا
خلیفہ مین امت کا تیرے ہوا
مین جسکا خلیفہ ہون ڈرا وسکو کیا
کیا شکر اللہ سجدے مین جا
تجھے یا نبی اور کرون گا عطا
ہوس کچھہ نہو گی تجھے مصطفےٰ
رسول خدا نے یہ حق سے کہا
خوشی مجھکو ہو گی نہ اسکے سوا
مین اب پیشوائی کو یا مصطفےٰ
نبی اور شہیدون کا یہان قافلہ
کرون آٹھون جنت بھی آراستہ
کچھہ آرام حضرت نے اوسدم کیا
عرب ایک آہستگی سے ذرا

کہا یا حبیب خدا مجھکو اب
تو زہرا نے اوسکو کہا کون ہے
کہا فاطمہؓ نے ذرا صبر کر
کہا مجھکو فرصت نہین ایک دم
کہا پھر تو زہرا نے غصے سے جب
رہا سنکے زہرا کے غصے کو چپ
نہ کر غصہ اوس پر تو اے میری جان
تنون سے ہے جانکو کرے وہ جدا
یتیمی وہ لاتا ہے بچون کے سر
کہلے سر بٹھاوے جہانکو تمام
وہ بچون کو ما نباپ سے کر جدا
نہین ہے وہ اعرابی اے فاطمہؓ
یتیمی تیرے سر پہ آتی ہے اب
کسی سے وہ ڈرتا نہین میری جان
فقط میری خاطر ہے منظور اوسے
اوسے منع مت کر تو ای میری جان
یہ سن فاطمہؓ نے کہا روکے تب
کہا ایسا حضرت نبی نے اوسے
جو دروازہ کہولا یہ زہرا نے سن
کہا السلام علیک اے نبیؐ
اگر حکم ہووے تو یا مصطفےؐ
نہین تو چلا جاؤن پھر یا نبیؐ
یہ بولے فرشتے سے حضرت نبیؐ
اگر ہوا جازت تو آؤن چلا
کہا اوسنے مین ہون مسافر کہڑا
کہ سوتے ہین اسوقت خیرا لورا
بہت دور سے آرہا ہون چلا
چپ اب ٹہر بے ادبی کرتا ہے کیا
تو ہشیار ہو کر نبی نے کہا
نہ اعرابی ہے شخص ہے دوسرا
گہرون مین وہ ویرانی ڈالے سدا
کرے مرد کو عورتون سے جدا
کئی دلہنون کو وہ بیوہ بنا
بہیوے کلیجے مین ڈالے سدا
فرشتہ کہڑا ہے یہ آموت کا
میری جان لینے کو ہے وہ کہڑا
نہ ڈر گہر مین جاتا ہے ہر ایک جا
کسی کا نہین خوف اوسے فاطمہؓ
کہے بے شبہ اندر تو ای بہائی آ
نہ کہولون گی دروازہ بابا ذرا
نہ کہولو تو در رہ وہ ٹہرتا ہے کیا
وہ آکر قریب نبیؐ مصطفےؐ
مین جسواسطے آیا ہون ناہرا
کرون قبض تن سے مین روح صفا
ہے اسبات پر اختیار آپکا
مین اسدنکو مدت سے تہا ڈہونڈہتا

چل اب قبض کر تن سے تو میری جان
لگا قبض کرنیکو جب تن سے جان
جو امت کی ہو سختے جان سکنے
کہ سکرات امت یہ آسان ہو
یہ سنکر کہا اوس فرشتے نے یہ
سنا جب تو حضرت نے کی یہ دعا
ہوا حکم خالق کا ای میرے دوست
اگر میرے بندے ہین سب یا نبیؐ
قدم ساتھہ عالم کے جو کوئی چلے
نہ ہو جان کندن اگر فرض بعد
ہوا حکم خالق کا اسطرح سے
کھڑی رو رہی تھی بہت آہ مار
منایا جو حضرت علی نے اونہین
مجھے رونا زہرا کا آتا ہے خوش
یہ سنکر ہوا ایسا رونے کا غل
کہا فاطمہ نے کہ اے میرے باپ
مجھے بے کس و بیوسیا کئے
مجھے سونپ جاتے ہو کسکو کہو
نہ اس غم سے اب نیند آوے مجھے
نہ کھاؤن گی پیوٗن گی ہر چند مین
تمہاری جدائی سے اسدم میرا
جلایا تمہارے کرم نے سبھے +
مجھے کون چھاتی لگاوے گا اب

یہ سنکر قدم چومے اوسنے اوٹھا
تو فرمایا حضرت نے اے باوفا
وہ سب سختی مجھپر تو زر کہتا اٹھا
وہ عاجز ہے سختی اوٹھاوٗ گی کیا
میرا کیا ہے حضرت ہی مالک خدا
بصد عاجزی اپنے سر کو جھکا +
اگرچہ یہ امت ہے تیری بھلا
کرونگا کرم اونکے اوپر سدا
نہ ہوگا عذاب اسپہ سکرات کا
پڑھے آیۃ الکرسی جو کوئی سدا
گیا غم بہت خوش ہوے مصطفٰےؐ
سرہانے نبی کے اوہر فاطمہؓ
تو استنے مین بولے نبی مصطفٰےؐ
اوسے منع مت کر تو اے مرتضیٰؓ
مدینے مین یک حشر برپا ہوا
میرے سر یتیمی ہوئی برملا
میرے ولپہ غم کا ہے نشتر لگا
مین روتی رہی تم چلے مصطفاؐ
مجھے فرش کانٹون کا بستر ہوا
مجھے آب و دانہ ہے آنسو میرا
کلیجا اکرٹتا ہے یا مصطفاؐ
اگرچہ میری مان ہوئی تھین فنا
کرے پیار اب کون اے مصطفٰےؐ

جو رو دین حسینؑ و حسنؑ یاد کر + یہ فرماؤ سمجہاؤن کیونکر بہلا +
ہے افسوس سایہ ڈہلا سر سے آج دو عالم کا سردار جاتا رہا
کیا زخمی چہرے کو وہ نوچکر + کہ ناخن ہر اک اسکا خنجر سا تہا
کبہو اپنے ہاتہون سے سر پیٹتی کبہو نوچتی بال کرکے بکا +++
کبہو کہتی یا رب یہ دن کیسا ہے چلا باپ مین ہوگئی بے نوا
یہ غم باپ کا مجہکو مارے گا سچ نکلتا ہے نعرہ ہر اک آہ کا +
حسین و حسن کو کبہو کہتی تہی + چلے نانا جان تم سے ہوکر جدا
چلو لپٹو سینے سے نانا کے اب پہر اسطرح ملنا کہان ہووے گا
یہ دیدار نانا کا اب دیکہہ لو + یہ دیدار آخر ہے دیکہو ذرا +
یہ سنکر ہوا شور اس طرح کا کہ یکبار کانپے زمین و سما
زیادہ نہ گہبرا تو بچون کو روک یہ زہراؓ سے حضرت نبیؐ نے کہا
تو میری جدائی سے غمگین نہو کہ اب صبر تو سونپ بہر خدا
کہ تو فاطمہؓ چہہ مہینے کے بعد ملیگی میرے ساتہہ خوشحال آ
مگر میری امت کو مت بہول جا دعا مغفرت کی کرے فاطمہؓ
ادہر تو حسین و حسن روتے تہے محمدؐ کے غم مین یہ آہ و بکا
ہمین چہوڑ جاتے ہو تم کسکے سر جو تم ہم سے ہوتے ہین نانا جدا
کہ ہم دونون ضد کرکے روتے ہین جب اٹہاتے تہے کاندہے پہ ہم کو سدا
کرے ناز برداری اس طور کون ہمارا وہ آرام آخر ہوا
ذرا آنکہہ اب کہولکر دیکہیے کہ ہے آخری دید دیکہو ذرا
ہلا کر کہا چہوٹے ہاتہون سے یہ کہ نانا اوٹہو کچہہ کہو لب ہلا +
الٰہی اب اس چہوٹے سن مین ہمین نہ کرنا تہا غمگین اس طور سا
نبی نے یہ سن بات کو کہولی آنکہہ یہ سمجہائے اپنے گلے سے لگا
کہا اے کلیجے کے ٹکڑے میرے کرو صبر رونیکو تہانیو ذرا

مگر باعث بخشش عاصیان
نہ بہولو کبہو میرے امت کو تم
حسن سے کہا اے میرے لخت دل
شہادت تیری زہر سے ہو ویگی +
اوسی سے ہو سرسبز امت میری
کہا پہر حسین مطہر سے جب
کبہو سر پہر امت بیکیجے میرے
پسر اور بہائی بہتیجون کو سب
غرض ظہر کے بعد پیارے میرے
میرے لعل تو لال ہو خون مین +
مجہے سرخروئی خدا پاس ہو
یہ کہکر ہوے سوے جنت روان
ٹپکتا تہا ہر چشم سے خون سرخ
محمدؐ محمدؐ محمد نبیؐ
صلی اللہ علیہ وسلم
دوشنبے کا دن تہا تہا ماہ بیج
کہ تہ سٹھ برس کی تہی عمر شریف
ہے حجرے مین ہی عائشہ کے صحیح
تو اے سنی اب ختم کر داستان
تو اے سنی کر عرض حضرت سے یہ
جب آؤنگا محشر مین ہو تشنہ مین
رہین ہر دو عالم مین عزت کے ساتھہ
میرے دشمنون کو تہ پامال کر +
یہ اہل جماعت کو سب یا نبیؐ

کہ تم دونون بہائیونکے سرلگ جہکا
تمہین سے یہ امت کا ہووے بہلا
تجہے زہر ظالم کہلاوینگے لا
تو سرسبز ہو حشر مین آویگا
رہونگا مین خوش تجہسے اے باوفا
تیرے سر سے امت کو بخشے خدا
چلاوینگے نیزے جو اہل جفا
کٹاوے تو کربل کے میدان مین جا
چلے حلق پر تیرے تیغ جفا
چلا آ میرے پاس روز جزا
رہے سرخرو میری امت سدا
شفیع الامم صاحب دوسرا
مدینے مین اسدم اندہیرا پڑا
یہی شور تہا ہر طرف جابجا
کہ تاریخ تہی بارہوین ظاہرا
تہا سن گیارہوان جب ہوے فوت شا
ہے تحقیق دفن نبی مصطفےٰؐ
کہ روح مبارک پہ پڑھ فاتحہ
وہ ختم رسالت ہین شاہ ہدا
مجہے یا نبی بیکسیجے کوثر عطا
میرے جتنے شاگرد ہین باوفا
رہین خوش میرے دوست اور اقربا
زیارت ہو انکو تمہاری سدا

خدا کی عنایت سے اب یا نبیؐ
رہیں یہ محبت سے سب آلکیا

نبیؐ مصطفےٰ پر درود و سلام
تو اے سنی پہنچا بصدق و صفا

صلی اللہ علیہ وسلم

روایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

گوش دل سے مومنوں لیجئے اب
جو ہیں قربانی کا لکھتا ہوں سبب

پہلے کعبہ تھا عرب میں خوشنما
بیت معمور مقدس نام تھا

آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا
ہاتھہ سے ملکوت کے منگوالیا

اوسکی اک مدت تلک خالی تھی جا
پر نشانی کے لئے اک ٹیلہ تھا

جب زمانہ آیا ابراہیم کا
اسطرح اونکو ہوا حکم خدا

بیت معمور مقدس کی جگہہ
تو لے ابراہیم میرا گھر بنا

اونکے اسماعیل اک فرزند تھے
راحت جان و جگر پیوند تھے

ساتھہ اسماعیل کو لے کر خلیل
کی بنائے خانۂ رب الجلیل

پانچ ہیں اس سمت کو کوہ بلند
اونکے پتھر آپ کو آئے پسند

جب فرشتے آ خدا کے حکم سے
دیتے تھے لا لا کے سنگ اون کوہ کے

کعبۃ اللہ خود بناتے تھے خلیل
دیتے تھے فرزند کیچڑ بے دلیل

بنتے بنتے کعبہ اونچا ہو گیا
پھر نہ پہنچا ہاتھہ اسماعیل کا

حکم رب سے آیا یک سنگ گران
رکھا اوس پتھر پہ کیچڑ اس زمان

پھر وہ پتھر اوٹھہ کے ابراہیم کو
دیتا تھا ہر وقت کیچڑ مو بمو

جب کھڑی تب یار کعبہ ہو گیا
کی وہ پتھر نے خدا سے التجا

یا الٰہ العالمین سرور کرے
مجھکو اپنے گھر سے تو مت دور کر

حکم حق آیا اے ابراہیم تو
رکھہ جدا کر ایک طرف اس سنگ کو

تا زیارت اسکی ہووے خلق میں
خوب عزت اسکی ہووے خلق میں

حکم ایسا جب کیا اللہ نے
سنگ چمکایا خلیل اللہ نے

کرسی ابراہیم کی ہے اسکا نام | جسکی کرتے ہین زیارت خاص و عام
الغرض باعز و اکرام تمام | ہوگیا تیار کعبہ والسّلام
جب تو ابراہیم نے باشکر رب | کی ضیافت خوب مسکینون کی تب
جب ضیافت سے فراغت ہو گئی | جو کہ ہوتی تھی سخاوت ہو گئی
ایک شب دیکھا خلیل اللہ نے خواب | حکم آیا دے تو قربانی شتاب
سکی دعوت تو نے کی اے خوش قرین | کیا ضیافت میری کچھہ کرتا ہے سین
خواب سے چونکا جو یہ سنکر خبر | صبح کو قربان کئے یک سو شتر
دوسری شبکو کیا آرام جب | حکم حق آیا کہ قربان کرو اب
جب سنی اللہ سے پھر اوسنے خبر | سو شتر قربان کئے بار دگر
تیسری شبکو جو سویا ذی ہمم | حکم آیا دے تو قربانی بہم
جب ہوئی ایک فکر ابراہیم کو | عرض کی اللہ سے آزردہ ہو
یا الٰہی ہون نہایت دل ملول | کیا کرون قربان جو تجھکو ہو قبول
حکم آمد اے خلیل نیک خو | لن تنالوا البرّ حتےٰ تنفقوا
میری رہ مین جو تری پیاری ہے چیز | جلد کر قربان اسکو اے عزیز
یعنی جو تیرا پسر ہے پاکذات | اوسکو کر قربان اے عالی صفات
سنکے یہ کہنے لگا حق کا خلیل | ذبح مین کرتا ہون اسکو یا جلیل
ایک پسر کیا ہے فدا تجھپر ہزار | پر تجھے منظور ہو اے کردگار
حکم تیرا کسطرح ہووے عدول | مین نے کی بیٹے کی قربانی قبول
پھر تو بیٹے کو سنایا حکم رب | ذبح و قربانی کا وہ سارا سبب
تیری قربانی یہ ہے حق کی رضا | بول کیا کہتا ہے تو اے باوفا
سنکے بیٹے نے کہا اے بابا جان | ہون رضا سے حق یہ راضی بیگمان

قطعہ

برسرم صد گونہ احسان خدا است | صد سرم قربان بقربان خدا است

گر قبولش افتد اکنون حاضر است　　جان این سکین قربان خدا است

آمین اب مجھکو سعادت ہے حصول　　اور قربانی تہاری ہو قبول

مین ہون راضی حکم رب پر جان سے　　سر نہ پھیرونگا کبھو فرمان سے

جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات　　فکر کی دل مین خلیل نیکذات

مان کو اوسکی گر سناؤن یہ سبب　　جان پر اسکی بڑا ہوگا غضب

اور کچھ ہو وے تو پھر کیا بات ہے　　ذبح بیت فرزند کی آفات ہے

ایک ہی اسکو ہے بیٹا مہ جبین　　ذبح پر اوسکے ہے راضی یا نہین

یا الٰہی کیا کرون ہیہات ہے　　جان پر میری بڑی آفات ہے

گر محبت پر دل اسکا آئے گا　　میرے وعدے مین خلل پڑ جائیگا

روک کر دل کو خدا سے کی دعا　　یا الٰہی ہو میری حاجت روا

جیسا مین اس بات پر ہون استوار　　وہ بھی راضی ہو وے اے پروردگار

مانگ لی اللہ سے جب یہ دعا　　پاس بی بی ہاجرہ کے چل دیا

بولا بی بی سے کہ اے روشن جمال　　اسقدر آیا ہے حکم ذو الجلال

ذبح کر بیٹے کو میری راہ مین　　تحفہ یہ مقبول ہے درگاہ مین

بولو کیا کہتی ہو ہے یہ حق کی بات　　تم ہو راضی یا نہین اے نیکذات

سنکے بی بی نے کہا جب حکم رب　　مین ہون حاضر جان و دل سے بے تعب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد　　اے فدائے نام او صد جان باد

شد بنائے کعبہ از حکمش بنا　　صد پسر بر حکم او قربان باد

دل سے راضی ہون مین اسکے حکم پر　　سو پسر قربان ہین کیا ہے یک پسر

حق کو سونپا مین نے اسمٰعیل کو　　خیر اب لے جاؤ تم قربان کرو

دیکھا جب راضی ہے یہ فرمان پر　　لے چلا مان سے جدا بیٹے کو کر

لے کے بیٹے کو خلیل معتبر　　پہنچے رفتہ رفتہ اک میدان پر

تب کہا بیٹے نے تم ای باباجان
باندہو اک پٹی میری آنکھونپہ بان

اور ایک پٹی تم اپنی چشم پر
باندہ لو آوے نہ تا مہر پسر

جسگہڑی مہر پسر آوے او بل
وعدہ حق مین پڑے گا بس خلل

جب تو ایک آنکھونپہ پٹی باندہ لی
اور ایک چشم پسر پہ بہی بندہی

ذبح کرنے کو سلایا خاک پر
اور چہری رکہی گلے پہ بے خطر

زور سے جب پہیرنے خنجر لگا
حلق بچے کا نہ ایک ذرہ کٹا

دہار تب اوس خنجر خونریز کی
گہسکے پتہر پہ نہایت تیز کی

جب ملا بیٹے کے اوسنے حلق پہ
ہوگئی پہر دہار اوسکی کند تر

پہیرتا تہا زور سے صاحب قرین
پر وہ خنجر حلق پہ چلتا نہین

پوچہا ابراہیم نے خنجر کو جب
بول تو چلتا نہین ہے کیا سبب

حق نے دی اوسوقت خنجر کو زبان
یون لگا رورو کے وہ کرنے بیان

حق نے فرمایا تجہے قربان کر
جب کئی قربان کئے تو نے شتر

تیری قربانی نہین آئی قبول
تو ہوا اسدم نہایت دل ملول

جب ہوا فرمان کہ کر قربان پسر
تو ہوا راضی خدا کے حکم پر

اور پسر بہی تیرا راضی ہوگیا
اپنی قربانی پہ اے اہل صفا

ہوگے راضی اسکی مان نے بہی کہا
مین نے سونپا تجہکو اے بارخدا

یعنی اسمعیل کو سونپا تجہے
یہ امانت میری ہے اب دیکہئے

حسن نیت سب کی سن اے سربلند
حق تعالی کو بہت آئی پسند

حلق پہ بچے کے اب تو مجہکو مل
بولتا ہے اے چہری تو جلد چل

حکم حق آتا ہے مجہکو دمبدم
ہان چہری مت کر گلا اسکا قلم

ہے امانت ہاجرہ کی اسلئے
حق تعالی منع کرتا ہے مجہے

حکم یا تیرا سنون یا حکم رب
کیا کرون مین اے خلیل اللہ اب

قطعہ

چون بہ نرم حلق طفل بے گناہ　　آہ می جنبد بغم عرش آلہ
ازو جود قدسیان آسمان　　می برآید این زمان یک شور آہ
جا تکبر کا توڑن سب مجھے یارا نہین　　کیا یہ طفل اللہ کا پیارا نہین
اسطرح خنجر خلیل اللہ کے سات　　کر رہا تہا مومنوا وسوقت بات
تب جلالت سے ہوا حکم جلیل　　جلد جا وبتے کو لے کر جبرئیل
ذبح کرتا ہے پسر اپنا خلیل　　ہان نہووے ذبح وہ اے جبرئیل
رکہدے جا دنبے کو تو خنجر تلے　　تاکہ اسمعیل میرا بچ رہے
حکم سے اللہ کے روح الامین　　لیکے دنبے کو شتابی سے وہین
رکہدیا خنجر تلے اوسوقت آ　　اور اسمعیل کو چہڑوا لیا
جب چلا خنجر گلے پر تیز ہو　　تب خلیل اللہ نے دیکہا روبرو
دست بستہ ہے کہڑا آگے پسر　　رکہی پیشانی زمین پر شکر کر
مومنو فرمائے حضرت مصطفے　　سنت ابراہیم کی لانے بجا
یعنے ایک بکرے کو تم قربان کرو　　اور وہ بکرا ہے بے عیب ہو
مصطفے کا حکم اے سنی مدام　　لا بجا ہر وقت ہر اک صبح و شام
مصطفے پر اور ابراہیم پر　　فاتحہ پڑہ سنی تو شام و سحر

صلی اللہ علیہ وسلم

کرامات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ و حضرت غوث الاعظم

قدس اللہ سرہ العزیز

کیا روایت ہے یہ غمگین دوستو　　دل لگا کر آج تم مجھ سے سنو
معتبر کنز العبادت ہے کتاب　　اسمین لکھتا ہے یہ حال غم مآب
ایک یہودی تہا کوئی اے مومنو　　قوم میت مین اپنی بس با آبرو
اوسکو اک بیٹی نہایت تہی حسین　　حسن سے جسکے خجل ماہ مبین
اوسکی آنکھو نمین یہ تہی جادوگری　　دیکہکر جسکو مسخر ہو پری

دونون دیدے دو سیہ بادام تھے ۔ کاکل مشکین دلون کے دام تھے
کیا وہ دیدے بر سر نخچیر تھے ۔ دیدۂ آہو یہ آہو گیر تھے
دیکھے گر بھر کر نظر جادو نگاہ ۔ عاشقون سے کچھ نہ نکلے غیر آہ
مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال ۔ عاشقونکے خون پہ دیدے لال لال
تھی کمان ابرو و مژگان تیر تھے ۔ سیکڑون دل اوسکے بس نخچیر تھے
زلف سنبل سرو قد غنچہ دہن ۔ لعل لب سوسن زبان شیرین سخن
قد قیامت اور یہ تھی چہرے کی تاب ۔ تہا سوا نیزے پہ گویا آفتاب
شعلہ رو تھی اور لباس اوسکا زری ۔ حسن کے عالم مین تھی آتش بھری

غزل

پرور خود گر خرامان آمدے ۔ عاشقان را جان در جان آمدے
تازگی بگرفتی از سر بوستان ۔ چون نسیم تازہ خندان آمدے
چون کشادی طرۂ مشکین خود ۔ بوی خوش در سنبلستان آمدے
دردمندان را اگر کردی نگاہ ۔ درد را نفرت ز درمان آمدے
گر فشردی آب از گیسوی خود ۔ در خجالت ابر نیسان آمدے
گر ز گوشہ آمدے ابرو کمان ۔ صد دل و جان بہر قربان آمدے
ذرہ وار آن یافتی ای سنی نور ۔ چون ببام آن مہر رخشان آمدے

اسطرح تہا حسن اوسکا لا بیان ۔ جس سے شرماتا تہا مہر آسمان
الغرض وہ غیرت خورشید و ماہ ۔ ہو گئی بیمار تہا حکم اله
ایسا بیماری نے کچھ صدمہ کیا ۔ ہو گئی معذور تر وہ دلربا
دونون آنکھین رہگئین جب دیدے ۔ دل شکستہ ہو گیا امید سے
کان بہرے ہو گئے اور پانون لنگ ۔ پہر تو اوس گل کا ہوا کچھ اور رنگ
تن مین تہا لرزہ نہایت بیقرار ۔ جسم لاغر ہو گیا دل سوگوار
گوشت گھلکر تہا عجب کچھ اسکا حال ۔ استخوان باقی رہی تہین اور کہال

ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اسکو تھا
زندگی مین ذائقہ سکرات کا

اسطرح سے ہو گئی بیمار تر
اوسکو ہر موے بدن تھا نیشتر

اوس رخ پر حسن پر مانند ماہ
آیا بیماری کا ایک ابر سیاہ

طرۂ مشکین جو تھا آراستہ
باد صرصر سے پریشان ہو گیا

وہ قد سرو خرامان واہ واہ
خشک ہو کر بن گیا مانند کاہ

وہ تر و تازہ جو تھا غنچہ دہن
ہو کے خوشیدہ ہوا بس بے سخن

وہ خرامان سرو قد نازنین +
ناتوانی سے ہوا مسند نشین

اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا
ہو گئے سب تیر مژگان ریخت

روغن ان دو چشم کے بادام کا
بہہ گیا جب ہو گئین وے بے جلا

یعنے جو نقد بصارت اوسمین تھا
لے لیا غارت گر علت نے آ

تن جو اوسکا پھول کے مانند تھا
کیا کہون مین سو کہہ کر کانٹا بنا

مثل طوطی وہ جو تھی شکر زبان
آہ و نالے سے ہوئی فریاد خوان

مارتھی نسخون کی اوس بیمار پر
پر دوا ہوتی نہ تہی کچھہ کارگر

باپ نے دیکھا نہین ہوتا علاج
مشورت کی دل سے اپنے لاعلاج

باغ مین اپنے اوسے لیجائیے
آب و دانہ بہی وہین پہنچائیے

شاید اس جا کی ہوا بہا جائیگی
صحت اوسکو کچھہ تو منہہ دکھلائیگی

شہر کے باہر ایک اوسکا باغ تھا
لے گیا بیمار کو اس مین اوٹھا

وہان بہی وہ بیمار و زاری مین رہا
پر کسی صورت نہوتی تہی شفا

روز و شب اسکو نہ کچھہ آرام تھا
آہ و زاری سے ہمیشہ کام تھا

اوسکی بیماری مین بس اوس کا پدر
خرچ کر ڈالا تہا سیم و زر

شہر مین جا کر کے کچھہ فکر معاش
اوسکے منہہ مین وہ چوا دیتا تھا اشک

آپ بہی کر لیتا کچھہ کچھہ زہر مار
کیونکہ رہتا تھا نہایت دلفگار

چھوڑ کر اک روز اس بیمار کو
شہر مین جا کر رہا کچھہ کار کو

لگ گیا اس روز اوسکو ایسا کام
باغ مین بیار وہ تہی بے قرار
بے قراری مین گئی جب شب گذر
بہائی دل کو صبح کی ٹہنڈی ہوا
اک پرندکی صدا نے دردناک
ناگہان دلمین الم پیدا ہوا
آئی بے طاقت وہ اوٹہتی بیٹہتی
جب گیا اوس جہاڑ کے نیچے گذر
پہر پرندے نے جو کی آواز غم
دو نون آنکہون سے وہ تہی معذور تر
دیکہنے کی آرزو تہی مرغ کو
دیکہہ تو سکتی نہ تہی لیکن ذرا
اوس پرندے نے جو جہٹکے اپنے پر
جب پرون سے اوسکے وہ قطرہ گرا
کہل گیا دیدہ تو دیکہا کر نظر
خون پرون مین اور دل ناشاد ہے
چشم پر اوسکی جو وہ قطرہ گرا
پہر تو اوسنے ہاتہہ دو پہیلا دئے
خون ملا وہ دوسری بہی چشم پر
اور تہوڑا خون اوسکا جہیل کر
جسم بے راحت کو راحت ہو گئی
بدر سیما ہو گیا تہا جون ہلال
جسم وہ کانٹا بنا تہا سو کہہ کر
شہر مین ہی رہ گیا اک شب تمام
درد بیماری سے روتی زار زار
ہو گیا یکبارگی وقت سحر
ہر پرندہ چہچہانے کو لگا
جب سنی اوسجا وہ نقش فرش خاک
جان پر اک اوسکی غم پیدا ہوا
کرکے کچہہ ہمت وہ اوٹہتی بیٹہتی
تہا پرندہ پر الم اوس جہاڑ پر
جوش دل کو آ گیا اوسکے بجسم
دیکہہ کچہہ سکتی نہ تہی بہر کر نظر
اوسکے دل اندر بہت اہی دوستو
آرزو سے اپنا سر اونچا کیا
گر پڑا قطرہ اک اوسکی آنکہہ پر
ایک دیدہ اوسکا روشن ہو گیا
مرغ اک بیٹہا ہے خونین تر بتر
مرغ بیٹہا کر رہا فریاد ہے
خون تہا اوس مرغک ناشاد کا
خون کے جب اور کچہہ قطرے گرے
آ گیا اوس چشم مین نور بصر
جب لگا یا اوسنے اپنے جسم پر
چلنے پہرنے کی بہی طاقت ہو گئی
پہر نئے سر سے ہوا بدر کمال
ہو گیا مانند گل پہر تازہ تر

تاب بیماری سے تھا چہرہ سیاہ — پہر درخشان ہو گیا مانند ماہ
اک خوشی سے کر رہی تھی سیر باغ — لعل لب سے اوسکے تھا لالہ کو داغ
اوس گل رخسار پہ بلبل ہزار — چہچہاتے کر رہے تھے جان نثار
ایسے مین آیا وہان اوس کا پدر — دختر بیمار کی لینے خبر
دیکھتا کیا ہے نہ وہ بیمار ہے — اور نہ آواز دل لاچار ہے
غمزدہ ہو کر چلا جب ڈھونڈھتا — ناگہان اوس باغ مین دیکھا ہے کیا
غنچہ لب رشک چمن اک نازنین — ہے کھڑی پر اوسکو پہچانا نہین
پوچھا اوس سے تب کہ اے رشک بہار — میری اک بیٹی تھی یہان بیمار وار
کیا اوسے دیکھے ہو تم نے اس جگا — بول درد دل اب پریشان ہے میرا
تب کہا اوسنے کہ اے بابا عزیز — کیا نہین بیٹی تمہاری یہ کنیز
دیکھ کر پوچھا یہ کیا صورت ہوئی — کونسی صورت سے کہہ صحت ہوئی
باپ کو اوسنے سنایا ماجرا — اوس پرندکا ہی بتلایا پتا
اوس پہ وہ سی نے جو دیکھا جہاڑ پر — ایک غمگین ہے پرندہ خون مین تر
پوچھا اوسکو جب اے مرغ کارساز — کس ولی کی ہے تو روح جانگداز
یا فرشتہ ہے کوئی افلاک کا — یا ہے دم کوئی ولی پاک کا
شکل بدلا کر یہان آیا کدہر — تیرے خون مین اسطرح کا ہے اثر
کسنے تجھکو آج مارا تیر ہے — کس شکاری کا ہوا نخچیر ہے
چھوٹ کر آیا ہے کہہ کس باز سے — غم نمایان ہے تیری آواز سے
عارضے سے یا کہ دل ہتوا ہے خون — یا کسی کے غم مین تو روتا ہے خون
اس پرندے کو خدا نے دی زبان — جب تو یہ کہنے لگا گریہ کنان
مین فرشتہ ہون نہ روح اولیا — یہ خیال خام دل مین تو نہ لا
روح و دیون کی بدلتی ہے کہین — مومنون لکا یہ عقائد ہے نہین
کان رکھکر سن میرا اب ماجرا — مرغ ہون اک مین بھی غم کا مبتلا

اٹھ مارا مجھکو کوئی تیر ہے
ہان مگر غم کا یہ دل نخچیر ہے

پنجہ کھایا ہون مین غم کے باز کا
ہے یہی باعث میرے آواز کا

ہون نہ بیماری مین کوئی مبتلا
ہے مقرر غم کا مجھکو عارضا

خون بہاتا چشم سے مین غم گزین
کیا کرون کچھ جسم مین خون ہی نہین

حال مت پوچھ اب دل مغموم کا
ہے پر وہین میرے خون مظلوم کا

یعنے وہ حضرت نبی کا جانشین+
تن پہ کھایا اپنے زخم اہل کین

خنجر و تیر و تبر سے وائے غم
ہوگیا زخمی بصد ظلم و ستم

جسکو کاندہے پر بٹھاتے تھے نبیؐ
اوسکا تن زخمی کئے ہین اب شقی

جو رسول اللہ کا ہے دلستان
وائے غم وہ ہوگیا لوہولہان

تیر جب اوسکو لگا میدان مین
چبھہ گیا پیکان نبیؐ کی جان مین

جسگھڑی زخمی شہ والا ہوا
کربلا مین خون کا نالا بہا

اوسکے خون پہ چرخ نے خون رو دیا
ہوش ہر اک اہل جان نے کھو دیا

اوسکے جب خویش و اقارب کٹ گئے
زخم سے اونکے کلیجے پھٹ گئے

خون بہا جب شاہ نیکو فال کا
حال تب سے ہے یہ غم منوال کا

جب یہودی نے سنایہ حال غم
رو دیا یکبار بادرد و الم+

مرغ سے بولا کہ کہہ بہر خدا
کون سے ہین وے رسولؐ کبریا

نام تو انکا سنا مجھکو بہم
ہوگیا جنکے نواسے پر ستم

سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ کی
بولا کیا ہو وے ثنا اوس شاہ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ

آن شہ دین مظہر نور خدا است
سید عالم رسول کبریا یست

شد وجودش موجب ہستی خلق
آن شہ کونین ختم الانبیاست

مقتدائی دو جہان آن ذات پاک
جادۂ پیشینیان را پیشوا است

پایمالش آمدہ لات و منات
ذات پاکش رہنما و مقتدا است

دست عالم از ضلالت برگرفت
آنهمه گمگشتگان را رہنماست
حضرت موسی عصا بردار او
کلمه او ما ضعیفان را عصاست
حضرت عیسی مسیحائی چه کرد
آن مسیح درد عصیان و خطاست
نفسی نفسی ہر نبی گوید مگر
در قیامت آن نبی دوسراست

محمد حق از آم مقبولش عیان
نامش ای سنی محمد مصطفیٰ ست

اوس نبی ہی کی یہ آل پاک ہے
جسکے خون مین تر جو یہ غمناک ہے
سنکے بولا وہ یہودی غم نکہا
حق تعالیٰ اونکو بخشیگا شفا
اونکے ظالم حق سے شرمندہ رہین
خون بہا تو کیا یہ یہ زندہ رہین
خون بہا کر ظالمون کے ہاتہہ سے
جیتے جی تو ہین نہ اس آفات سے
جام آب زندگی پیتے تو ہین
خیر گر زخمی ہوے جیتے تو ہین
گر وہ زندہ ہین تو بس اتنا ہی بس
ہو دیگی صحت یہ اونکو دسترس
آفتین گر جان پہ ہین انسان کی
خوف کیا پر خیر ہووے جان کی
کا ہیکو روتا ہے شور و آہ سے
رکہہ تو امید شفا اللہ سے
سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ بھر
یون کہا رو رو کے او سودم بسر
ہے شفا زندونکی خاطر ایجوان
کیا ہوا ابتک نہین تجھپہ عیان
زندہ گر رہتا وہ فرزند علیؑ
کا ہیکو ہوتی مجھے یون بیکلی
مصطفیٰ کا وہ نواسا مر گیا
سر کٹا کر ہائے پیاسا مر گیا
دیکھ لے یہ جسم اور یہ میرے پر
اوسکے ہی خون مین ہوے ہین تر بتر
تب یہودی نے بعد غم یون کہا
واسطے اللہ کے کہہ کچھ ماجرا
اونکی مظلومی سے جان اکہڑی ہے اب
بول مجھکو کیفیت اسوقت سب
تجھکو کس نے دی خبر اس حال کی
کیا ہے صورت مصطفیٰ کے آل کی
تب کہا اس مرغ نے ای باخبر
حال غمگین سن ذرا اب غور کر
ایکدن کا ذکر ہے ہم مرغ چند
سوے صحرا چلدیے اے ہوشمند

صلی اللہ علیہ وسلم

واسطے چارے کے نکلے سب کے سب
مشورت تب کی کہ ہر اک ہو جدا
الغرض ہر اک وہان ہو منتشر
پہر تو چرچک کرکے ہم یکجا ہوئے ہو
مہر کی گرمی سے جان بیتاب تہی
دوپہر تہی سر پہ تہا جب آفتاب
تاب چلنے کی نہ تہی انسان کو
دہوپ کالا تہا کہ جلتی تہی مین
دہوپ سے بیتاب ہو کر ہم تمام
جہاڑ اک آیا نظر مین سایہ دار
جب لگی اوس جہاڑ کی ٹہنڈی ہوا
کوئی تو سائے مین مرغولا کرے
کوئی بولے آب اور دانے کی بات
الغرض ہم سب وہان بایکدگر +
ایسے مین ایک غیب سے آئی ندا
آج ہے آفات مین میرا حسین رض
دہوپ مین جلتا ہے میرا نازنین
وہ وہان ہو کا پیاسا ہے کہڑا
اوسکے بچے آہ ہر یکدم بہرین
بلبلا وین ہوک سے بچے تمام
پیاس سے نکلی ہے وہان اونکی زبان
بند پانی اونپہ ظالم نے کیا
آب ودانہ تین دن سے اونپہ بند

پر کہین چارہ نپایا ہم نے تب
واسطے چارے کے جانا جابجا
اپنے چارے کو چلا پر کہول کر
آئے سب مل ملکے کرتے گفتگو
دہوپ سے چربی پگل کر آب تہی
ٹہرنے کی تہی زمین پر کچہہ نہ تاب
دہوپ مین تہا اک تڑپتا جان کو
تہے بہڑکتے شعلہائے آتشین
آئے سایہ ڈہونڈتے باہم تمام
جا کے اوس پر ہم نے تب پایا قرار
دل پہ فرحت ہو گئی بے انتہا
کوئی بولی اپنی خوش بولا کرے
کوئی اپنی سیر کر آنے کی بات
بات کرتے تہے خوشی مین آن کر
ای پرند و چین سے بیٹہے ہو کیا
تمکو خوش آئے بہلا اس جائے چین
تم یہان اچہے ہوئے سایہ نشین
آب ودانہ تمکو خوش آیا بہلا +
تم یہان سائے مین مرغولا کرین
تمکو خوش آیا بہلا کیسا طعام
کسطرح پانی پیا تم نے یہان
تم نے اچہا سرد و تر پانی پیا
تمکو عیش اسجائے کیا آیا پسند

آب ودانہ تمسکو بہایا کس طرح / عیش یہان تمکو خوش آیا کس طرح
آہ ونالے کا وہان ہے غلغلہ / چہچہانا تم کو کیا اچہا لگا
اب نہ آئی دہوپ کی کچہہ تمکو تاب / دہوپ مین جلتا ہے میرا آفتاب
سیکڑون اوسپر وہان چلتے ہین تیر / خون مین آغشتہ ہے میرا امیر
اپنے سب خویش و اقارب کو کٹا / آپ ہی تیار مقتل پر کہڑا
زخم کہائے شاہ نے تلوار سے / صاف پر کرتے ہو کیا منقار سے
قاتل اوسکے قتل پر تیار ہے / چین تمکو اب یہان ہر بار ہے
جسکو کاندہے پر بٹھاتے تہے رسول / وہ زمین گرم پر ہے دل ملول +
قافلہ اوسکا وہان تاراج ہے / کیا جماعت خوش تمہاری آج ہے
جو پلا خُلق رسول اللہ مین / تشنہ لب ہے وہ کہڑا جنگ گاہ مین
ظالمونکے اسپہ اب آفات ہے / تم کرو اس جا خوشی کی بات ہے
کچہہ بہی آیا تمکو اب اس کا خیال / ہے مرے محبوب کا کسطرح حال
الغرض ہم نے سنی جب یہ ندا / جسم مین ہر اک کے لرزہ پڑ گیا
اُڑ چلے ہم جب بسوئے کربلا / جا کے کیا دیکہے کہ وہ شاہ ولا
ذبح ہوکر وہان پڑا ہے خاک پر / گرد اوسکے ہین پڑے خویش و پسر
جسم تیرون سے ہوا ہے چاک چاک / لاشۂ مظلوم ہے آلودہ خاک
مصطفےٰ کے جانشین کو دیکہکر / ہو گئی آفت ہماری جان پر
لاشۂ پرخون پہ لوٹے سارے جا / پہر وہان سے اوڑ کے ہر اک چلدیا
کچہہ نہ تہی تب ایک کی ایک کو خبر / ہو گئی ساری جماعت منتشر
جسطرف دل لے گیا اوسطرف کو / ہر پرندہ اوڑ چلا بے ہوش ہو
اسطرح سے بین بہی ہو کر پرُ الم + / آ گیا اوس جہاڑ پہ با درد و غم
کاٹ لیتا حلق پر خنجر نہین / کیا کرون کچہہ تیز یہ شمشیر نہین
ہے یہ خون اوس کشتۂ شمشیر کا / ہے یہ خون زخم تن شبیر کا

دیکھکے یہ وہ مرغ وہان سے اوڑ گیا ‏— یہ یہودی اسجگہہ غمگین بنا
دل ہوا از بسکہ اوس کا نرم تر ‏— اپنی دختر سے کہا اے باخبر
جسکے خون مین اس طرح کا ہوا اثر ‏— اوسکے جد کا کیون نہو دین خوبتر
الغرض بیٹی کو لے وہ باصفا ‏— شہر مین جا کر اقارب سے کہا
دین محمد کا کرو تم اب قبول ‏— وہ یقین برحق خدا کا ہے رسول
حال جو گزرا سنایا انکو سب ‏— اور دختر صحت پانے کا سبب
جب سنا خویشون نے اوسکے ماجرا ‏— سب نے تب کلمہ محمد کا پڑہا
وہ یہودی بھی مع دختر دوران ‏— پڑہ لیا کلمہ بدل ہو شادمان
دیکھئے شبیر کے خون کا اثر ‏— درد کو ہر اک دوا ہے نیشتر
غم کرو شبیر کا اے دوستو ‏— خوش رہو گے مصطفےٰ کے روبرو
بس کر اے سنی یہ غم کی داستان ‏— کیا بیان ہووے کہ ہے قاصر زبان
فاتحہ پڑہ ابتو اے سنی بہم ‏— ختم کر کر داستان درد و غم

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ دربیان شیخ صنعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذات خالق قل ہو اللہ احد ‏— لم یلد و احد ولم یولد احد
ذات باری لاشریک وحدہ ‏— ہے رسول اللہ محمد عبدہ
صلوا صلوا علیہ و آلہ ‏— والصلوٰۃ اللہ علی اصحابہ
بعد حمد و نعت کے ہو باادب ‏— مین کرامت غوث کی لکھتا ہون اب
وعظ مین اک روز حضرت نے کہا ‏— میرے کاندہے پر ہے پائے مصطفےٰ
ہین ولی جو حاضرین و غائبین ‏— اور جو ہین اولین و آخرین
ہے قدم میرا سبھونکے دوش پر ‏— حق تعالی نے مجھے دی ہے خبر
آپنے جسوقت یہ فرما دیا ‏— فضل حق سے اولیا نے سن لیا

یعنے وہ آواز شاہ کاملین
حاضرین و غائبین کے کان مین
سنکے یہ آواز شاہ اولیا
غوث الاعظم کا وہ پاےُ نیکتر
شیخ صنعان تھا جو پیر اصفہان
دوستان حق سے اک مین ہی تو ہون
تب فرشتے سنکے اس آواز کو
غوث نے سنکر شتابی سے کہا
آئی ایسی درگہ رب سے ندا
سب نے کاندہے پہ لیا میرا قدم
جو کہ رحلت پا چکے تھے اولیا
لیئے اپنی قبر سے گردن اوٹہا
شیخ صنعان نے کیا انکار اب
یہ نہین سمجھا وہ پیر اصفہان
یعنے آنحضرت محمد کا قدم
اوسکے پاے موجب برکات ہے
یہ نہین سمجھا کیا دیگر خیال
گر قبول اوسکو نہین میرا قدم
چپ رہے فرماکے اتنا دستگیر
شیخ صنعان نے یہ دیکھا شبکو خواب
ایک بت کے روبرو ہو باادب
صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان
خواب یہ اچھا نہین ہے دوستو

سن چکے سب اولین و آخرین
جبکہ پہنچا دی خدا نے آن مین
سب نے گردنکو جہکا کر یون کہا
دوش پر سر پر ہماری چشم پر
سنکے بولا کبر سے وہ ناگہان
کیا سبب اسکا قدم کاندہے پہ لون
لاکے پہنچاے وہ شاہ راز کو
اپنی جانب سے مین کچہہ بولا نتھا
مین نے پہنچایا جو تھا حکم خدا
عاجزی سے کرکے اپنی پشت خم
اون سبھون نے ہی قدم میرا لیا
سب نے رکہدی صاف میرے زیر پا
یہ نہین معلوم اس کا کیا سبب
اس سخن مین دیکہو ہے راز نہان
عبد قادر کو ملا ہے باکرم
پانون حضرت کا بہی اسکے ساتہہ ہے
لایا نادانی سے دلپر وہ ملال
لیوے گا گردن پہ سور کا قدم
غوث الاعظم شاہ دین پیران پیر
آپ شہر روم مین پہنچے شتاب
صاف سجدہ کر رہا ہے بے سبب
بولا مجہکو اسمین آتا ہے گمان
یہ نہین معلوم کیا انجام ہو +

یہان سے چلئے کعبۃ اللہ کی طرف / دل لگانا اپنا اللہ کی طرف
اتفاقاً شیخ صنعان قصد کر / چلدئے حج کے لئے خورسند تر
ساتہہ اُنکے چار سو تہے سب مرید / جب چلے ہو عازم حج سعید
راہ مین ترسا کی اک لڑکی حسین / اپنے بنگلے پہ تہی بیٹھی نازنین

غزل

دلفریب و دلربا رشک قمر / گل رخ و غنچہ دہان و سیم بر
تیر مژگان گوشہ ابرو کمان / چشم نرگس سحر گر جادو نظر
مہر خوبی شعلہ رو آتش پری / زآتش عشق آب زاہد گرم تر
گیسوے شبرنگ بر رخسار صاف / چون بخوبی ہمقران شام و سحر
از مئ خوبی لبالب جام چشم / ہوش سنی صاف بردہ در نظر

کافرہ ترسائی تہی آتش پرست / بلکہ خاکستر مین آتش اوس سے پست
شعلہ رو کچہہ ایسی آتشناک تہی / رشک سے گہل گہل کے آتش خاک تہی
بیٹھکر دوکان پہ بیچے تہی شراب / عاشقون کے دل وہ آتش پہ کباب
نازنین ایسا بہت قہوہ فروش / ایک ادا مین لوٹ لے زاہد کا ہوش
آگ کو رغبت سے یہ پوجا کرے / آگ اوسکو رشک سے دیکہا کرے
آگ کو پوجا کرے یہ شعلہ خیزتر / آگ کی اسپر نظر تہی تیز تر
سنگدل وہ بت کہ آتش رنگ مین / کیونکہ ہووے آگ اکثر سنگ مین
دیکہتے ہی اوسکو عاشق ہوگیا / کاہیکا عاشق کہ فاسق ہوگیا
مارتا تہا جسطرح کعبے کا دم / ہوگیا ویسا پرستار صنم
شیخ جی بہولے حرم کا صاف نام / بت کا جبدم بہا گیا بیت الحرام
ہوگیا کر عشق سے کعبے کا عدم / وہ مسلمان کافر عشق صنم
ہوگیا زلف صنم کا تار تار / شیخ صاحب کے گلے زنار وار
کعبہ جب روے صنم کا بہا گیا / طاق مین ابرو کی جا سجدہ کیا

وہ صنم ابرو جو دیکھا یار کا
اوس کمان ابرو کا دیکھا جب کہ تیر
مانگ سے کرنا نے دل شیخ کا
پر گہرا اوس مانگ کی کیا دون نظیر
یا کہون مین کہکشان پر ضیا
یا کہون مین کر چکا شاید گذر
جوئے حیوان یا کہ تہی ظلمات مین
یا کہون مین ابر مین تہا صاعقہ
حق و باطل کی سمجہہ مین ابر و برق
مانگ کیا تہی زاہدون کی آہ تہی
زلف اوسکی دام تہی اک جان پر
زلف کیا زاہد کو لائی دام مین
دلوسا دل ہوگیا کاکل رسن
شیخ تسبیح سلیمانی کو چہوڑ
پہنکدی تسبیح منتوا لا ہوا
کا ہیکی تسبیح تہا وہ اور طور
شیخ صاحب چہوڑ کر سب عقل و دین
ٹکٹکی باندہی صنم کے روبرو
چہوڑ کر پاس نفس پاس قدم
اسطرف بہی عشق نے جذبہ کیا
وہ جہان بیٹھی تہی پہر اُٹھی نہین
چپکی بیٹھی تہی نہ کس سے تہا کلام
کہنا سننا ہوش کے سب سات ہے

صاف محراب عبادت کرلیا +
ہوگیا نخچیر شیخ گوشہ گیر
لے لیا ایمان کامل شیخ کا
کوڑیالے سانپ کی تہی وہ لکیر
یا کہ نقشہ کوڑیالے سانپ کا
راستے مین سانپ انڈے ڈالکر
صبح صادق یا تہی آدہی رات مین
خضر یا ظلمات مین بہولے تہا راہ
کفر اور اسلام مین اتنا ہی فرق
کفر کی ظلمات مین گم راہ تہی
ظاہر اڑا لے بلا ایمان پر
کفر نے ڈالی بلا اسلام مین
پہر ہوا چاہ ذقن مین غوطہ زن
ہوگیا کافر مسلمانی کو چہوڑ
سلسلہ پہر اشک کا مالا ہوا
منکے منکے مین پڑا کچہہ پہیر اور
ہوگئے کوئے صنم کے جانشین
دین و آئین چہوڑ کر سب ایک سو
دم صنم کا مارتے تہتے وہ بدم
ہوگئی آشفتہ تر وہ دل ربا
اپنی جا سے بت ہی اوٹہتے ہین کہین
کیونکہ ہون خاموش بت سب لا کلام
بت اگر بولے تو پہر کیا بات ہے

کہانا پینا رہ گیا سب ایکسو | بت نہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین کبہو
جان پر اوسکی ہوا اک اضطرار | چشم پر نم دل نہایت بے قرار
عشق کافر کا عجب کچہہ طور ہے | ہر گہڑی مین رنگ اوسکا اور ہے
گاہ یہ معشوق کو عاشق کرے | صورت عشاق کا شایق کرے
گاہ عاشق کو کرے معشوق یہ | ہے بلا انگیز ہر مخلوق یہ
عشق آیا کفر اور اسلام مین | حق و باطل آ گئے اک دام مین
شیخ جی کو بت کے آگے تہا قیام | دین کے آگے بت کو جلسہ تہا مدام
سلسلہ آنسو کا وہان تسبیح تہا | شیخ کو یہان اشک کا مالا ہوا
اوس کا گیسو تار تہا تسبیح کا | کاکل بت شیخ کا زنار تہا
کفر سے ایمان مین گر رخنہ پڑا | دین نے بہی کفر کو ٹکڑے کیا
کفر کا ایمان مین یون تہا وطن | جسطرح لگ جائے سورج کو گہن
کفر مین ایمان کا تہا یون مقام | جون شب تاریک مین ماہ تمام
یہ وہ آتش پر سمندر کے بطور | وہ یہ مہ رو پر بنے جیسے چکور
الغرض اس طور گذرے چند روز | جان بریان چشم گریان دل بسوز
باپ نے اس شعلہ رو کو دیکہکر | دلمین سمجہا یہ ہوئی بیمار تر
جلد بلوایا تو آیا اک طبیب | عرض کی یہ اور ہے علت لغیب
اسکو بیماری نہین ہے اور کچہہ | مجہکو آتا ہے نظر یہ طور کچہہ
اسکو سودا بڑہ گیا ہے عشق کا | خون فاسد جوش کرتا ہے سدا
اور صفرہ چڑہ گیا ہے مغز پر | صورت بلغم نہین آتی نظر
خلط چارون بہی پریشان ہو گئے | صحت و راحت کے خواہان ہو گئے
اس سقامت کا کرون مین کیا علاج | الغرض بیماری ہے یہ لا علاج
ایک نسخہ اسکی خاطر ہے سنو | اس سے ہی صحت کچہہ اسکو ہو تو ہو
اور کچہہ نسخہ نہ ہوگا کارگر | کیونکہ اوسکو عارضہ ہے سخت تر

عشق کی تن مین حرارت ہے بہت — اسلئے اسکو سقامت ہے بہت
واسطے بیمار کے تخصیص یہہ — الغرض نسخہ کیا تشخیص یہہ
چاہیئے شربت وصال یار کا — بوسۂ عناب لب دلدار کا
ہو گل سرخ عذار رنگ دار — کچھہ بنفشائے خط خوشبوئے یار
ہو طباشیر رخ صبح وصال — ہو گی صحت جب اسے بیقیل وقال
کہکے یہ رخصت ہوا وہان سے حکیم — اس سے بہتر ہے نہ داروئے سقیم
جب پدر یہہ سوچکر کہنے لگا — ہے یہ ترسا وہ مسلمان باصفا
ایسی کچھہ ٹہرائیے تدبیر اب — تاکہ وہ راضی ہو جسکے سبب
پہر تو یہ تدبیر ٹہرا کر بہم — بول بہیجا شیخ کو وہ چشم نم
تیری معشوقہ تو ترسے سات ہے — چند شرطونپر مگر اثبات ہے
ہم ہین ترسا جو ہمارا دین ہے — اسمین ایسی رسم یہ آئین ہے
واسطے شادی کے ہو جسکا پیام — چند مدت عقد کے ونتک مدام
خوک دلہن کے چراوے وہ مدام — پہر مکانمین لائے اونکو وقت شام
جو کہ کم طاقت ہین بچے شیرخوار — اونکو لاوے دوش پر کر کے سوار
اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام — دین کا پہر کر نہ لاوے منہ پہ نام
عقد کے دن ہے یہ دستور صواب — دین شراب ایک ہاتہہ سور کے کباب
دامن دلہن ہو دیگر ہات مین — ہے طریقہ یہ ہماری ذات مین
یہ شرائط آپ کو گر ہین قبول — لیجئے اوسکو نکاح مین بےطول
شیخ بولا صاف دونگا جان کو — پر جلانے کا نہین قرآن کو
وہ جو دو باتین تمہاری ہین قبول — مین عمل اونپر کرونگا بےطول
الغرض دو بات پر راضی ہوئے — لیکے سور شیخ جنگل کو چلے
خوک سب جنگل کو لیجایا کرین — اونکے بچے دوش پر لایا کرین
غوث اعظم سید کل اولیا — جسطرح فرماتے تہے ویسا ہوا

شیخ جی صاحب کے کاندھے پہ ہم
بعد مدت آگیا دن عقد کا
شیخ کے ایک ہاتھ ساغر پر شراب
شیخ نے چاہا کہ پیوے لیوے شراب
تب فریدالدین نے دیکھا یہ حال
سوئے بغداد مبارک چشم تر
برمن مسکین از بہر صمد
ورنہ مرشد میرو داز دست ما
مرشدم افتادہ شد یا دستگیر
پیراب جاتا ہے میرا ہات سے
کی جو یہ فریاد با شور و بکا
وہ کباب و ساغر مل پھینک کر
عشق ترسا سے اٹھا کر اپنا دل
کافرہ سے توڑ دی الفت کہن
بت کے آگے سے کیا یکبار جست
کافرونکو راہ پر لاوین جسم
پانوان اپنا کردیا سوئے صنم
جبکہ اپنے فعل سے تائب ہوا
شیخ صنعان سوئے صحرا جب چلا
شیخ نے فرمایا کیون آئی ہے تو
مجھہ کو تیرے ساتھہ کچھہ نسبت نہین
عرض کی ترسا نے تب اے شیخ دین
مین مسلمان آپکے ہون گی حضور

آگیا یکبار سور کا قدم
ہوگئی پھر تو دلہن آراستہ
دے وسُے جزا کے سور کے کباب
اور کہا لیوے وہ سور کے کباب
ہاتھہ سے جاتا ہے پیر با کمال
کردا ین آواز با سوز جگر
المدد یا غوث اعظم المدد
الغیاث ای غوث حق بہر خدا
از برائے جد خود دستش بگیر
لو بچا یا غوث اس آفات سے
شیخ کے اعضا مین لرزہ پڑگیا
سوئے صحرا چلدیا خستہ جگر
فعل سے اپنے ہوا تب منفعل
کیونکہ ہوتے ہین مسلمان بت شکن
کاہیکو ہونگے مسلمان بت پرست
کب مسلمان ہون پرستار صنم
ہو مسلمان کو برا روئے صنم
شیخ پہ گبرہ کا دل راغب ہوا
پھر تو اوس ترسہ نے بھی پیچھا کیا
کافرہ تو مین مسلمان نیک خو
کفر اور اسلام مین الفت نہین
مین نے لعنت کی وہ مذہب پہ یقین
اہل ایمان ہو تو پھر کیا ہے قصور

عرض یہ کر کر مسلمان ہو گئی — کافرہ تھی اہل ایمان ہو گئی
اور اوسکا خاندان ہی یک بیک — اہل ایمان ہو گیا بے شبہ و شک
گو کہ غفلت جا چکی تھی شیخ کی — پر ولایت اوسکی ساری سلب تھی
شیخ احمد مغربی خواجہ فرید — شیخ صنعان کے مریدان سعید
مشورت دونون نے کی جب اسقدر — جائے اب غوث کی درگاہ پر
شیخ احمد مغربی کو چھوڑ کر — وہ فرید الدین مرد نیک تر
سوئے بغداد مبارک چلدیا — جا کے درگہ سے مشرف ہو گیا
خانقاہ مین جا کے اترا جب فرید — یعنے خادم شیخ صنعان کا سعید
مشورت کی دل سے اپنے اسقدر — کیا کرون ہو جس سے حضرت تک گذر
پھر تو ٹھہرائی کہ کچھہ محنت کرون — یعنے اوس درگاہ کی خدمت کرون
الغرض ہر رات پچھلی رات سے — جا کے پاخانہ کماوے ہات سے
خانقاہ کے خاکروبون مین تمام — عرض کی حضرت سے یا عالی مقام
ہمکو جو خدمت مقرر تھی سدا — آپنے وہ کام اب کسکو دیا
ایک مدت ہو گئی جسکے سبب — ہو گئے محروم یہ ہم سب کے سب
وہ جو خدمت تھی نہین ملتی ہے اب — یا محی الدین کہو ہے کیا سبب
کیا سبب دیگر کو سونپا آپنے — ہمکو کیون محروم رکھا آپنے
آپنے فرمایا یہ کیا بات ہے — جو تمہارا کار ہے اثبات ہے
کوئی دیگر تو یہان آیا نہین — مین نے اوسکو کام یہ سونپا نہین
ہان مگر جا خانقاہ مین دیکھہ لو — کوئی وہان تازہ مسافر تو نہ ہو
لی خبر اوسکا خبر گیرون نے جا — تازہ وارد اک مسافر ہے پڑا
کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان — ایک مسافر تازہ وارد ہے وہان
حال سنکر غوث الاعظم نے کہا — ہو نہ ہو شاید وہی کچھہ ہوویگا
چپ رہے یہ کہکے شاہ دلفروز — ہو گئے اسبات کو بھی چند روز

ہے روایت غوث الاعظم ایک شب
باہر آئے کوئی حاجت کے سبب

ہو رہی تہی صاف پانی کی جہڑی
کوئی پاخانے سے نکلا اسگہڑی

ٹوکرا چرکین کا سر پر اوٹہا
روبرو سے پہینکنے کو لے چلا

ٹوکرے سے اوسکے بارش کے سبب
بہہ رہا تہا جسم پر چرکین سب

آپنے یہ دیکہکر اس سے کہا
ایجوان تو کون ہے یہانتک تو آ

جب فریدالدین نے وہ پہینک کر
منہہ کو کالا کرلیا کالک سے پہر

باندہ لیکر اپنے دونون ہاتہہ کو
مثل فریادی کے آیا روبرو

عرض کی ہون مین غلیظ و روسیاہ
ایک مدت سے ہون یا حال تباہ

شیخ صنعان کا ہے خادم یہ فقیر
دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر

الغیاث

اے طبیب درد عصیان الغیاث
وے دوائے دردمندان الغیاث

این غریب و بیوطن آمد بہ تو
اے کرم بخش غریبان الغیاث

من یتیم و بیکس و بیوارثم
اے سر ظل یتیمان الغیاث

بے نوا ام دست بستہ روسیاہ
اے نوائے بے نوایان الغیاث

آمدہ سنی چو مور خستہ جان
اے سلیمان اے سلیمان الغیاث

نام عاصی کا فریدالدین ہے
ایک حاجت کے سبب غمگین ہے

یہ فریدالدین نے کی عرض حال
سن چکے جب سب شہ فرخندہ فال

ہاتہہ دوکہلوا کے منہہ دہلوا دیا
رحم سے پہر اسکو یہ فرما دیا

کاہیکو ایسا غلیظ و خوار ہے
جا فریدالدین تو عطار ہے

غوث الاعظم نے جو فرمایا خطاب
تب فریدالدین نے پائی یہ آب

اسگہڑی تاثیر دیکہو کیا ہوئی
ہاتہہ مین بو عطر کی پیدا ہوئی

معتقد ہون یا مریدان سعید
ہاتہہ جن جن کے ملاتے تہے فرید

ہاتہہ مین ایک مرتبہ ان سبکے ہو
عطر کی بو مشک کی عنبر کی بو

پاپخانہ تہا اوٹہا یا غوث کا | ہاتہہ مین خوشبوئی آئی بر ملا
بعد حضرت غوث نے اس سے کہا | مانگ لے جو کچہہ تجہے ہے مانگنا
عرض یہ کی آپ پر روشن ہے سب | آپ بولے اس سے بہتر کر طلب
تب فرید الدین نے کی عرض حال | بخشند و مرشد کو اے صاحب کمال
پیر میرا آپ سے گستاخ ہے + | کہہ کے بیٹہا صاف عقل و دین کو
ہو گیا گمراہ اس عاجز کا پیر + | رحم کچہہ فرماؤ یا روشن ضمیر +
بخشش مرشد کی دولت ہاتہہ آے | گویا دو عالم کی دولت ہاتہہ آئے
غوث نے یہ سنکے سارا ماجرا | درگہ اللہ مین کی ایسی دعا

مناجات

یا رب بہر عطا آوردہ است | پیش تو عذر خطا آوردہ است
بندۂ خوار و گنہگار و ذلیل + | یک گنہ صد عذرہا آوردہ است
ذکر استغفار عذر صد گناہ | بہر نذر تو بہا آوردہ است
روسیاہی و گنہگاری تمام | پیش تو واحسرتا آوردہ است
از رہ الطاف عذرش کن قبول | ہر چہ سنی عذرہا آوردہ است

شیخ صنعان نے کیا تہا جو گناہ | اس سے اب ثابت ہوا ہے یا الٰہ
اس کو تو اپنے کرم سے عفو کر | پہر نہ ہو ایسی خطا بار دگر
درگہ حق سے ندا آئی بہم | یا محی الدین شہ لطف و کرم
وہ ہوا گستاخ و نافرمان صاف | ہم خطا اوسکی کرین کیونکر معاف
ہے وہ نافرمان و مردود جناب | اسلئے ہے واسطے اوسکے عذاب
اوسکی خاطر پہر دعا کی آپنے | ایسی الفت کی نہ ہوگی باپ نے
وہ دعا بہی رد ہوئی اک مرتبہ | بار سویم اسقدر کی پہر دعا
یا الٰہی بہر ذات مصطفےٰ ؐ | فضل سے سب بخشدے اوسکی خطا
تب خطاب آیا کہ اے محبوب من | یہ ہوا مردود بے گفت و سخن

جو جہان مین ہین بزرگان خدا | واسطے اوسکے نہ کی ایک نے دعا
آپنے کی عرض اے پروردگار | ہم معاصی ہین تو ہے آمرزگار
ایک نے اس کی حمایت کی نہین | تیری درگہ مین شفاعت کی نہین
اسلئے پہنچا ہے یہان تک مرتبہ | ہوگیا گمراہ اے بارخدا
اوس کا جب پہنچا ہو درجہ یہان تلک | اسلئے آتا ہے میرے دلمین شک
کیا میری عرضی ہی رب العالمین | کہ بہلا قابل اجابت کے نہین
خیر گرا لیا ہے اے یارخدا | مجھہ مین دیگر اولیا مین فرق کیا
مین بہت اسوقت اندیشے مین ہون | گر شفاعت مین مریدون کی کرون
وے جو بخشے جائین بن آویگا کار | ورنہ محشر مین رہونگا شرمسار
تو ہی جانے یاربی کیا طور ہو + | بارہا غوثیت سے آپ کو
تیری درگہ سے پہرون محتاج ہین | بانہ آیا غوثیت سے آج مین +
چہوڑکر مین آج اسم غوثیہ | کام بندون کا تجہے پر رکہدیا
بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہے | تو جو چاہے سو کرے مختار ہے
مین ہون عاصی پرمعاصی ربنا | امر مین تیرے میرا مقدور کیا
جب تو آئی آپ کو ایسی ندا | دوست میرے کیون تو آزردہ ہوا

غزل

آشنائے من چرا آزردۂ + | باصفائے من چرا آزردۂ
آنچہ می خواہی کنم امروز گیر | باوفائے من چرا آزردۂ
مردہ را زندہ کنم از بہر تو | جان فدائے من چرا آزردۂ
درگذشتم از خطا از دوست تو | خوش لقائے من چرا آزردۂ
زمرۂ سنی بہ تو بخشیدہ ام | بارضائے من چرا آزردۂ

لے دعا کی سنبہے تیری استجاب | گرچہ ہے وہ لائق قہر و عتاب
یہ لے اوسنے جو خطا کی برخلاف | تیری خاطر کے سبب سے کی معاف

سب مریدونکو تیرے انجوش نفس ہمنے سونپا تجھکو ہی لے اتنو لبس

وے بہرے ہونگے اگر عصیان سے پہر اوٹھاونگا انہین ایمان سے

جبکہ یہ فرمان ہوا اللہ کا + عالم بالا یہ ایسا غل ہوا

سب ملایک نے کیا شکر خدا ہے محی الدین کا کیا مرتبہ

جب تو حضرت نے فرید الدین کو مہربانی سے کہا اے نیک خو

ہم نے تیرے پیر کو بخشا لئے اب تیری خاطر کا ہوا سارا سبب

منہہ سے حضرت کے جو یہ نکلا کلام شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام

جب فرید الدین رخصت ہو چلا پیر کے نزدیک آ دیکہے ہے کیا

ہوگیا ہے مرتبہ ایسا بلند جسقدر آگے تہا اوس سے بہی دو چند

پہر تو دونون ہوگئے پیر و مرید غوث کی خدمت مین آکر مستفید

شیخ صنعان غوث کی خدمت مین آ عاجزی سے مانگ لی عفو خطا

آپنے فرمایا جا اے خستہ حال تجھکو بخشا اب خدائے ذو الجلال

عفو کر کر شیخ صنعان کی خطا غوث نے پہر اور نعمت کی عطا

غوث کی وہ ذات با برکات ہے اپنی بخشایش تو ہاتہے ہات ہے

کر یہ سنی پہ بہی بخشایش کی دید کیونکہ ہے یا غوث حق تیرا مرید

دوستونکو اوسکے اور اولاد کو ہر دو عالم مین ہمیشہ خوش رکہو

رب سے دلواد یہ سنی کی مراد یا محی الدین شہ عالی نژاد

یا ربی بہر محی الدین مدام تو روا کر حاجتین میری تمام

تندرستی دے تو ہر بیمار کو یا الٰہی بہر غوث نیک خو

دشمنان دین کو نابود کر + + فتح دے اسلام کو تو انکے سر

عدن مین سنی کی ہر دم سیر ہو یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو

غوث الاعظم کا ہے سنی مدح خوان یا ربی خوش رکہہ اوسے تو ہر زمان

فاتحہ پڑہ دل سے اے سنی مدام غوث کی تو روح پہ ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ

پہلے لکھون آداب سے اللہ کی تعریف
بعد اسکے جو بہتر ہے محمدؐ کی ہے توصیف

بعد از صفت احمدؐ مرسل کے جو پوچھو
بہتر ہے صفت آل محمدؐ کی عزیزو

اسواسطے مین جانکے اے اہل سعادت
کرتا ہون رقم غوث مکرم کی کرامت

اک روز کا ہے ذکر سنو غوث معظم
جاتے تھے کسی راہ سے مخدوم دو عالم

دیکھا کہ مسیحائی مسلمان سے اوسجا
کہتا ہے محمدؐ سے مفخر ہے مسیحا

تم اپنے نبی یعنے محمدؐ کی فضیلت
رکھتے ہو جو عیسیٰ پہ بھلا کونسی صورت

اسواسطے رکھتا ہے بزرگی میرا عیسیٰ
کرڈالے کئی بار کئی مردونکو زندہ

تب غوث نے پوچھا وہ فرنگی سے دانا
مردہ کو کیا زندہ مسیحا تو ہوا کیا

مردہ کو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰ
ہر رنجش عصیان کا محمدؐ ہے مسیحا

ہرچند کہ ہے روح مسیحائے مجدد
یہ رتبہ کہان ہے ابوالارواح محمدؐ

بیمار کے منہہ نام محمدؐ کا نکل جائے
وہ رنجش جانکاہ سے فی الفور شفا پائے

یہ فیض ہے اوسکی نظر فیض اثر کا
کردیوے بہم مردۂ صد سال کو زندہ

مردیکو جلانا تو بڑی بات نہین ہے
امت کے گنہگارونکا حامی ہی ہین ہے

احمدؐ کا ہوا اور نہ ہوگا کوئی ہمسر
مردود فرشتہ تھا دسے جسنے وسے

اونگلی سے کیا ماہ کو دو ٹکڑے فلک پر
دیگر نہ پیمبر ہے محمدؐ کے برابر

اونگلی سے روان آپکی اک روز ہوا آب
اوس آب سے سب لشکر تشنہ ہوا سیراب

بھوکی تھی سپہ آپکی آٹا رہا ایک سیر
ایک سیر مین حضرت نے ہزارون کو کئے سیر

ایک روز محمدؐ نے کیا ریت کو حلوا
پانی پہ سے پتھر کو بلایا تو چل آیا

کلمہ مین یہ کچھہ میرے محمدؐ کے اثر ہے
ماہی نہ جلی آگ پہ کچھہ تجھکو خبر ہے

ہرنی کو جو اک روز ضمانت سے چھڑا لی
وعدہ پہ معہ طفل ہرن آپ سے آلی

ایک روز پئے فاختہ تھا باز درندہ
دینے کو تہے تیار اوسے گوشت بدنکا

قصیدہ

امت مین محمد کی ذرہ آنکے دیکھو
اس دین مکرم کو تو پہچان کے دیکھو

اس دین کی اسلام کی مذہب کی عزیزو
کیا کیا ہی فضیلت ہے ذرا جانکے دیکھو

رحمت ہے عنایات ہے بخشایش محشر
کیا کیا یہان اسباب ہین آمانکے دیکھو

ہین نعمتین انواع کی اسلام کے اندر
کچھہ ذرا یقین اب چکھہ کے تو اس خوانکے دیکھو

سنی کا نبی صلعم حامی ہے اللہ مددگار
کیا عالی مراتب ہین مسلمان کے دیکھو

امت نہین اس امت احمد صلعم کے برابر
ہے کون نبی میرے محمد صلعم کے برابر

اللہ نے بنائے کہو کسکے لئے افلاک
وہ کون نبی ہے کہ ہوا سید لولاک

تہا کس سے اثر حضرت آدم علیہ السلام کی دعا کو
وہ کون نبی ساروں سے پیارا ہے خدا کو

یہ وہ ہے نبی صلعم نام نبیوں کا جگایا
یہ وہ ہے نبی صلعم کفر سے خلقت کو بچایا

احمد جو میرا بعد مسیحا کے نہ ہوتا
اسوقت نہ کہتا تہا کوئی کون ہے عیسیٰ علیہ السلام

پیدا ہوا پیچہے تو کیا خلق کو محرم
آدم علیہ السلام یہ ہین موسیٰ یہ مسیحا علیہ السلام ہے مکرم

اس دین کو نقصان نہین تا بہ قیامت
اس دین سے ہے ہر ایک پیمبر کی فضیلت

ہو جبکہ عیان صبح قیامت کا سفیدہ
تا نبے کی زمین اور فلک ہوگا اُسے کا

ہر ایک نبی نفسی و نفسی مین رہیگا +
پر میرا نبی صلعم امتی امت ہی کہے گا +

ہر وقت محمد صلعم کی تو امت ہی مین جان ہے
یہ رحم بہلا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین کہان ہے

قصیدہ

امت مین محمد صلعم کی اگر آئے مسیحا علیہ السلام
تو ذائقہ اس دین کا کچھہ پائے مسیحا علیہ السلام

امت مین محمد صلعم کی مین داخل رہون یارب
مدت سے یہ ہے دلمین تولائے مسیحا علیہ السلام

تب پہول کے پہولون نہ سمائیگا خوشی سے
برآئیگی اکدن جو تمنائے مسیحا علیہ السلام

دل مردہ جو اس دین سے جیتا ہوا دیکھے
تو قم کی صدا لب پہ نہ پہر لائے مسیحا علیہ السلام

ہے عرش کجا اور کجا چرخ چہارم
ہے بام محمد صلعم کے تلے جائے مسیحا علیہ السلام

ہے عرش معلیٰ کے تلے چرخ چہارم
سایہ مین محمد صلعم کے ہے ملجائے مسیحا صلعم

فرمائے پاگاہ براق نبوی تک
کسطرح رسا ہو جو نہ کچہہ پائے مسیحا علیہ السلام

صلی اللہ علیہ وسلم

امت جو انہین کہتی ہے اللہ کا بیٹا ـــ محشر مین اسی شرم سے شرمائے مسیحا
لوگ آئین شفاعت کے لئے پاس جو انکو ـــ احمد کی طرف رستہ بتلائے مسیحا
بیماری عصیان کی طبابت نہین سیکھی ـــ کیا زندہ جو بیجان کو فرمائے مسیحا
عصیان کی طبابت نہ مسیحا نہ کسی مین ـــ اے سنی محمد ہے مسیحائے مسیحا

صلی اللہ علیہ وسلم

دعوی بہی کیا حضرت عیسیٰ نے برغبت ـــ ہین احمد مرسل کے رہیون واہل امت
اقوال پہ آقا کے نظر ہے کہ یہین ہے ـــ عیسیٰ سے محمد کی خبر ہے کہ یہین ہے
انجیل مین ہے نام نبی فارقلیتہ ـــ اللہ نے عیسیٰ کو کیا اسطرح آگہ
کچھہ سمجھا بہی ہے فارقلیتہ سے جو مقصد ـــ ہم خوب سمجھتے ہین وہ ہے نام محمد
افضل ہے مکرم ہے محمد میرا سچا ـــ سچا ہے کہ سب نبیونکو سچ کرکے بتایا
ہوتا تہا محمد نہ خدا خواستہ جہوٹا ـــ تو نام نہ لیتا تہا کبہی کوئی نبی کا
ہونے سے محمد کے سچائی ہوئی سبکی ـــ ہونے سے محمد کے بڑائی ہوئی سبکی
احمد کے سبب ہمکو بزرگی جو عیان ہے ـــ عیسیٰ کی فضیلت سے خبر تمکو کہان ہے
دستور یہ ہے عالم ہستی کا عزیزو ـــ جو شاہ کہ منصوب ہو حکم اوسکا روان ہو
شاہی شہ منصوب کی ہے اسمین شہرت ـــ کیونکر شہ معزول کی جاری ہو حکومت
عیسیٰ ہوے معزول محمد ہوئے منصوب ـــ معزول کے تابع رہین یہ بات ہے ناخوب
یہ سچ تو کہو تمکو مسیحا نے کہا کیا ـــ ہرگز نہ سنو بعد میرے حکم کسی کا +
یہ بات کہی حضرت عیسیٰ نے مقرر ـــ آوے گا میرے بعد بڑا ایک پیمبر
اوس سرور عالم کا سنو نام ہے احمد ـــ وہ سارے نبیون مین نہایت ہے مجید
انجیل مین ہے نام رقم فارقلیتہ ـــ تم اوسکی اطاعت کرو راضی رہے اللہ
کچھہ سمجھا تو ہے فارقلیتہ سے جو مقصد ـــ ہم خوب سمجھتے ہین وہ ہے نام محمد
یہ وہ ہے محمد سر دفتر ایجاد ـــ یہ وہ ہے محمد کہ جہان جس سے ہے آباد
یہ وہ ہے محمد کہ ہوا راحم خلقت ـــ یہ وہ ہے محمد کہ ہوا شافع امت
یہ وہ ہے محمد کہ ہوا سرور عالم ـــ یہ وہ ہے محمد ہوا آدم سے مقدم

یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے اللہ کا پیارا
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے امت کا سہارا
یہ وہ ہے محمدؐ کہ خدائی کا ہے مظہر
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سب سے فزونتر

قصیدہ

خوش آگیا سب سے سخن نیکوئے محمدؐ
کیا بہا گئی اللہ کو خوش خوئے محمدؐ
جب خلق دو عالم کا خیال آیا خدا کو
تیار کیا آئینہ روئے محمدؐ
بیماری عصیان سے شفا پائیگی امت
ہے خاک شفا خاک سر کوئے محمدؐ
ہر چند کہ اللہ سزا دے گا گنہ کی
پر کیا کرے بخشش کی ہوئی خوی محمدؐ
دوزخ میں نڈا لیگا خدا ہمکو یہ باعث
ہے دیکھنا محشر میں ہمین روئے محمدؐ
اس رتبۂ اعلیٰ کی صفت کس سے بیان ہو
ہے عرش برین سایۂ مشکوئے محمدؐ
ای سنی شفاعت کے لئے دوڑیگی خلقت
تب دینگے نشان سارے نبی سوئے محمدؐ
احمدؐ کے برابر کہو ہے کون پیمبر
جو شافع امت ہوا اور حامی محشر
آدم نہ چھڑا دینگے تمہین اور نہ عیسیٰ
یہ کام جو ہوگا تو محمدؐ ہی سے ہوگا
یہ بول تو مردے کو جلانا ہے بڑی بات
یا امت عاصی کو چھڑانا ہے بڑی بات
پھر غوث نے اس سے کہا جب حضرت عیسیٰ
مردے کو اوٹھایا کہو کیا کہکے اوٹھایا
تب آپسے کی عرض فرنگی نے بنفرت
کہتا ہون مین اب آپسے ای صاحب عظمت
کہتے تہے کہ اوٹھہ حکم سے اللہ کے بیشک
اوٹھہ جاتا تہا وہ مردۂ بیجان یکایک
یہ سنکے ذرا کر کے تبسم کہے حضرت
مین ایک گنہگار محمدؐ کی ہون امت
چل مجھکو بتا ایک کوئی مرقد کہنہ
کر دیتا ہون مین دیکھہ لے اس مردیکو زندہ
کہہ جب تو محمدؐ یہ بہلا لاوے گا ایمان
کیا تب بہی نہین ہوویگا ای شخص مسلمان
تب غوث سے کی عرض مسیحائی نے اچہا
یہ کام اگر ہو تو مسلمان بنون گا
یہ سنکے چلا غوث کو لے ساتھہ وہ اوسجا
جسجا کے یہ تہین قبرین نہایت ہی شکستہ
بتلا کے کہا آپ کو ایک مرقد کہنہ
اس قبر کے مردیکو بہلا کیجئے زندہ
اوس قبر کو دیکھا تو کہا غوث نے ایسا
کہتا ہون سن اس قبر کا مردہ ہے گویّا

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کہلے ہوئے ذات مین اللہ کے واصل
ادہہ حکم سے میرے جو کہا آپنے فی الحال
یہ دیکہہ مسیحائی ہوا صاحب ایمان
حضرت کے قدم چوم کے کی عرض کہ آقا
خداموں کے لایق یہ گنہگار نہین ہے
حضرت نے کرم کر کے مرید اوسکو بنایا
کیا غوث معظم کے ہین اوصاف عزیزو
اوس ذات سے جو بغض رکہے اوسکو کہین کیا
یا غوث کرو فضل یہ سنی پہ کچہہ ایسا
یہ سنی ناکارہ گنہگار اگر ہے
کچہہ ایسی دعا کیجئے یا غوث مکرم
ای سنی کر اب ختم یہان فاتحہ پڑہ کر

پہر قبر پہ جا کر وہ شہنشاہ مکمل
مرقد سے نکل آیا وہ گاتا ہوا قوال
کلمہ سے محمد کے ہوا صاف مسلمان
اب داخلہ خداموں ہین فرمائے میرا
حضرت کے سوا کوئی مددگار نہین ہے
اوس فیض سے کچہہ اور ہوا مرتبہ اوسکا
اچہا یہ ذرا کیجئے انصاف عزیزو
لعنت ہو وہ مذہب پہ پڑے قہر خدا کا
دل مردہ جو اوسکا ہے ابہی ہوئے زندا
جب آپ کا کہلایا تو کیا اسکو خطر ہے
ہم دین کے دشمن پہ مظفر رہین ہر دم
ہے غوث مکرم تیری ہر وقت مدد پر

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ

ہے قلم حمد خدا کا شجرہ
کس طرح شکر ادا ہو اوسکا
ہے سزاوار ثنا کے وہ رحیم
چاہتا ہے سو وہی کرتا ہے
نخل بے بار کو دیدیوے بار
اپنے محبوبون کو یہ جاہ دیا
خاص محبوبون مین احمد مختار
عشق پیدا جو ہوا اللہ کو
حق نے چاہا کہ ہو آپہی اظہر

نعت احمد کی ہے اوسکا ثمرہ
جسنے نابود سے موجود کیا
سب ہین نابود مگر وہ ہے کریم
اوسکی قدرت مین کسے رستا ہے
اوسکی قدرت مین لگے کس کا بار
انکو ہر امر کا مختار کیا
ہے خدائی خدا کا سردار
کیا موجود رسول اللہ کو
مصطفے اکو کیا اپنا مظہر

چاہی جب جلوہ نمائی اپنی ۔۔۔ کی محمد سے خدائی اپنی

قصیدہ

شدہ چون جلوۂ نور احمد ۔۔۔ آمدہ حق بہ ظہور احمد

رسم زان ذات زاست عصیان ۔۔۔ این چنین است شعور احمد

حور و غلمان و ملایک انسان ۔۔۔ ہمہ خدام قصور احمد

ہیچک از بحر شفاعت نگذشت ۔۔۔ شد ازین بحر عبور احمد

زمرۂ سنی ہمہ شد مغفور ۔۔۔ چو بیامد بحضور احمد

نام احمد ہے عجب نام خدا ۔۔۔ نام گر لیوین تو ہو دفع بلا

رحمت اللہ کی آ گھر جاوے ۔۔۔ اولٹے پا آئی بلا پھر جاوے

آل بھی اسکی نہین ہے کچھ کم ۔۔۔ سلموا صلوا علیہ سلم

کیمیا وہ ہے تو یہ ہے اکسیر ۔۔۔ وہ دوائی ہے تو یہ ہے تاثیر

جسکی کونین مین تو قیرین ہین ۔۔۔ اوس مرقع کی یہ تصویرین ہین

عرش پہ جسکی کہ تحریرین ہین ۔۔۔ یہ وہ قرآن کی تفسیرین ہین

بحر رحمت کے گہر ہین خوش آب ۔۔۔ آفتاب ہے کوئی کوئی مہتاب

مصطفیٰ کے وہ جگر پارے ہین ۔۔۔ چرخ عظمت کے وہ سب تارے ہین

عالی رتبت ہین جہان کے مقبول ۔۔۔ لطف پرور وہ اللہ و رسول

ناز نینان رسول الثقلین ۔۔۔ جگر فاطمہ نور حسنین

جائین جس راہ سے اس راہ کی خاک ۔۔۔ مشک کیطرح سے ہو جاوے پاک

ہے یہ تمہید میری غوث طرف ۔۔۔ اوسکو اللہ نے دیا ایسا شرف

دی ہے حق نے یہ نظر مین تاثیر ۔۔۔ دیکھے جس خاک کو ہووے اکسیر

اوسکی جس جائے پہ پڑجائے نظر ۔۔۔ سنگریزے ہون وہانکے سب زر

چلے جنگل مین تو وہ ہریالی ۔۔۔ سب زمرد بنے شبنم لالی

چاند زہرا کا ذرا دیکھے اگر ۔۔۔ جون کتان کفر کا پہٹ جائے جگر

صلی اللہ علیہ وسلم

چہاڑ کو دیکھے ثمر ہو پیدا
آب کو دیکھے گہر ہو پیدا

یہ زبان اسکی ہے اعجاز بیان
قمر کے کہتے ملے سینے جا نکو جان

ہووہی منہہ سے جو فرماوے بات
رات دن ہووے تو دن ہووے رات

معجزے باقی جو تھے احمد سے
پائے اظہار وہ اس امجد سے

قصیدہ

مقبل ذات احد غوث کریم
ہرچہ خواہد بکند غوث کریم

راحت جان نبی صلعم علے
رامز سر احد غوث کریم

راسم امت احمد برحق
شاہ بے بغض وحسد غوث کریم

پائے احمد کہ فتادہ ہر جا
قدم آنجا بنہد غوث کریم

زمرۂ سخی بہ عجز و الحاج
ہرچہ خواہد بدہد غوث کریم

وہ ہے ہر بحر کا بر کا مختار
بلکہ اللہ کے گہر کا مختار

اپنے خالق سے مصر ہو جاوے
کام نا ہونے کا کر کر آوے

شیخ عثمان سے روایت ہے سنو
خوش بیان کیسی حکایت ہے سنو

ابن عبد اللہ محمد تھے ایک
انکو اک بی بی ضعیفہ تھی نیک

عرض کی غوث کی آ خدمت مین
گر غنی ہون مین بہت دولت مین

عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک
مجھہ کو پیدا ہوا فرزند نیک

ہوگئے آ کے جو اللہ کے نبی
آرزو اونکو بھی اسبات کی تھی

نیک فرزند خدا گر دیوے
توشہ عقبیٰ مین ہمارا ہووے

مجھکو امید ہے یہ حضرت سے
کیجیے فرزند عطا عظمت سے

نام لیوا ہو ہمارا اچھا
توشہ عقبیٰ مین رہے گا اچھا

اوس ضعیفہ کی سخی غوث نے بات
کی دعا رب سے اوٹھا کر دو ہات

یا ربی فضل سے کر اسکے عطا
اس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا

یہ ندا آئی خدا سے اسدم
میرے محبوب اے غوث الاعظم

دخل مت دے تو میری قدرت مین
پہر دعا آپ نے کی اللہ سے
کیا تجھے پہلی ندا یا وہ نہین
پہر دعا آپنے کی تیسرے بار
واسطے اوسکے نہ کہہ تو ہر چند
چارمی بار وہ شاہ اعلےٰ
ہاتھہ سے سونے ہوا پہینک دیا
مقصد اوسکا نہو حاصل جتبتک
غوث کے منہہ سے جو نکلا یہ کلام
یہ گوارا نہ ہوا اللہ کو + +
جلد جنت سے زمین پر جاؤ
کار قدرت مین قدم دہرتا ہے
لے مطلب تو مسرت پاوے
اپنے تن پر سے وہ محبوب مرا
میری جانب سے کہو اسکو سلام
اپنی جانب سے بہت سمجہانا
روح پاک نبوی سنکے ندا
کار خانے مین ہوا حکم خدا
ہان خبردار بہلا اے جبرئیل
تخت فردوس سے ایک لے آؤ
نوح و آدم کو خبر پہنچادو
شاد کونین کی تیاری ہے
چودہ اروان مین رکہو موسیٰ کو

اوسکی اولاد نہین قسمت مین
یہ ندا رب کی ہوئی درگہ سے
اوسکی تقدیر مین اولاد نہین
یہ ندا آئی کہ اے نیک شعار
اوسکی قسمت مین نہین ہے فرزند
تن نازک سے اوتارے جبہ
اور یہ لفظ وہان فرمایا
خرقہ فقر نہ پہنون تب تک
کہ نہ پہنونگا لباس عطّام
کیا ارشاد رسول اللہ کو
اب نواسے کو بہت سمجہاؤ
مجہسے ہر بار یہ ہٹ کرتا ہے
ورنہ آزردگی دل پر لاوے
خرقہ فقر ہوا یہ پہینکا +
یا رسول عربی خیر انام
جامہ درویشی کا پہر پہناتا
حسب ارشاد جناب قصد کیا
قصد ہے سوئے زمین احمد کا
جاتے ہے سوئے زمین میر خلیل
اوسپہ احمد کو میرے بٹہلاؤ
کیفیت اون کو یہ ساری بولو
مصطفےٰ پیارے کی اسواری ہے
سار بانون مین رکہو یحییٰ کو +

اور ورا دُ دشت خوان نجاے
خضر کو کہدو کہ سے لے آب حیات
ساتہہ سب فوج رہے روحانی
ہووے آراستہ اب ایسا عرش
جب زمین پر رشک عالم آوے
دشت سب رشک گلستان ہووے
سارا صحرا چمنستان نجاے
خار صحرا مین ہر اک گل ہووے
دشت مین عیش کا سامان رہے
عافیت دشت مین دے یہ آوان
شیر کے گہر مین ہرن لے آمان
نانا جاتے ہین نواسے گے گہر
جبکہ میر امہ تابان نکلے
جسم عالم جو زمین پہ جاوین
زخم پروانہ پہ انگور بنے
جبکہ ہاتف سے ہوئی ایسی ندا
جب تو جبریل نے دی سبکو خبر
یہان سے اب سوے زمین جاتے ہین
بخت کونین کی بیداری ہے
سب جلو مین چلو ہوکر اسوار
سب نے کی سنکے خبر تیاری
آپ کے ساتہہ نبی تہے سارے
یہ خبر اہل زمین کو پہونچی

بخششی فوج سلیمان نجاے
جلد جہڑکا ؤ کرے ہاتہون ہات
نور سے ہووے زمین نورانی
عرش سے فرش تلک نور کا فرش
دامن خلق زمین نجاوے
سب وہان عرش کا سامان ہووے
شکل گل خار مغیلان نجاے
سبزہ اوس دشت کا سنبل ہووے
وہان ہر اک طرح سے آمان رہے
پنجۂ رحم بنا خنجک باز
باز کے گہر ہو کبوتر مہمان
ہمقران ہوتے ہین خورشید قمر
پہر نہ خورشید درخشان نکلے
دوزخی سب چھٹنے ہین راحت پاوین
شمع جب مرہم کا فور بنے
یعنی ہر ایک کو یہ حکم سنا
کہ ہین تیار شہ جن و بشر
پہر شرف اہل زمین پاتے ہین
احمد پاک کی اسواری ہے
شاہ دین ہوتے ہین اب تخت سوار
مصطفےٰ کی چلی جب اسواری
ماہ کے گرد ہون جیسے تارے
یعنی یہان آتے ہین اللہ کے نبی

پھر سخن اُسنے زمین پاتی ہے — تن بیجان مین جان آتی ہے
الغرض شاہ بغداد و ثقلین — ہو گئے جبکہ شرف بخش زمین
کوہ ہر ایک سر طور بنا — ذرہ ہر شعلہ پر نور بنا
سرور دین وہ شہ عالی نسب — آئے نزدیک نواسے کے جب
کہکے اللہ کا پہر اوسکو سلام — بعد سمجھا کے بہت خیر انام
آپ ہاتھون سے وہ خرقہ لا کر — اپنے محبوب کے نزدیک آکر
ایسا فرماے زبان سے اسدم — وہ شہ دین رسول اکرم
پہنو پیارے میرے پیارے پہنو — میری امت کے سہارے پہنو
خرقہ پہنا کے کہا اے فرزند — نور حسنین علی کے دلبند
درگہ بار خدا ہے بے نیاز — یہان سزاوار نہین غصہ و ناز
اوسکی قدرت مین نہین بار نہین — یہان جلال اتنا سزاوار نہین
بات نانا کی سنی غوث نے جب — عرض کی سر کو جھکا کر باادب
رب کی درگاہ مین اے نانا سنو — مین اکیلا تہا دعا کرنیکو
تم نے تشریف جو لائی حضرت — مجھکو اب خوب ہوئی ہے ہمت
آپ اور مین جو ہوے ہین اب دو — رب کی درگاہ مین مل کر دونو
اس ضعیفہ کے لئے نانا جان — اب دعا دونون کرینگے اس آن
تاکہ اللہ تعالے اسکو + — دیوے فرزند زینہ خوشخو
حق تعالی اسنے تمہین دی عزت — ہے دو عالم مین تمہاری عظمت
اب دعا کیجئے اے سرور دین — مین کہون پیچھے سے آمین آمین
الغرض غوث مکرم جد سے — بات یہ کرتے تھے اس امجد سے
اُسی عالم مین ہوئی رب سے ندا — میرے محبوب نہو اتنا خفا
دل نازک کو نہ کر اپنے ملول + — لے دعا ہمنے کی تیری مقبول
پاس بھیجا جو تیرے احمد کو — تو نے اپنے مین ملایا جد کو

کیون دعا ہو نہ اجابت کے قریب ہون جو یکجا ہے محبوب و حبیب
وہ کرین ہم کہ رہے تو مسرور تیری آزردگی کب ہے منظور
تیرے کہنے سے اوسے ہوا اولاد لے میرے پیارے بھلا اتو ہو شاد
غوث نے سنکے ندا یہ رب سے خوش ہوئے دلمین بہت مطلب سے
شکر کا سجدہ ادا کر کے کہا جا تجھے ہوویگا بیٹا بڑہیا
سنکے بڑہیا وہ مسرت پائی وہان سے جب اپنے مکانکو آئی
حاملہ ہو گئی پھر وہ بڑہیا بعد نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس عرض کی ہو کے نہایت پر یاس
آپنے مجھکو یہ فرمایا تھا تجھکو فرزند نرینہ ہوگا
یہ تو لڑکی ہوئی حضرت مجھکو اب کہو کیا مجھے فرماتے ہو
آپنے دیکھنی ہے فرمایا یہ تو بیٹا ہے لجا اسے بڑہیا
لفظ یہ جبکہ زبان سے نکلا ہو گئی بڑہیا کی بیٹی بیٹا
آپنے کر کے وہ لڑکے کو پسند کہا بڑہیا یہ ہے میرا فرزند
رکھا ہے مین نے شہاب الدین نام یہ ولی ہوگا بڑا عالی مقام
سچ کہ دیکھو تو شہاب الدین کا سہروردی ہے گھرانا کیسا
وہ ولی کیسے ہوئے ہین کامل اونکے خادم بھی ہوے سب فاضل
ذکریا جیسے بہاؤالدین ہین اور جو قاضی حمید الدین ہین
شیخ سعدی ہین علیہ الرحمہ و علی فضل من اللہ النعمہ
وہ شہاب الدین ہوے جبکہ جوان اونکی دونون بھی بڑی تھین پستان
پاک چھاتی پہ شہ احسن کی اک نشانی وہ تھی عورت پن کی
الغرض خوش ہوئی ایسی بڑہیا جسم جامے مین سمایا نہ گیا
اے شہ عز و کرم لو نے ہم عرض کرتا ہے کچھ اب سنی بھی
کار امکان سے تھے جو جو ورے سربرہ ہو گئے تم سے وہ امور

کار میرا تو نہین ہے مشکل
حسب دل خواہ میرے ہو حاصل

ای شہ عالی ہم سنی پر
کیجیے فضل و کرم سنی پر

کرامت حضرت غوث الاعظم در بیان رہا نیدن زن کافرہ از دست پسر حاکم و مسلمان شدن او

مرحبا آل نبی سرور عالی ارشاد
مرحبا نور علی سید شاہ بغداد

پہلے تحریر کرون حمد خدائے جواد
بعدہ نعت نبی سید والا ارشاد

بعد ازان غوث کی لکھتا ہون کرامت مین سنو
جب سے کفار مسلمان ہوے با دل شاد

جانو تحقیق بدل اوسکو تم اے اہل یقین
ہند مین ہے کہین ایک شہر نہایت آباد

راجپوتون سے وہان رہتا تہا کوئی ہندو
غوث کے نام کا تہا ورد اوسے بے تعداد

بیٹھتے اوٹھتے وہ کرتا تہا وظیفہ یا غوث
کہانے پینے کے بہی اوقات کرے غوث کو یاد

اوسکی عورت تہی نہایت ہی شکیلہ پر حسن
گل رخ و گلبدن و رشک چمن حور نژاد

غزل

مہر رو ماہ جبین عقل فریب زہاد
سرو قد غنچہ دہن دلبر پاکیزہ نہاد

زلف چون سنبل پر پیچ گرہ دار مدام
بہر صید دل عشاق کمند صیاد

ہمچو شہباز ہمہ پنجۂ مژگان پر خون
خنجر ابروے حمند ار چو تیغ جلاد

قد بالاش کند روز قیامت برپا
منفعل گشتہ ازان فتنہ و آشوب و فساد

رشک شمشاد کند زلف کمند دلہا
گو ازین دام شود چون دل سنی آزاد

الغرض حسن مین تہی رشک بہار ایسی کچھہ
قد بالا سے ہو پابند خجالت شمشاد

مرد اسطرح تہا اس شیرین زبان پر عاشق
جسطرح شیرین پہ آشفتہ ہوا تہا فرہاد

اوسکو ایک روز خیال آیا کہ عورت ہے حسین
فکر یہ دلمین ہوئی اوسکے نہایت ہی زیاد

یعنے اس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی
دیکھہ کر دلمین کرے اپنے خیالات فساد

مکر و حیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر درپے
مقرر کر دے اگر پیر زنان کیساد

حیلہ سازی سے نہین دور کہ ایک ہی پلمین
جبکہ یہ ہاتھہ سے جاتی رہے میری عورت
فکر یہ کرکے وہ عورت کو رکہا جنگل مین
شام کو جاتا وہان کرکے کچہہ اسباب معاش
روز معمول تہا ہر صبح چلا جاتا تہا
پر وہ ہر حال رہے بستی مین یا جنگل مین
ذکر ایک روز کا ہے وہ تو یہان آیا تہا
دل کے بہلانے لئے آئی جو وہ میدان مین
اوسکے گلروئے بہارین سے تہا صحرا سرسبز
اسطرح سیر مین مشغول تہی وہ رشک بہار
سیر کے واسطے آیا کوئی حاکم کا پسر
ولمین کہنے لگا اپنے یہ پری ہے یا جن
پوچہا اوس سے کہ تو ہے کون یہان آئی کدہر
آئی کسواسطے اس وادی ویران مین بہلا
اوسنے اسطرح کہا اس سے نہ جن ہون نہ پری
مین غریب ایک سپاہی کی ہون عورت شخص
بدگمانی سے خلایق کی بچا کر مجہکو
اسکی اس شیرین زبانی پہ ہوا حاکم عاشق
لینے اوسوقت کیا صاف گمان فاسد
آپ گہوڑے سے اوترا ہاتہہ جو پکڑا اوس کا
منع کرتی رہے ہرچند اوسے وہ عورت
ہوکے لاچار بصد عاجزی اوس عورت نے
بیکسی مین یہ میری آپ کہان ہو یا غوث

صاف لیجائیگا اوس طوطی کو شل صیاد
زندگی ہیچ ہے ہو جائیگا خانہ برباد
آپ بستی مین رہا کرتا پئے وجہ زاد
صبح تک رہتے تہے یک جائے عروس داماد
روزی قوت کا بستی سے اوٹہا لینے واد
غوث کے نام سے ہر وقت اوٹہاتا تہا نواد
اوسکی عورت رہی جنگل مین بآہ و فریاد
بہا گیا اوسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سواد
ہوگئی رشک شمیم اوس سے وہ جنگل کی باد
ناگہان وادی ویران مین ہوئی یہ روداد
دیکہتا کیا ہے کہڑی ایک ہے رشک شمشاد
آئے کیا آدمی اسجائے یہ ہین کوہ وجماد
تیری تصویر سے ہو محو حواس بہزاد
چہوڑ آبادی ہر قریہ و قصبات و بلاد
ایک مصیبت زدہ اسجائے مین ہون آدمی زاد
مرد میرا ہے جوانمردی مین از بس استاد
رکہا جنگل مین چہڑا مجہہ سے وہ شہر آباد
کچہہ خیال اور کیا دل مین اسیدم ایجاد
اپنے ہمراہ لے آنے کیلئے ہو کر شاد
کی وہ عورت نے وہ حاکم سے بہت استرداد
لے چلا گہوڑے پہ بٹہلاکے اوسے وہ بیداد
غوث کی خدمت عالی مین یہ کی استمداد
داد خواہ ہون مین دو واللہ کے لئے میری داد

آپ کا نام سدا مرد میرا لیتا ہے
اسگہڑی پنجۂ ظالم سے چہڑا لو مجہکو
آپکی ہین ہون کنیز اے شہ عالی منصب
جبکہ فریاد کی اسطور سے اوس عورت نے
ہو گیا وادی ویران مین سوار ایک نمود
سبز پوشاک تہا پہنا ہوا اک منہہ پہ نقاب
آکے عورت کو لیا پنجۂ ظالم سے چہڑا
کام جب اوسکا ہوا قصد کیا جانے کا
پوچہا ہو کون کہو آپ کا کیا اسم شریف
کام تو تیرا ہوا نام سے ہے کیا مطلب
پہر تو عورت نے بہت آپسے ضد کرکے کہا
آپنے ایسی مصیبت مین مدد کی میری
آپ فرمائے میرا نام ہے غوث الاعظم
نام سنتے ہی قدم چوم کے اس طرح کہا
آپنے کلمہ محمد کا پڑہایا اسکو
پہر توقف نہ کیا تو کہہ مرد سے اپنے یہ حال
کہہ سنا کر یہ اسے ہو گئے وہان سے رخصت
شام کو آیا وہ عورت کا وہان جب شوہر
اپنی عورت سے سنا جبکہ یہ احوال اوسنے
کلمہ احمد کا پڑہا اوسنے بہی ایمان لاکر
پہنچے بغداد مبارک کو وہ دونون جب دم
زندگی تک رہے درگاہ مبارک کے حضور
جیسی اندونون نے پائی ہے سعادت یا غوث
رات دن کرتا ہے یا غوث کریم آپکو یاد
آپ اسوقت میری سنتے نہین کیا فریاد
مرد جو میرا ہے وہ آپکا ہے خانہ زاد
فضل خالق سے وہان ایسی ہوئی کچہہ روداد
جلد تر اپنے کو پہنچا یا وہان مثل باد
ہاتہہ مین تیغ برہنہ تہی مثال جلاد
قتل اس شخص کو کر ڈالا بہ تیغ فولاد
تب وہ عورت نے پکڑ دست شہ ذی ارشاد
آپنے اسکو کہا پوچہہ نہ اب مجہسے زیاد
دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجہکو آزاد
ہاتہہ سے دونگی نہ دامان مین شاہ اوتاد
نام فرماؤ تو چہوڑونگی مین اے پاک نہاد
مت کر اب مجہہ سے زیادہ تو یہان استبداد
مجہہ کو فرمائے اب کلمۂ توحید ارشاد
وہ مسلمان ہوئی اسوقت بصد صدق و سداد
کیونکہ رکہتا ہے تیرا مرد بڑی ہمسے وداد
مقبل جل و علا دین محمد کے عماد
اوسنے اظہار کی سب اس سے مفصل روداد
اعتقاد اور بہی اسکا ہوا حق سے ایزاد
مرد و زن پہر تو چلے دونون بسوئے بغداد
پائی حضرت کی زیارت سے بہت استعداد
دین و دنیا کی ہوئی انکو جو تحصیل مراد
ہو وے سنی کو بہی تحصیل سعادت امعاد

مدعا میرا دو لا دنیا خدا سے حضرت
آپکے سانیے مین رہین میرے آبا اجداد

آپکے فضل وکرامات سے اے سرور دین
دین و دنیا مین رہے شاد ہان میری اولاد

الیشہ کون ومکان کیجئے کچھہ ایسی مدد
ہووین نابود سر فراز جو مین اہل عناد

تیغ اسلام سے ایشاہ شجیعان اسدم
ہووے برکندہ غرض کفر کی بیخ وبنیاد

اے جگر بند نبی سید والا حسبی
دین و دنیا مین کرو سنی کی آپنے امداد

کرامت حضرت غوث الاعظم درباب عنایت شدن باز دہ خطاب بازدہ زینہ مسجد

با وضو ہاتھہ مین یکبارگی مین لے کے قلم
حمد حق نعت نبی کرتا ہون باعجز رقم

بعد ازان آل وصحابان محمد کی صفت
کرکے کچھہ ہوتا ہون مین وصف غوث الاعظم

ذکر اک روز کا ہے مسجد بغداد کے بیچ
ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایا قایم

رات کو بند جو دروازہ ہوا مسجد کا
اوس مسافر کو خلل آگیا کر درد شکم

جائے جب اوسنے کہین پائی نہ پاخانے کی
کی نجاست اسی مسجد مین مسافر نے بہم

ایک پہر رات سے جا کہول کے در مسجد کا
غوث الاعظم رہے دریا وخدا نے عالم

اوس مسافر نے جو دیکہا کہ ملی اب فرصت
صاف جاتا رہا ایک بار وہان سے اسدم

بعدہ آیا مؤذن جو وہان مسجد مین
اسکو آنے لگی بدبو سے نہایت ہردم

تب گمان آیا اوسے ایک مسافر تہا یہان
شاید اوسنے ہی یہ بے ادبی بڑی کی ہے بہم

ڈہونڈہا چو طرف نپایا کہین جب اوسکا پتا
دیکہا محراب کے نزدیک پڑا ہا اوسنے قدم

غوث الاعظم تھے وہان بیٹھے بہ یاد خالق
انکو پہچانا نہین سمجہا وہی ہے آدم

پوچھا کیون تونے کی اسجائے نجاست ایمرد
تب جواب اوسکو دئے کچھہ نہ شہ نیک شیم

پوچہا بہتیرا اگر کچھہ نہ جواب آیا اوسے
جب تو یک مار طمانچہ ہوہ نہایت برہم

آپنے تب بہی نہ فرمایا اوسے کچھہ منہہ سے
اوسنے پہر کہینچکے سیڑہی پہ لے آیا بستم

گیارہ سیڑیان تہین وہ مسجد کو نہایت زیبا
گیارہ سیڑہی سے زیادہ تہی سیڑہی یک کم

مارکر زینۂ اول سے گرایا اون کو
تب خطاب آیا کہ سید ہے تو غوث اکرم

ظلم سے دوسری سیڑہی پہ گرایا جو اونہین
تیسری سیڑہی پہ ٹپکا جو موذن نے اونہین
چوتہی سیڑہی پہ گرایا اونہین جسدم اوسنے
پانچوین سیڑہی پہ جسوقت گرایا اون کو
قہر سے چھٹوین جو سیڑہی پہ گرایا اون کو
ساتوین سیڑہی پہ جس وقت کہ ٹپکا اوسنے
آٹھوین سیڑہی پہ جس وقت گرایا اون کو
ظلم سے نوین جو سیڑہی پہ گرایا اوسنے
غوث کو دسوین جو سیڑہی پہ گرایا اوسنے
گیارہوین سیڑہی پہ جسدم کہ گرایا اون کو
الغرض گیارہوین سیڑہی پہ ہوی گیارہ خطاب
یعنے یہ سید و سلطان و فقیر و خواجہ
شیخ و مولانا محی الدین جلیل کونین
کیا کہون دوستو حضرت کو ہر اک سیڑہی پہ
اشک گرتے تہے محاسن پہ بآن درد الیم
پر نہ فرمایا کچہہ اس شخص کو حضرت نے وہان
تو نے بے ادبی کی مسجد مین یہ کیسی ایرد
اوسکے کہنے سے نجاست وہ اٹہا دامن مین
دہو کے دامانکو پہر ہو گئے مصروف نماز
جب تو پہچانا موذن نے یہ ہین غوث کریم
بولا بے ادبی ہوئی مجہسے نہایت یا غوث
اوسکو حضرت نے کہا ہو گی جو میری بخشش
جب سب چلے لوگ جماعت کے وہان سے یکبار

تب خطاب آیا کہ سلطان ہے شاہ عالم
تب خطاب آیا فقیر ہے تو شہ عالی ہمم
تب خطاب آیا کہ خواجہ ہے میرا غوث امم
تب خطاب آیا کہ مخدوم ہے تو نیک شیم
تب خطاب آیا ولی شاہ عرب اور عجم
تب خطاب آیا کہ ہے بادشہ نیک قدم
تب خطاب آیا کہ ہے شیخ شہ فضل و کرم
تب خطاب آیا کہ مولانا ہے غوث اعظم
تب خطاب آیا کہ محی الدین ہے ابن ہاشم
تب خطاب آیا جلیل آپکو اللہ سے بہم
درگہ خالق باری سے بلطف اعظم
اور مخدوم و ولی بادشہ فضل و نعم
یہ خطاب آ گئے اللہ سے اللہ کی قسم
رنج ہوتا تہا نہایت ہی بضرب اظلم
جسقدر سبزہ سر سبز پہ ہو وے شبنم
جب موذن نے کہا آپ کو از راہ ستم
چل نجاست یہ اوٹہا ہاتہہ سے اپنے اسدم
آپنے پہنکدی لیجا کے بچشم پر نم
صبح یکبار ہوئی نور فروز عالم
کانپ کر پڑے بصد عاجزی حضرت کے قدم
کیجئے عفو خطا میری بصد فضل و کرم
پہلے بخشاؤنگا اللہ سے تجہے مت کر غم
پہنچے جس جائے خلہ ڈالے تہے غوث اکرم

دیکھا جبجائے نجاست وہ پڑی تھی سینے
مشک وعنبر کی ہے خوشبوئی کا اوسجا عالم

اوس موذن نے بھی یہ طور جو دیکھا اسجا
ولین اوسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم

فاتحہ کرکے غریبون کو کھلاتا تھا طعام
ماہ کی پہلی سے لے گیارہوین دنتک پیہم

کہتے ہین گیارہوین کا جسے ہے نکلا دستور
جو یہ عالم مین چلا آتا ہے اتبک قایم

آپنے مشک نجاست کو بنایا یا غوث
عرض سنی بھی یہ کرتا ہے بصد عجز اتم

مین سراپا ہون گناہونکی نجاست سے غلیظ
فیض حضرت سے رہون پاک ومعطر دایم

تنگ سنی کی جراحت سے ہوا دل مجروح
آپکا فیض نگہ حق مین ہے میرے مرہم

مدعا میرا دلادو یہ خدا سے حضرت +
در گہ خاص کا ہون بندہ بیدام و درم

اے جگربند علی سید اعلی النسبی
کیا صفت ہووے تیری سنی ادنی سے رقم

قصیدہ

اے شہ عز وکرامات کریم عالم
مخزن فیض وعطا معدن احسان وکرم

چون برافراختی بافضل وکرامات علم
قرص خورشید ہما گشت نثار پرچم

وز دراکردی عطا مرتبہ قطبیت
آمدہ چون سپئے آن خرقہ خاص ابریشم

ازپئے جد کریم تو شدہ سقف فلک
بہر اقدام معلاش زمین شد جازم

گاہ انصاف تو اے بادشہ عدل وداد
پرورد زیر بغل بچہ بزر اضیغم

درجلوئے تو رود فتح وظفر باشوکت
نصرت از بہر سلاح تو ہمیشہ ہمدم

روز وشب آمدہ اے شاہ سوار چابک
زیر حکم تو زمانہ شدہ ابلق ادہم

ہیم تیغت چو کند الشہ مردان تاثیر
دشمنت خون شود بیش تولد بہ شکم +

وصف جد تو کند سنی چہ امکان دارد
سلموا صلوا علیہ وصلوات وسلم

کرامت حضرت غوث الاعظم کہ سگ درگاہ او شیر شیخ احمد جام زندہ فیل را کشت

صلوات اللہ سلام اللہ علے محبوب سبحانی
صلواۃ دایما ابدا علے معشوق رحمانی

پس از حمد خدا نعت رسول خاص صمدانی
کرون کچھہ دل سے توصیف محی الدین جیلانی

کرامتین ہزارون ہین جناب غوث اعظم کی
کرامت ایک لکھتا ہون سنو اسکو بصدق دل
مسمی اک شیخ احمد جام زندہ فیل سے تھے کوئی
کہین کوئی ولی ملتا تو یہ پیغام کرتے تھے
نہین تو چھوڑ دیتا ہون مین اپنے شیر کو اسدم
یہ سنکر ہر ولی گائے ایک اوسکے شیر کی خاطر
کسی نے ایکدن اس سے کہا ایصاحب عظمت
نگر بغداد اشرف کو کبھو تشریف فرما وین
کہا اس شخص سے سنکر البتہ مین اس سے بھی
یہ کہکر سوے بغداد مبارک ہو گئے راہی
تو پیش از شیخ کے آنیکے اکدن صاف محفل مین
ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہے
ابھی ایک گائے لارکھو تم اسکے شیر کی خاطر
غرض اک گائے آگے ہی وہان موجود رکھی تھی
کہ میرے شیر کی خاطر اک اچھی گائے بھجوا دو
یہ اپنے شیر کو دیکھو ابھی مین چھوڑ دیتا ہون
تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد سے یہ سنکر
کہا قاصد نے جاکر شیخ سے پیغام حضرت کا
تمامی اولیائے افضل و اکمل کے زمرے مین
مگر وہ بھی میری صولت سے ڈر کر گائے دیتا ہے
غرض حضرت نے اوسکے پاس جب گائی روانہ کی
وہان تھا ایک کتا وہ بھی ہمرہ ہو رہا اسکے
جناب غوث کے خادم نے جسدم گائے پہنچادی
ولی ہرگز نہین کوئی محی الدین کے ثانی
ہوئی سرزد جو حضرت سے عجب ہے جاے حیرانی
سواری شیر پر کرتے ہمیشہ سیر ارمانی
روانہ گائے ایک کردو اگر تم چاہو آسانی
کریگا کام اپنا وہ تو پھر ہوگی پشیمانی
روانہ جلد کردیتا تھا لاکر دل مین حیرانی
جہان کی سیر مین تم نے نہ پایا اتبلک ثانی
وہان رہتے ہین اک صاحب محی الدین جیلانی
ملون گا ایکدن جاکر جو ہوگا فضل رحمانی
جناب غوث کو سب ہوگئے اسرار اعلانی
کہے اپنے مریدون سے جناب غوث صمدانی
مگر ہے شیر پر اسوار اسمین ہے یہ نفسانی
کریگا جب طلب آکر تو اوسکی ہے یہ مہمانی
جو آئے شیخ اسجا یہ کیا پیغام نادانی
نہین تو آپکی بستی مین پینے کا نہین پانی
وہ اپنا کام کر جاویگا اے محبوب سبحانی
یہان سے جاؤ تم اوس شیر کی کرتا ہون مہمانی
تو سنکر شیخ بولا تا کہان از راہ نفسانی
بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہے دیکھو غوث صمدانی
اگرچہ ہے وہ افضل تر یہ ہون مین الیاحقانی
چلا لیکر مسند بارگاہ قطب ربانی
جو کتا خانقاہ کے در پہ کرتا تھا نگہبانی
تو اسنے گائے پر اس شیر کو چھوڑا لعترانی

کہڑی جب رہگئی گائی تو دیکھی شیر کی صورت
تو کتے نے کئے تب تیز دندا نہاے پرّانی

عقب سے شیر کو کتے نے ایک ہی جست مین پہاڑا
زمین پر شیر اوسکا تب تڑپکر ہو گیا فانی

ہوئی اک شیخ احمد جام زندہ فیل کو خجلت
کہا اوسوقت لوگون سے ہوئی کیا مجھسے نادانی

غرض حضرت کا قائل ہوکے آیا پہر تو خدمت مین
جناب پاک مین کی عرض اپنی رکہکے پیشانی

نہایت مجھسے گستاخی ہوئی ہے عفو فرمانا
ہونیکا ہوا اس کمترین سے فعل شیطانی

تمامی اولیائے اولین و آخرین اندر
تمہین کو زیب دیتی ہے شہ کونین سلطانی

تمہارے در کا کتا ہے مقرر شیر سے بڑہکر
مجھے بہی جانکر کتا دو اپنے در کی دربانی

جناب غوث مین کی اپنی گستاخی سے جب توبہ
نہایت گریہ وزاری سے کرکر اشک افشانی

ہوئی حضرت کو اوسکے گریہ وزاری پہ اک رحمت
بنایا اوسکو خادم جب تو از راہ کرم را نی

کیا حضرت نے خادم جبکہ اپنا شیخ احمد کو
ملا اک فضل سے اللہ کے اسکو رتبہ شاہانی

جناب غوث کی فضل و کراماتین ہین کچہہ ایسی
کہ جسکو مانتے ہین عالم اجسام و روحانی

بچایا شیر کے پنجے سے جیسے تم نے گائیکو
چہوڑا لو نفس سے مجھکو بہی حضرت قطب ربانی

وہ جیسا امن بخشا گائیکو تم نے درندیسے
یہ سنّی کو بہی حضرت دیجئے اب امن و امانی

مدد کچہہ ایسی ہو یا غوث اعظم تیغ بران سے
جو ہین اہل بغاوت ہووین جیسے گاو قربانی

دعا فرمائیے آقا جناب حق مین کچہہ ایسی
یہان سے اس سرے تک ہوکے عالم مین مسلمانی

کرین سب کفر سے توبہ گلو مین انکے ہو دایم
بجائے رشتہ زنار تسبیح سلیمانی

طفیل ذات اعلیٰ درگہ خالق سے ملجاو
بجے تک سنّی ادنی کو توفیق ثنا خوانی

کیا کریاد حضرت غوث کو ہر وقت ای سنّی
خدا کے فضل سے ہوگی تیری مشکل کی آسانی

جناب غوث کے گہر کا تو کتا بنکے رہ سنّی
شرف رکہتا ہے شیرون پر سگ محبوب سبحانی

سگ درگاہ میران شو چو خواہی فضل حقانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

کرامت غوث الورا دربیان اولیا شدن گروه گناهگاران

مرحبا آل نبی صاحب فضل و اعجاز
مرحبا نور علی سید اعلی اعجاز

حمد حق نعت نبی کر کے مین پہلے آغاز
نام ہے جم غفیر اک کتاب فایق
غوث اک روز تھے مسرور بہت محفل مین
روز درگاہ سے رہتی تہی سخاوت جاری
سنکے خادم سے کہا غوث نے اکیسو چالیس
جب تو خادم نے وہان ڈہونڈ ہکے اکیسو چالیس
سیدہی جانب کو کئے آپنے جب ستر شخص
دو طرف سارے گنہگار کہڑے رہگئے جب
مین نے یا رب یہ گنہگارون کو تجہکو سونپا
یہ سخن کہتے ہی اون سارے گنہگارون سے
تب جواب آپنے درویش کو اسطرح دیا
کر کے درویش وہ بے ادبی سے اپنے توبہ
کرو یا تم نے ولی اتنے گنہگارون کو
اون گنہگارون کو جسطور سے حق کو سونپا
فضل سے آپکے کچہہ وہ ہی تو پالیوے مراد
فضل سے حق کے طفیل آپکے اے سرور دین
اپنی رحمت سے اونہین اور سمیز کردو
سرخرو ہو وین ہر اک کار مین سارے دیندار
اسطرح اہل غزا سے یہ گریزان ہو وین
حق سے دلواو و غرض میری مرادین ساری
غوث کی ذات پہ پڑہ دلسے درود اے سنی

بعد از ان غوث کے لکہتا ہون سنو راز و نیاز
اوس سے اب کرتا ہون اس حالکو مین خامہ طراز
ایک درویش نے کی عرض بصد عجز و نیاز
آج اب تک نہ سخاوت ہوئی اے بندہ نواز
لاؤ فاسق و گنہگار و نہایت غماز
لاکے حاضر کئے کر کر کے بہت سی تگ و تاز
بائین جانب کو ہی اتنے ہی سے تھے عصیان پرداز
عرض کی آپنے اللہ سے کر دست دراز
تیری درگاہ مین مقبول ہو یہ میری نیاز
ہوگیا بات مین ہر ایک ولی صاحب راز
یہ سخاوت ہے میری آج سے سن اے دمساز
رہگیا عشق مین حضرت کے بصد سوز و گداز
عرض سنی کی یہ ہے آپسے اے بندہ نواز
درگہ حق مین کرو سنی کو یا غوث نیاز
جیسے وے سارے ولایت سے ہوے سرافراز
اہل اسلام کو سب ہو رہے توفیق نماز
دینداری مین جو ہین ایشہ والا ممتاز
منفعل ہوتے رہین تا بہ ابد اہل نفاز
جسطرح باز سے کنجشک کرے ہے پرواز
کیا کرون عرض کہو آپ تو ہو واقف راز
مرحبا بولین ملایک تیری سنکر آواز

کرامت حضرت غوث قدس سرہ دربیان بیرون آمدن جہاز غرق شدہ

صلواتُ صلِّ علیٰ غوث صاحبُ العظمت
خدا کی حمد مین کرتا ہون پہلے باالفت
خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو ہر اکدم
خدا کی حمد و محمد کی نعت کے بعد از
یہ سبکے بعد ثنا مین ہے افضل و اعلےٰ
ہے ذات غوث مکرم بوصف رحمانی
نبی سے معجزے جتنے ہوے ہین خلقت مین
ہوئین ہزارون کراماتین آپ سے سرزد
عجب یہ قصہ ہے اکدن کنارے دریا کے
خدا کی صنعت کامل کی سیر کرتے تھے
گہڑا لے آئی تہی پانی کے واسطے اوسجا
کچھہ ایسا شور مچایا تہا اوس نے رونے کا
جناب غوث نے دیکہا تو پوچھا لوگون سے
کہا کسی نے عجب ہے یہ قصۂ پرسوز
بیان کرتا ہون یاغوث کچھہ ذرا مین سنو
تہا نور چشم و جگر گوشہ صاحب دانش
فدا یہ اوسپہ تہی اسپر فدا وہ ہوتا تہا
خوشی سے ہوتی تہی گذران اونکی ہر اک طور
اسیطرح سے کٹے چند دن تو بڑہیا کو
تو سارے اپنے سگے اور دوستون کو تمام
تمام جمع ہوے جب تو اک جہاز او پر
کسی جزیرے پہ جا پہنچی ساتھہ خویشون کے
بڑی ہی دہوم سے اوسجا کے پر ٹہنی شادی
سلامُ و الفُ تحیّتُ رحمتُ علیٰ احمت
ہے جسکی حمد مقدس ہین رات دن خلقت
نبی کی نعت ہے صلِّ علےٰ بڑی نعمت
نبی کی آل و صحابہ کی خوب ہے مدحت
ثنائے غوث جو کیجیئے بہ نیک زینت
زبان جو ہل سکے اسکی صفت مین کیا قدرت
ہوئی ہین اتنی کرامات اون سے باشوکت
سنو یہ اونمین سے ہے اک کرامت ندرت
سرائے خاص سے آئے تہے غوث با فرحت
سوا ایسے عرصے مین بوڑہی سی آئی اک عورت
گہڑا وہ رکہکے لگی شور کرنے بارقت
تمام اہل تماشا کو ہو گئی حیرت
یہ کیا سبب ہے جو روتی ہے یہ بانجالت
بیان کرنے مین آتا نہین ہے انحضرت
تہا ایک لڑکا یہ بڑہیا کو صاحب جرات
حسین و صاحب اخلاق و صاحب ہمت
تہی دونون مادر و فرزند مین بڑی الفت
خدا کے فضل سے رکہتے تہے تہوڑیسی دولت
ہوئی وہ بیٹے کی شادی کے واسطے رغبت
خوشی کے ساتہہ وہ بڑہیا نے جاکے کی دعوت
سوار ہوکے چلی ساتہہ لیکے جمعیت
تو اپنے بیٹے کی اوسجاکے پر ہی کی نسبت
کہین تو باجے تہا باجا کسی جگہہ نوبت

تمام ہو چکی شادی وہان سے تب بڑہیا ۔ ہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت
یہان نکلے اور وہان کے تمام خویشون سے ۔ جہاز ایک بہرا تہا تمام تہی فرحت
بڑی ہی شان و تجمل سے گہر کو آتے تہے ۔ یکایک آگیا طوفان تو ہوگئی وحشت
جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دریا مین ۔ یہ ایک تختے پہ بڑہیا رہی بصد آفت
وہ تختہ ایسا ہی بہتا تہا بیچ دریا کے ۔ کسی طرف کے کنارے لگا پس از وقت
وہان سے بعد کئی روز کے بنالہ و آہ ۔ پہر اپنے ملک کو آئی بحالت عسرت
یہ بات ہوکے قضا ہوگئے ہین بیس برس ۔ کہ اب تلک اوسے اسبات کا ہے غم حسرت
اسی ہی غم سے یہ گہٹ گہٹ کے ہوگئی لاغر ۔ بدن مین اوسکے نہ باقی رہی ہے کچہہ قدرت
تمام خویش و اقارب بہو بہی بیٹا ہی ۔ جو ایکدم مین مرین اوسکو کیون نہو کلفت
یہ حال غوث سے جسدم بیان کیا اوسنے ۔ تو آئی آپ کو بڑہیا کے حال پر شفقت
کہا پکار کے مت رو نہ یاد وہ اس سے تو ۔ کہ تیرا بیٹا نکل آئیگا بصد عشرت
کہا وہ بڑہیا نے سنکر یہ بات ہووے کہان ۔ جو مردہ زندہ ہو آوے تو ہے بڑی حیرت
کہا یہ غوث نے بیٹا ہی بلکہ تیری بہو ۔ وے دونون صاف نکل آوینگے بامنیت
کہا وہ بڑہیا نے سنکر کہان ہین وے بابا ۔ وے ڈوب جاکے ہوی بیس سال کی مدت
کہا پکار کے حضرت نے پہر کے آتے ہین ۔ بہو بہی بیٹا ہی سب خویش و مال اور بضعت
کہا وہ بڑہیا نے بابا تو مسخری مت کر ۔ مین اپنے غم مین کہڑی رو رہی ہون محنت
تمام ڈوب گئے بہائی بند اے بابا ۔ فقط مین ایک بچی ہون اوٹہا کے سو زحمت
یہ میرا رونا نہ موقوف ہو قیامت تک ۔ مجہے یہ رونے سے اکدم نہووےگی فرصت
خدا نے مجہکو ضعیفی مین کیا بتایا غم ۔ کلیجا کیون نہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
مزہ یہ زندگی دیتی ہے موت کا مجہکو ۔ تہا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری ہی رحلت
جو یاد آتا ہے وہ حال مجہکو اے بابا ۔ جگرا کہڑتا ہے ہوتی ہے دلپہ اک وحشت
یہ کہکے پانی سا یکسر گہٹ چلی بڑہیا ۔ بنا ہے بید دل غم مبتلا بلا راحت
جناب غوث کو دیکہی نہین تہی اسباعث ۔ سلام شبہ کے کرتی تہی از پس غیبت

جناب غوث مین بڑہیا مین فاصلہ تہا بہت
تو اوسکو لوگ لے آئے جناب غوث تلک
قسم خدا کی مین کہتی ہون صدق نیت سے
کہا کہ غوث بڑا غم ہے میرے دلپر اب
دعا سے آپ کی میری مراد ہو حاصل +
جناب غوث نے فرمایا لے تمام جہاز
یہ سنکے خوش ہوئی بڑہیا تو غوث اعظم نے
جہاز سارا نکل آوے یاربی اسدم
جہاز نکلا نہ کہنے سے غوث اعظم کے
تو پہر خدا سے دعا کی کہ یا آلہی جہاز
نہ نکلا پہر بہی وہ کہنے سے آپکے جسدم
کہا خدا سے نکالے گا یا نہین تو جہاز
تو ایسے عرصے مین آیا جہاز پانے پر
یہ حال دیکہکے بڑہیا بہی اور لوگ تمام
جناب غوث نے جب کی تو عرض اللہ سے
یہ کیا سبب تہا کہ کی مین نے تین بار دعا
جناب حق سے تب آئی ندا کہ اے محبوب
مگر یہ دیکہہ دو عالم کو کتنے دیر لگے
بنانہ سکتے تہے کیا پل مین ہم دو عالم کو
معالجہ جو ہوا آج کا تو سن اوسکو
جہاز و مال غرض خاک ہو گیا تہا تمام
کہ تیری ہمکو تہی خاطر دعائے اول مین
دوئیم دعا کی جو تو نے تو ہم نے قدرت سے
کہڑے تہے لوگ بہی اسوقت درمیان بہت
وہ بڑہیا دیکہکے حضرت کو بولی با فرحت
یقین ہوا ہے مجہے جہوٹی ہین نہین یہ صورت
خدا کے واسطے فرماؤ مجہہ پہ کچہہ شفقت
خوشی ہو دلپہ وہ آگے کی جاے سب محنت
اوسی خوشی سے نکل آویگا نہ کہا ہیبت
جناب حق مین دعا کی کہ میری رکہہ عزت
تو اس غریب پہ کر اپنے فضل سے رحمت
تو آپکو ہوئی اوسوقت اک بڑی خجلت
کرم سے تیرے جو نکلے تو ہے بڑی قسمت
تو غصہ آگیا حضرت کو تب لعبد شوکت
کہ اتنی بات کی تجہہ مین نہین ہے کیا طاقت
وہی خوشی تہی وہی بابا اور وہی صحبت
بہت ہی بہول گئی دلپہ آئی اک فرحت
ہمیشہ پہلی دعا مین بر آتی تہی حاجت
تب آئی پانی پہ کشتی تہی اتنی کیون مہلت
ذرا مین کر سکین جو چاہین ہم مین ہے قدرت
کہ چہہ ہی روز کے عرصے مین بننے کی خلقت
جو روز چہہ لگے ہمکو تو یہ بہی تہی حکمت
گذر کے ہو گئی تہی بیس سال کی مدت
جو راک ہی یہان آدم ہوے تہے بے منت
کئے نکھٹے تمامی کو ہم نے ایک ساعت
بنائی سارون کی کیا شکل اور ہیئت

ستوم دعا مین نکالے تیار کرکے تمام | جہاز و آدم و اسباب ہم سفنے بحرکت
یہ سنکے کار یہ ممکن نہ تہا کہ ہو گا کچھہ | فقط تیری ہی دعا کی یہ ساری تہی برکت
یہ سنکے عجز سے حضرت نے تب کہا حق سے | الٰہی تیری ہی سب دی ہوئی ہے یہ رفعت
غرض جہاز کنارے پہ آلگا اور سدم + | مکان مین آئے وہ سارے بفرحت و شوکت
ہو کو بیٹے کو خویشونکو ساتھہ لے کے تمام | جناب غوث سے اوس پیرزن نے کی بیعت
جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو | یہ سنی کی بہی ہے یا غوث تم سے کچھہ حاجت
جہاز عیش میرا غم کے بحر مین ہے غرق | نکالو اوسکو تو ہے آپ کی بڑی منت
ہے غوث سنی یہ عریان بخلعت مقصود | اب اسکو تم معہ احباب دیجئے خلعت
کہ شادی دلپہ رہے اوسکے اور تمامی کے | عطا ہو فضل سے یا غوث دل کو جمعیت
تم اونکو خوش رکہو دنیا مین اور عقبےٰ مین | بڑے مربی جو مخدوم ہین میرے حسرت
کرم سے قابل و لائق کو اور سلم کو | ید و جہان رکہو خوش بعزت و حرمت
عنایت ایسی کرو اپنی حال حنفی پر | کہ اوسکو ہووے دو عالم مین روز و شب فرحت
غرض یہ سنی کو اور اوسکے سارے خویشونکو | کرم سے کیجئے اپنے مشرف خدمت
ہے غوث اہل جماعت جو صاحب دین یہ | تمام ہو وین خوشی سے بصحت و راحت
تمہارا روز ازل سے غلام کمتر ہون | خدا سے کہکے دلا دو یہ میری ہر حاجت
خوشی ہو چین ہو راحت ہو روز قسمت سے | خدا کے فضل سے گر آپ کی ملے صحبت
درود پڑھ تو بذات محمد اے سنی | اور اوسپہ اوسکی جو اعلی بزرگ ہے غوث
یہان سے فاتحہ پڑھکر وضو سے اے سنی | ادب سے کیجئے اپنی دعا کو اثبات

کرامت حضرت غوث الاعظم دربیان تبدیل شدن صورت

سلام مرحبا و تحفت رحم عز و جل | صلوٰۃ وصل علےٰ غوث افضل و اکمل
پس از محامد حق نعت احمد مرسل | ثنائے غوث مکرم ہے اکمل و افضل
تہین زندگی مین ہزارون کرامتین انکی | پس از وفات یہ کی ہے کرامت مفصل

سنا ہے مین نے کہ ایک شہر ہند مین ہے عظیم
بیان کرتا تھا مجھسے فقیر اک اکمل

تہی ایک بڑہیا وہان غوث کے مریدون سے
ہمیشہ فاتحہ کرتی تہی وہ سعید ازل

ربیع ثانی مین ایک سال روز یازدہم
نہ پایا بکرا وہ بڑہیا نے وہان کسی بہی محل

تہی ایک گائے اوسے ذبح کر جسن دل
نیاز غوث کی کی گیارہوین کو پاک عمل

یکایک آتا تہا چپراسی ایک رستے سے
بلا کے اوسکو کہا تو بہی کہانا کہا لے چل

یہ سنکے آیا وہ چپراسی گہر مین بڑہیا کے
تو پوچہا گوشت کہان سے یہ پایا کہہ اول

ہے قحط بکری کا اس ماہ مین بصد شوکت
یہان کے راجہ نے ڈہونڈہ ہوا یا ہر طرف جنگل

کہ آج اوسکے بہی دستر پہ گوشت آیا نہین
کہ تو نے گلہ بزمین کہان کیا مستدخل

کہا وہ بڑہیا نے اوسوقت اس سے ای بابا
تجہے یہ باتون سے کیا چل تو کہانا کہا کے نکل

تہا ایک بکرا میرے گہر مین اوسکو ذبح کیا
بس اب تو کہا کے چلا جا نہ کر یہان کلکل

وہ بولا آج ہر اک گہر مین ہر طرف ہر جا
نہ پایا بکرا بہت ڈہونڈہا ہر گہڑی پلپل

کہا وہ بڑہیا نے اے بابا سچ کہا تو نے
نہ پایا مین نے بہی بکرا بہت سعی کی ہلچل

مگر ضرور کو اک گائے مین نے کٹوا کر
نیاز غوث کی کی تجہسے کیا رکہون اوجہل

یہ سنکے اوسنے کہا کام کیا کیا تو نے
کہ کاٹی گائے کو اب تیری جان پر ہے خلل

نہین تو جانتی حاکم یہان کا ہندو ہے
ہمیشہ گائے کو پوجے نہ اسپ و فیل و جمل

ہے حکم ہاتہہ لگاوے گا گائے کو کوئی
تو اوسکا ہاتہہ قلم ہووے ہے یہی فیصل

اسی ہی وقت خبر دونگا جا کے حاکم کو
وگرنہ جان پہ مشکل پڑے گی میری کبل

یہ سنکے عاجزی کرنے لگی وہ بڑہیا تب
اور اوسکے بیٹے بہی کرتے تہے گو ہزار حیل

نہ کچہہ وہ سمجہا تو لاچار ہو کے بڑہیا نے
کیا اشارہ تو بیٹون نے اسکے ڈالا کہندل

کہدلا کیا تہا کہ اوسوقت قتل کر ڈالا
غضب ہے کہولی جو کیا رانی تیغ کی سل

درخت بویا تہا جیسا وہ ویسا پہل پایا
وہ یہ پہل کچہہ اور نہین تیغ آبدار کا پہل

غرض وہ پا چکا پہل اوسکو یکطرف رکہا
پہر اپنے کام مین شاغل ہوے وہان سے نکل

تمام دعوتی آتے تہے اور کہاتے تہے
پڑوسی اہل قرابت غریب و اہل دول

فراغتی ہوئی دعوت سے جب تو بڑہیا نے
اور اپنے بیٹے سے بولی کہین یہ پہینک کے آ
جو پہنچا شہر کے دروازے پہ اوٹہا کہ بار
مین گہیرا ڈال کے آتا ہون شہر کے باہر
یہ سنکے بولا وہ دربان اوسکو اے بہائی
کہا وہ لڑکے نے لے بہائی یہ تو آخر ہے
کہا کہ کچہہ بہی ہو بہوک کی گہڑی ہے میری گائے
یہ کہکے گہاس کی خاطر کیا جو اونچا ہا تہہ
جو اوسکو کہولی تو یک لاش اوسمین آئی نظر
تہا جسم آدمی کا منہہ بنا تہا سوئر کا
اور اوس سے پوچہا یہ کیا ماجرا ہے کہہ اسکو
تمام کیفیت او سنے کہی تو دربان نے
خبر یہ سنتے ہی پوچہا بلا کے حاکم نے
وہ لاش کہول کے دیکہی تو منہہ تہا سوئر کا
تہے تین بیٹے وہ بڑہیا کے رکہہ لئے نوکر
ہر ایک گیا رہوین کو ذبح سات گائین کر
بہ فضل غوث کا دیکہو کہ سخت مشکل مین +
اے غوث میری بہی خاطر دعا کرو حق سے
پہنسا ہون اندنون یا غوث سخت مشکل مین
ہے سنی آپکا فدوی کرو یہ اوسپہ کرم
ہے اوسکو درد سر فکر ایک شدت سے
دعا کچہہ ایسی کرو حق سے یا محی الدین +
ہے کشت زار زبس خشک تہ اے غوث کریم

وہ لاش کو ڑے مین باندہی منگا کے ایک کمل
تو لیکے چلدیا سر پر جو بار تہا اثقل
نگاہبان سے بولا کہ کہول دے بہا کل
او جالا ہو گیا اوسوقت کہولدی سنکل
دے بہری گائیکی خاطر ذرا سا گہاس اول
ہے گہیرا اسمین ہین سارے بہری ہوئے اشکل
اگرچہ تلخ ہے پہر بہوک کے ہے وقت عسل
تو گہٹری سر سے زمین پر یکایک آئی بہل
مگر بعینہ تہا سوئر کا منہہ سزائے عمل
یہ حال دیکہہ کے دربان ہوگیا پاگل
ہے لاش کسکی یہ ہے کون ایسا بد ہیکل
خبر دی حاکم دوران کو جب سنجاص محل
کہا وہ لڑکے نے سارا بغیر مکر و دغل
بدن مین پڑگیا لرزہ ہوئی ایک اسکو دہل
بٹہا کے بڑہیا کو بولا یہ مسند مخمل
لے حکم دے دیا تجہہ کو یہ کام سے ست ٹل
پہنسی تہی کیسی وہ بڑہیا یہ آئی صاف سنبہل
مراد میری ہو حاصل بتفضل عز وجل
دعا کرو کہ جو مشکل ہے میری ہو دے حل
جو اوسکے بد ہین عمل سب یہ نیکوئی ہون بدل
عطا کرو اوسے اسوقت فیض کا صندل
مدد سے آپکی ہو بیخ کفر مستاصل
خدا کے واسطے برساؤ رحم کا بادل +

عنایت ایسی کرو اسپہ یا محی الدین — کہ ہووے خاتمہ بالخیر جب آوے اجل
اندہیری قبر مین ہووے گی اسکی جب یا غوث — تو ایسے وقت لگا دیجیے رحم کی مشعل
بفضل آپ ترحم سے منطفی کیجئے — جگر کی آتش غم سے جو بھڑکے ہے منقل
تو سنی ختم کر اب پڑہکے فاتحہ یہان سے — لگاوے غوث کے خیمے سے لب طناب امل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

اول دہن کو دہو کے کرون کچھ ثنائے رب — بعد از کرون مین وصف محمد کا با ادب
حمد خدا و نعت محمد کے بعد ازان — لکھتا ہون یہ کرامت غوث کریم اب
اک ماجرا عجیب سناتا ہون غوث کا — ہمکو عجب ہے غوث کے نزدیک کیا عجب
تہی عمر چہوٹی غوث اکرم کی اون دنون — گودی مین اپنی دایہ کی بیٹہے تہے باادب
معمول پر کنارے سے مشرق کے صبحکو — ظاہر ہوا چمکتا ہوا آفتاب جب
دیکہا جو آفتاب کو دایہ کے گود مین — سمجہے یہ غوث ولیین کہ روشن ہے کیا سبب
اوسوقت جلد کود کے دایہ کی گود سے — جاکر ہوئے وہ مہر پہ حضرت سوار تب
جسدم سوار ہو گئے آپ آفتاب پر — اوسوقت اوسکی کند ہوئی روشنائی سب
پہر وہان سے کود پہاند کے دایہ کے گود مین — آبیٹہے وہ جناب معلے شہ عرب
بعد از کئی دنون کے جو جیلان سے کر سفر — بغداد مین جو آئے وہ شاہ علے لقب
پہر تو وہان کرامتین ہونے لگین بہت — مشہور خاص و عام ہوے وہ علے نسب
گیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپسے — کی عرض ہاتہ باندہکے آہستہ باادب
اے میرے نور چشم شہنشاہ اولیا — سردار عالمین و مفخر علے لقب
ایک روز میری گود مین تہے آپ جلوہ گر — تبلائی مجہکو اپنی کرامت یہ بو العجب
خورشید پر سوار ہوے اے نبی کے نور — جلوہ تمہارے نور کا ایسا ہوا تہا تب
خورشید نور بار کا جاتا رہا وہ نور — چمکا جہان مین آپ کے چہرے کا نور سب

قصیدہ

اے بر سما ئی فخر تو ئی انور آفتاب — دست سبق بحسن نہادے بر آفتاب
از نور جبہ لست تجلی دو جہان — گردو جدا ز جمال رخت ہمسر آفتاب
اے آفتاب از تو شدہ آفتابہا — این خوبیہا کہ داری کجا اندر آفتاب
یہ ذرہ عبار رہت آفتاب ہست — این فیض وجود و لطف و کرم کے در آفتاب
نقد زکوٰۃ حسن حیتان برفشاندہ — دارد ہمیشہ کیسہ خود پر زر آفتاب
یا صاحب الجمال تو محبوب کبریا — گردو نثار درگہ تو اکثر آفتاب
چشم و چراغ فاطمہ رضہ دلدار مصطفےٰ — بر اوج خاندان نبی انور آفتاب
سنی کہ ذرہ وار غبارہ تو ہست — دار و امید روزے شود بہتر آفتاب
پھر اور آرزو ہے وہ دیکھون کمال مین — اے سید بلند نسب و سے شہ عرب
حضرت جناب غوث مکرم امام دین — فرمائے اوسکو کرکے تبسم زیر لب
جسوقت تو نے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا — مین ناتوان گود مین رہتا تھا تیری تب
آگے سے حق نے مرتبہ میرا بڑھا دیا — سو در سے آفتاب سے رتبہ بڑا ہے اب
بچپن مین اوڑکے جاسکا مین آفتاب پر — ای اما جان میرا وہ بچپن کا تھا سبب
ہر روز آفتاب تجلی کرے دگار — آتے ہین میرے پاس ہزارون ہی بے طلب
ہر چند کو دپھاند کے مین چاہتا ہون جاؤن — لیکن وے ہلنے دیتے ہین اسجا سے مجھکو کب
یہ کہکے آپ چپ ہوے اور دایہ اسطرف — آداب کرکے ہوگئی رخصت وہان سے تب
لیں کر تو سنی یہان سے قلم رک کے رہگیا — وصف اوس جناب پاک کا تجھسے رقم ہو کب
کر عرض یہ پکار کے یا غوث نامدار — میری مراد رب سے دلا دو یہ بے تعب
جو دشمنان دین ہین نابود ہون تمام — پڑجائے اونپہ غیب سے اللہ کا غضب
ای سنی پڑہ وہ روح مقدس یہ فاتحہ — جسکے طفیل ہو ویگا اک روز فضل رب

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ پسر ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

کہکے اول زبان سے بسم اللہ — بعد نعت نبی رسول اللہ

مومنو تم سنو بگوش ضمیر ہے حقایق مین اسطرح تحریر
ایک ضعیفہ کو ایک ہی تہا پسر غرق دریا کے ہوگیا اندر
جب تو بڑہیا نے غوث اعظم سے عرض کی آ کے چشم پر نم سے
تم ہو یا غوث صاحب قدرت + میرا لڑکا دلا دو اب حضرت
غوث الاعظم نے اوسکو فرمایا تیرا لڑکا مکان کو آیا
جب تو خوش ہو کے پہنچی اپنے گہر دیکہا گہر مین نہین ہے پیارا پسر
عرض کی جا کے پہر نہین آیا کیا سبب ہے کہو حبیب خدا
آپنے جب مراقبہ کر کر کہا اوس سے اب آیا تیرا پسر
دیکہی جب گہر مین جا کے وہ بڑہیا تہا نہ حاضر مکان مین لڑکا +
گہر سے پہر نکلی بیقراری سے عرض کی جا کے آہ وزاری سے
اب تلک خانہ زاد حضرت کا خانہ تار مین نہین آیا
آپنے پہر مراقبہ کر کر اپنا زانو سے کر کے اونچا سر
اوسکو فرمایا جا تیرا لڑکا گہر مین آیا ہے غم نہ کہا بڑہیا
سنکے بڑہیا گئی جو اپنے گہر دیکہا گہر مین ہے حاضر اپنا پسر
دیکہہ بیٹے کو باغ باغ ہوئی اوسکو اوس رنج سے فراغ ہوئی
لے کے بیٹے کو ساتہہ با فرحت ہوئی آکر مشرف خدمت
پہر تو حضرت نے بیقراری سے عرض کی یہ جناب باری سے
مجہکو تو نے یہ پیرزن کے حضور کیا شرمندہ تو نے رب غفور
جب مین کرتا تہا ایک بار دعا ہوتا حاصل تہا مدعا میرا
اب دعا مین نے کی جو سہ بار تب مراد آئی میری اے غفار
تو نے ذلت بہت مجہے دی اب یاربی کہدے اسکا کیا ہے سبب
غوث الاعظم کو تب ہوا ارشاد میرے محبوب رکہہ تو دلکو شاد
مین تجہے بولتا ہون سارا سبب مچہلیان کہا گئی تہین اوسکو سب

تونے کی جبکہ پہلے بار دعا　　تیری خاطر سے اے شہ اعلی
جب ملایک پہ یہ ہوا حکم ہوا　　جمع کر ڈالے اوسکے سب اجزا
بار دویم دعا کی تونے جب　　شکل و صورت بنائی ہمنے تب
تیسرے بار کی جو تونے دعا　　تن بے دم کو ہمنے دم بخشا
پھر تو دریا سے اوسکو باہر لا　　ہمنے اوسکے مکان کو پہنچایا
سنکے حضرت نے عرض کی یارب　　باعث اوسکا سنا تو مجھکو اب
ایک ایماے کن سے خلقت کو　　بود نابود سے کیا ہے تو
دن قیامت کے عالم دنیا　　متفرق جو اسکے ہین اجزا
ہے یقین مجھکو ایک لمحے مین　　امر سے تیرے اونکو جمع کرین
جان دیکر اوٹھاے گا اونکو　　قدرت کاملہ سے اپنے تو
ایک بیجان تن کو دینے حیات　　تیرے نزدیک کیا بڑی تھی بات
حق نے فرمایا اے میرے معصوم　　میری حکمت مجھی کو ہے معلوم
جیہ آزردہ تو ہوا ہے اب　　کیونکہ اسباب سے ہوا ہے عجب
مین یہ آزردگی کے بدلے اب　　جو تو چاہے عطا کرون وہ سب
عرض کی آپنے جھکا کر سر　　مین ہون ناچیز بندۂ کمتر
کم و زیادی کیا ہے مجھکو تمیز تر　　اپنے لایق مین جا ہونگا کچھہ چیز
تو ہے صاحب میرا کریم و عظیم　　اپنے لایق تو بخش مجھکو کریم
حق نے فرمایا اے میرے محبوب　　بخشتا ہون تجھے یہ رتبہ خوب
جس جماعت پہ گر کرے تو نظر　　ہوسنگے سب وے ولی کامل تر
اور تو جس زمین کو دیکھیگا　　زر کی ہو جائیگی وہ ساری جا
عرض کی آپنے خداوندا　　مجھکو اسباب سے ہو حاصل کیا
وے ولی ہون اگر تو مجھکو کیا　　وہ زمین ہووے زر تو مجھکو کیا
پھر تو اللہ کا ہوا فرمان　　میرے محبوب دل نکر تو گران

تجھکو یہ بات گر نہیں منظور
جس سے تو خوش ہے وہ نہیں ہے ضرور

اے میرے باوقار سرور دین
یہ بھی منظور تجھکو ہے کہ نہین

باوضو ہو کے دل ٹھکانے دہرے
اسم کا تیرے جو وظیفہ کرے

اسکو ایسا ثواب و درجہ دون
اسم مین جو مین اپنے رکھا ہون

جوکہ تاثیر میرے نام مین ہو
وہ اثر صاف تیرے نام مین ہو

غوث نے جب یہ سنکے حق سے ندا
شکر ہے کا ادا کیا سجدہ

عرض کی حق سے پھر بعجز عظیم
مین ہون عاصی خدایا تو ہے کریم

تو نے میری بڑھائی ہے عزت
مین کہان اور کیا میری حرمت

تیری رحمت کی ساری ہے رونق
ارحم الراحمین تو ہے برحق

تو نے بخشی ہے جان جب انکو
تجھہ سے سارا شرف ہے انسانکو

تو نے نابود سے کیا ہے بود
کیا تیرا شکر ہو وے اے معبود

سب فنا ہے مگر بقا تو ہے
مالک الملک ایک خدا تو ہے

ایسی ایسی طرح سے غوث کریم
کی ثنائے خدا اے رب رحیم

کہا پھر سر اوٹھا کے شکر خدا
اسی کا لا اِسمِ اَعظَمِ اللہ

مومنو دیکھئے یہ غوث کا نام
مثل نام خدا ہے عالی مقام

نام لو غوث حق کا باعزت
ہر دو عالم مین پاؤگے حرمت

توبھی اے سنی دل سے شام و پگاہ
کر وظیفہ یہ نام کا للہ

اپنے سنی پہ کچھہ نگاہ کرم
کیجئے یا غوث حق بلطف اتم

کیونکہ لیتا ہے روز آپ کا نام
ہے وظیفہ اسے کا اسکو مدام

فاتحہ پڑھ ادب سے اے سنی
مانگ حاجت یہ رب سے اے سنی

یا الٰہی طفیلِ غوثِ عظیم
حاجتین کر روا بہ لطفِ عمیم

مین گنہگار ہون خداوندا
غوث کے واسطے گنہ سے بچا

تیرا محبوب ہے غوث عظیم
اوسکے صدقے سے بخش مجھکو کریم

سب عنیدان دین کو یارب	غرق بحر عدم مین کردے اب
بحر عصیان مین دل جو سنی کا	غرق ہے اوسکو اب ٹھکانے لگا

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یک ضعیفہ را از دعای او حق تعالے یازدہ پسر عطا فرمود

با وضوء لیکر قلم لکھتا ہون مین حمد خدا
بعد اوسکے کرکے کچھہ توصیف اصحاب کرام
نقل ہے گیلان مین کوئی بزرگ عصر تھے
ذکر و تسبیح و عبادت مین ہی رہتے روز و شب
یا وہین مشغول تھے ایک روز عثمان نامور
عمر میری ہوگئی ہے اندنون تک ساٹھہ سال
کیا کہون فرزند اک اتبک نہین مجھکو ہوا
کیا میری تقدیر مین اولاد ہے کچھہ یا نہین
کچھہ کرو ایسی شفقت آج اے عثمان تم
عرض اوسکی سنتے ہی عثمان ازراہ کرم
لوح پر بچہ نہ دیکھا اوسکی کچھہ تقدیر مین
مین نے دیکھا لوح اعظم پر خدا کی تیرا نام
سنکے یہ روتی ہوئی جاتی تہی بڑہیا اپنے گہر
عمر تہی چھوٹی سی حضرت غوث کی اوسوقت مین
یون کہا بڑہیا نے اے شہزادہٴ عالم سنو
کیا میری قسمت مین کچھہ اولاد بہی ہے یا نہین
اسلئے روتی ہون مین یہ کیا میری تقدیر ہے
سنکے یہ فرمایا اوس بڑہیا سے حضرت غوث نے

بعد ازان کرکے ادا نعت نبی صل علی
مین کرامت غوث کی لکھتا ہون با صدق و صفا
ہارون کے رہنے والے اونکا عثمان نام تھا
ذات سے انکی ہوا کرتی کرامت ظاہرا
روبرو آکر ادب سے اک ضعیفہ نے کہا
اور میرا مرد بہی بوڑہا نہایت ہوگیا
روز و شب یہ فکر ہی رہتی ہے مجھکو بارہا
نام لیوا کوئی تو ہووے ہمارا اس جگہہ
تاکہ دے اولاد مجھکو اس ضعیفی مین خدا
جاکے ہم آسمان پر جستجو سب کر چکا
بولا اس بڑہیا سے اے بڑہیا سخن سن یہ میرا
جا تیری تقدیر مین بچہ نہین بیٹھی ہے کیا
راہ مین اوسکو ملے جب غوث الاعظم ایکجا
پوچھا بڑہیا سے تو کیون روتی ہے کہہ کچھہ ماجرا
مین نے جا عثمان سے احوال اپنا سب کہا
بولے بے اولاد ہے تو اے ضعیفہ یہانسے جا
بانجہین کا مجھکو دنیا مین ہے بٹا لگ گیا
حکم حق سے ہمنے اک فرزند تجھکو دیدیا

جب تو لد تجھکو لڑکا ہو ویگا اے پیرزن
تو خوشی کے ساتھ اس لڑکے کو میرے پاس لا

سنکے بڑھیا نے کہا حضرت سے اے شاہ جہان
لوح حق پر ہے نہ بچہ کوئی میرے نام کا

آپنے فرمایا پھر اس پیرزن سے اسگھری
ایک کیا ہے ہینے دو بچے دئے اب تجھکو جا

سنکے بڑھیا نے کہا اے سرور دنیا و دین
میری قسمت مین نہین بچہ بھلا کیا ہو ویگا

پھر کہا اوس پیرزن سے آپنے اوسوقت پر
وو نہین اب تین بچے ہو وینگے لے تجھکو جا

سنکے پھر وہ پیرزن حضرت سے بولی اسطرح
دیکھا ہے عثمان نے لوح خدا پر جا بجا

میری قسمت مین نہ بچہ پایا کوئی لوح پر
جب نہو لوح خدا پر ہوگا پھر فرمائیے کیا

پھر تو جذبے سے کہا حضرت نے اس بڑھیا سن
تین کیا ہین چار بیٹے دیدئے اللہ نے جا

پھر کہا عورت نے حضرت سے کہ ہین بوڑھی ہوئی
کیا مجھے اولاد ہوگی اے حبیب کبریا

پھر کہا حضرت نے اوسکو سن تو بڑھیا صند نہ کر
چار کیا لے پانچ بیٹے کردئے حق نے عطا

غوث الاعظم سے کہا بڑھیا نے حضرت یہ کہو
مرد بوڑھا ہین ہی بوڑھی ہے یہ اندیشہ بڑا

غوث نے فرمایا اوسے پانچ کیا لے چھہ دئے
چھے نہین لے سات بلکہ آٹھہ ہو وین خوش لقا

پھر کہا بڑھیا نے مین بوڑھی ہون شاید اسلئے
کرتے ہین اسوقت مجھسے آپ ٹھٹھا بر ملا

سنکے حضرت نے کہا غصے سے یہ ٹھٹھا نہین
آٹھہ کیا لے نو دئے دس بلکہ گیارہ غم نکھا

جب تو روح پاک احمد نے کہا آکر وہان
ای میرے محبوب پیارے اے حبیب با صفا

بس کرو اب منہہ کو روکو مت بڑھو اس سے زیاد
تا ان خلل میری شریعت مین نہ پڑجاوے بڑا

سچ ہے حق نے آپکو روز ازل سے اے حبیب
دیدیا ہے حکم سارا ہی قضا و قدر کا

پر رکھو کچھہ پاس میری شرع کا اے نور چشم
ورنہ ہٹجاوے گا پردہ اور کچھہ ہوجاویگا

سنکے فہمایش کو نانا کی جناب غوث نے
روک لی اپنی زبان اوسوقت پر یک مرتبہ

الغرض بڑھیا نے تب خاموش رہکے با ادب
گھر کو جاکر مرد سے حال گذشتہ سب کہا

مرد تھا اوس بوڑھی عورت کا بڑا صاحب کمال
سنکے بولا غوث الاعظم نے کہا ہے سو بجا

قصہ کوتاہ کیا کہون اوس شبکو ہی اے مومنو
حاملہ بوڑھی ہوئی تھی غوث الاعظم کی دعا

نو مہینے جب کٹے راحت سے اس بڑھیا کو پھر
ہوگئی بیٹی تولد تھی یہی حق کی رضا

لیکے کچھہ تحفہ خوشی سے ساتھہ دونون مرد و زن
جاتے تھے جس راستے سے وہ نہایت ہوکے خوش
پوچھا جب عثمان نے لوگون سے یہ کیا شور ہے
آپ فرماتے تھے اوس بڑہیا کو حضرت اوندنون
ہوکے وہ غمگین جاتی تھی نہایت دل ملول
جسمین یہ پہلا تولد ہے اسی باعث سے وہ
سنکے یہ عثمان نے اللہ سے تب عرض کی
دل سے تو اپنے مین اس بڑہیا کو کچھہ بولا نہین
تونے دی ذلت مجھے اس پیر زن کے روبرو
یا تو دیگر جائے یہی لکھا ہے نام بندگان
جب ندا عثمان کو اللہ سے آئی اوسگھڑی
پہنچکر کس کس جگہہ دیکھا ہے تونے کر بیان
بولا تب عثمان حق سے اسطرف دیکھا ہو مین
بلکہ ہر ایک برگ پر طوبی کے دیکھا مین نے سب
جب تو فرمایا خدا نے سن لے اے میرے حبیب
ہمنے سن اسکی زبانپر لکھدیا ہے پیشتر
یہ تو کیا اوسکی زبانپر اور بہی تحریر ہے
ہے نمونہ لوح کا میری زبان اوس غوث کی
کارخانہ مین نے سونپا ہے خدائی کا اوسے
القرض وہ پیر زن خدمت مین جاکر غوث کی
بولے حضرت وہ تو لڑکا ہے میری گود مین دے
تب نہایت ہوکے خوش آئی وہ عورت اپنے گھر
جبتلک جیتے رہے دنیامین وہ خاوند و زن

غوث کی خدمت مین جاتے تھے وہ چنگ و دف بجا
مومنو وہ راستہ عثمان کے گھر پر سے تھا
کیسا یہ باجا ہے تو اک شخص نے اوسسے کہا
تیری قسمت مین نہین بچہ یہ لوح کبریا
غوث الاعظم نے اوسے گیارہ کئے بیٹے عطا
لے کے بچہ جاتی ہے با فرحت بے انتہا
کیا سبب ایسا ہوا کہہ اے میرے جل و علا
لوح پر دیکہا سو بولا اوسکو اے بار خدا
یا الٰہی کہہ کیا تھا مین نے کیا تیرا بُرا
یہ تو مین کیونکر کہون جھوٹا لکھا ہے لوح کا
خشم سے اے دوست میرے اتنا تو مت ہو خفا
مین تجھے کہتا ہون بعد از اوسکا سارا ماجرا
عرش پر کرسی پر اور لوح و قلم پر جابجا
پر کہین اولاد کا اوسکے نہین پایا پتا
سب جگہہ دیکھا زبان غوث پر بہی دیکھا کیا
اوسکے کہنے سے اوسے اولاد ہوگی باوفا
وقت پر اپنے تمامی ہووینگے وہ ظاہرا
جو وہ چاہے سو کرے گا جو وہ چاہا سو کیا
ہے مجھے منظور جو کچھہ کار ہے اس سے ہوا
بولی یہ لڑکی ہوئی یا غوث حق در ابتدا
گود مین دیتی ہی اس بیٹی کا بیٹا ہوگیا
اور دس بیٹے ہوئے بافضل حق اوسکے سوا
کرتے تھے ہر گیارہوین کو شکریہ کی فاتحہ

گیارہوین کا جب سے ہے دستور نکلا دوستو
گیارہ بیٹے جیسے اس عورت کو بخشے آپنے
پہلا دنیا علم دینی اور عزت دوسری
چوتھی یہ اعمال ہو وین نیکتر میرے تمام
چھٹوین یہ ہو تندرستی میری اور احباب کی
آٹھوین اولاد اور احباب باعزت رہین
نوین یہ ہو خاتمہ بالخیر میرا مرتے دم
اور میری فکر کیجئے دور یاغوث کریم
ہے یہ سنی روز اول سے غلام کمترین
فضل سے دست کرم رکھدیجئے یاغوث اب
کار جو ممکن نہ تھے وہ تم سے بر آمد ہوئے
جب کسی بھی طور کی آوے بلا یاغوث تب
ختم کر یہان سے اے سنی یہ نادر داستان
غم نکہار کہہ دلکو خوش ہر حال مین سنی مدام
ہو ویگا اس ذات کا سب فضل تیرے حال پر

اتبلک جاری ہے جو خلقت کے اندر ہر جگہہ
میری بہی ہے آپسے یاغوث گیارہ التجا
تیسری مجہہ کو بزرگی دیجئے ایشاہ ہدا
پانچوین یہ رزق ہوجاوے فراغت سے میرا
ساتوین ہووے صفائی قلب کی مجہکو عطا
عاقبت مین خوش رہین دنیا مین رشک اغنیا
دسوین یہ ہے مکر سے شیطان کے دنیا بچا
گیارہوین یہ حشر مین ہو ظل داماں آپ کا
تم خدا سے یہ دلادو اوسکا ہر اک مدعا
ہے تردد مین نہایت ہی یہ سنی آپ کا
کار اس سنی کا بہی تم سے بر آمد ہو ذرا
کچہہ مدد ایسی کرو تم میری سب رد ہو بلا
پڑہ بروح آل واصحاب نبی صل علے
یک نہ یک دن تجہہ فیض غوث جاری ہو ویگا
کچہہ نہ ہو ویگا اگر تو تجہہ کا کچہہ ہو جائے گا

کرامت حضرت غوث الاعظم زندہ شدن شوہر زن بیوہ

فیض عالم غوث الاعظم دستگیر
رحم عالم غوث الاعظم دستگیر

غوث الاعظم ہے مسیحائے جہان
جس سے زندہ ہو گئے ہین مردگان

ہے روایت ایکدن حضرت کے پاس
آئی اک عورت بنا امید و یاس

بولی حضرت سے میری فریاد ہے
داد دو آقا کہ وقت داد ہے

اس سے حضرت نے کہا اے نیکنام
کیا تیری فریاد ہے کہدے تمام

تب کہا عورت نے ہون غم مین اسیر
مر گیا شوہر میرا یا دستگیر

آج اس غم سے ہوئی ہون دل دو نیم
مین ہوئی بیوہ ہوئے بچے یتیم

پرورش بچون کی اب کسطرح ہو ‌ ‌ ‌ یا محی الدین کچھ رحمت کرو
سنکے حضرت نے یہ اوس سے ماجرا ‌ ‌ ‌ دے دلاسا اوسکو جب کچھ یک ندا
جاکے چوتھے آسمان پر ایک دم ‌ ‌ ‌ ہاتھہ ملک الموت کا پکڑا بہسم
پاس ملک الموت کے زنبیل تھی ‌ ‌ ‌ جس مین تھین روحین بھرین اون رونکی
بولے حضرت اس سے دے اک جان مجھے ‌ ‌ ‌ اب نہ جانیدونگا مین آگے تجھے
اس فرشتے نے کہا تم کون ہو ‌ ‌ ‌ نام کیا ہے آپکا فرماؤ تو
آپنے فرمایا اس سے ناگہان ‌ ‌ ‌ غوث الاعظم اسم میرا ہے عیان
تب کہا اوسنے یہ ہو کیونکر بھلا ‌ ‌ ‌ حکم رب پر حکم غالب آپکا
امر حق سے روحین لیجاتا ہون اب ‌ ‌ ‌ کسطرح سے پلٹے کہو یہ حکم رب
پھر تو حضرت کو جو غصہ آگیا ‌ ‌ ‌ چھین لی زنبیل اوسکی برملا
مردے اوسدنکے ہوے زندے تمام ‌ ‌ ‌ لیکے باالفت محی الدین کا نام
اوس فرشتے نے کہا فریاد ہے ‌ ‌ ‌ یا الٰہی کیسی یہ بیداد ہے
حق تعالےٰ نے سنی جب یہ فغان ‌ ‌ ‌ پوچھا کیا آفت ہے تجھپر کر بیان
عرض کی اوسنے خدا سے باادب ‌ ‌ ‌ اب میری فریاد یہہ تجھسے ہے رب
حکم سے تیرے زمین پر مین نے جا ‌ ‌ ‌ لیکے کچھ روحین وہان سے چلدیا
ہے کوئی بندہ تیرا ایک عالیشان ‌ ‌ ‌ آیا چوتھے آسمان پر ناگہان
بولا دے ایک روح اسمین سے ہم ‌ ‌ ‌ جب تو رکھنے دونگا مین آگے قدم
مین اوسے بولا یہ ہے حکم خدا ‌ ‌ ‌ اس جگہہ چلتا ہے کس کا زور کیا
کچھ تمہارے حکم کا تابع نہین ‌ ‌ ‌ ہان قضائے حق ہی پھرتی ہے کہین
یہ سخن میرا لگا اوسکو زبون ‌ ‌ ‌ چھین لی زنبیل میری کیا کہون
چھوڑ دین روحین تمامی ہے عجب ‌ ‌ ‌ مردے زندے ہوگئے اوسدنکے سب
نام پوچھا تو شتابی سے کہا ‌ ‌ ‌ ہے محی الدین میرا نام جا
سنکے خالق نے کہا خاموش رہ ‌ ‌ ‌ جائے خاموشی ہے بیجا کچھ نہ کہہ

ہے تیری تقصیر اسمین سربسر ۔ ایک کے بدلے مین دین زنبیل بھر
روح ایک مانگی تھی اسنے تجھسے آ ۔ تو اگر دیتا نہ تھا تجھسی گلا
فیصلہ ہوتا اوسی ایک روح پر ۔ اوسنے ہی ہوتا تھا قصہ مختصر
وہ میرا محبوب جو چاہے کرے ۔ وہ میرا مطلوب جو چاہے کرے
جو رضا اوسکی وہ ہے میری رضا ۔ بس وہ ہے مختار جو چاہا کیا
وہ اگر چاہے نیا ہووے جہان ۔ وہ اگر چاہے نیا ہو آسمان
وہ اگر چاہے اوٹھادون مردے سب ۔ پھر نئی خلقت کرون اوسکے سبب
الغرض عورت کا شوہر جی اوٹھا ۔ تا گہان لے نام حضرت غوث کا
رہگئے خدمت مین دونون مرد و زن ۔ پہنچکر مقصد کو بیرنج و محن
ہے میری یا غوث تم سے التجا ۔ کیجئے سب حاجتین میری روا
دل میرا مردہ ہے زندہ کیجئے ۔ سب مرادین حق سے دلوا دیجئے
سب اقارب ہون میرے آمان سے ۔ خاتمہ سب کا ہو بس ایمان سے
اور جو ہین اہل جماعت سبکے سب ۔ یکدلی سے یہ رہین ہر روز و شب
بافراغت خوش رہین دنیا مین یہ ۔ آپکے ہمرہ رہین عقبی مین یہ
اور تمامی مومنون پر دمبدم ۔ یا محی الدین کرو اپنا کرم
اور جو یہ سنی ہے افتادہ حقیر ۔ دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر
آپکا گر فضل سے ہو سر یہ ہات ۔ حشر مین سنی کی ہووے گی نجات

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کہ یازدہ دختران شخصی مرد گشتند

غوث حق باصفا مرحبا مرحبا ۔ مقبل مصطفے مرحبا مرحبا
پہلے لکھتا ہون مومنو حمد خدا ۔ بعد نعت محمد صلی علے
گوش دل سے اے مومنون سن لیجئے ۔ غوث الاعظم کا لکھتا ہون کچھہ ماجرا
غوث الاعظم کے ایک شخص آ روبرو ۔ بولا یا غوث سن لیجئے عرض ذرا

دس هین لڑکیان مجهکو یا غوث امام
گهر مین بیٹهی هین وے سارے ناکتخدا

مجهکو مقدور شادی کی اونکے نهین
فکر هے یهی اب مجهکو صبح و مسا

میری گذران تنگی سے هوتی هے آب
اور کیا کام هوویگا مجهه سے بهلا

اونکی فکر سے گلتا تها هر روز و شب
اور دیکهئے اسپر علاوه هوا

آجکی شب کو یا غوث الاعظم سنو
اور اک لڑکی پیدا هوئی بر ملا

فکر دس کی مجهے تهی سو تهی کیا کهون
فکر گیارهوین تازه هوئی ظاهرا

میری عرض سنو اے سبط نبی
حق مین میرے کرو کچهه خدا سے دعا

بطفیل اس دعاے مبارک کے مین
تاکه فکر معیشت سے پاؤن رها +

عرض سنلی جو اس شخص کی آپنے
منهه سے اسوقت نکلا یه بیساخته

فکر مت کر تو اے شخص رکهه دلکو خوش
اب جو پیدا هوا هے سو لڑکا هے جا

جب یه فرمایا حضرت نے اس شخص کو
اوسنے کی عرض اے خاصهٔ کبریا

خوب دیکها هون لڑکی هے وه بالیقین
کچهه وه بیٹا نهین هے یه کهتے هو کیا

پهر تو حضرت نے فرمایا اوس شخص کو
تیری دو لڑکیان لڑکے هین غم نکها

اوسنے حضرت سے اسطرح پهر عرض کی
آپ بیشک و بیشبهه هو مقتدا

چاهتا مین نهین هون که لڑکے هون دو
ایک بیٹا بهی گر هو تو هے اکتفا

اوسکو حضرت نے فرمایا اے شخص سن
مین جو کهتا هون سچ جان کهنا میرا

تین لڑکیان لڑکے کئے حق نے لے
دیکهه جاکے تو اب گهر مین اے باصفا

عرض اوسنے کی حضرت سے یا غوث آپ
مجهه کو حیرت هے یه سنکے بے انتها

سنکے حضرت نے اس سے کها اسگهڑی
مین جو کهتا هون سنلے هے کهنا میرا

تین کیا هین که اب چار لڑکیان سن
چار بیٹے بنے هین تیرے باوفا

اوسنے ایسا کها جب تو اے شاه من
میری گیاره هی هین لڑکیان خوش لقا

کیا هوینگے بیٹے یه فرماؤ تو
مجهه کو اندیشه اسبات کا هے بڑا

سنکے حضرت نے فرمایا اے هوشمند
میرے کهنے یه تو شبه لاتا هے کیا

چار کیا ہین کرلے پانچ بیٹیان اب — بنگئے بیٹے لے کر خدا کی ثنا
پھر تو اوسنے کہا جب مین کہتا ہون کچھہ — آپ اک اک بڑہاتے ہو بولو ہے کیا
سنکے حضرت نے فرمایا اس شخص کو — تجھہ کو کہنے سے میرے تعجب ہوا
پانچ کیا ہین کہ چھے بیٹیان ایک ہی — ہو گئے بیٹے یہ خدا کی عطا
سنکے اوسنے کہا تب یہ سبط نبی — میرا دل ہے یہ کہنے سے خوشی بنا
غوث الاعظم نے سنکے کہا اسسے تب — تیرا شبہہ نہین جاتا کیا ہوگیا
چھے نہین سات لڑکیان اسوقت یہ — لڑکے ہو گئے جاہے خدا کی رضا
عرض اوسنے کی یہ غوث الاعظم سے پھر — دخل کیا ہو خدا کی رضا مین بھلا
اوسکو حضرت نے فرمایا اسطرح سے — مین جو کہتا ہون سنتا نہین کیا ہوا
سات کیا ہین کہ اب آٹھہ بیٹیان لے — ہو گئے بیٹے اسمین نہین کچھہ خطا
اوسنے اسوقت حضرت سے پھر عرض کی — جبکہ حضرت نے اسطرح سے کہدیا
میرے دلکو تسلی نہین ہوئی کچھہ — یا حبیب خدا اے شہ اولیا
بولے حضرت اوسسے اب لے نو بیٹیان — کر دئے بیٹے حق نے خوشی ولے یہ بلا
پھر وہ بولا کہ اے شاہ عالی ہمم — جب یہ کہتے ہو یا سچ ہے سا کہا
اوسکو فرمایا حضرت نے ای شخص اب — مجھکو جھوٹا ہی اب تو نے ٹھہرا دیا
بنگئے بیٹے جا تیری دس لڑکیان — شکر اللہ کا اسوقت پر لا بجا
اوسنے کی عرض یہ غوث اعظم سے جب — ایک شک ہے مجھے اے شہ اصفیا
مجھکو حق کی رضا سے ہوئین بیٹیان — اسمین زور چلے کیا کسی شخص کا
جب مین کرتا ہون کچھہ عرض کہتے ہو تم — ایک کیا ہے کہ ہمنے کئے دو عطا
دو سے لے تین چار آپنے کر دئے — چار سے پانچ چھے سات تک ٹھہرا
سات سے آٹھہ نو نو سے دس ہوگئے — یہ عجب بات ہے بولو یہ ماجرا
یہ تو ہے حکم حق سے بیٹے یہ کسطرح — آپکے کہنے سے بولو کیا پلٹے گا
سنکے غوث نے اوسگھڑی فرمایا — سنلے بات یہ میری تو اب اے فتا

مجھکو حق نے ہے اپنی عنایات سے　　رحم فرما کے مرتبہ ایسا دیا
جب مین کرتا ہون کچھ عرض اللہ سے　　بے تامل بر آتی ہے میری رجا
جبکہ اللہ میری مدد پر رہے　　شبہ کیا ہے جو بر آوے ہر مدعا
غیر حکم خدا کچھ مین کہتا نہین　　پر وہ کہتا ہون جیسا ہو حکم خدا
ہے خدا کا کرم یہ میرے حال پر　　چاہتا ہون سو دیتا ہے مقصد میرا
تیرے خاطر دعا مین نے وہان کی　　کی قبول اب خدا نے ہر اک التجا
بلکہ گیارہوین عرض ہی اب کر چکا　　کی قبول اب اوسے ہی سن آیا صفا
تیری گیارہ کی گیارہ ہی سب بیٹیان　　ہو گئے بیٹے جا منغز اب مت لکا
جب تو وہ آدمی سنکے حضرت سے یہ　　ہو کے خوش دل مین بس اپنے گھر کو گیا
دیکھتا کیا ہے وہ لڑکیان سبکے سب　　ہو گئے بیٹے تب خوش ہوا خوب سا
وہان وہ بیٹیون کو سب لایا تب روبرو　　سبکے سب ہو گئے خادم با صفا
جبتلک جیتا تھا وہ جوان دہر مین　　حسن نیت سے بس کیا کہون بار ہا
ماہ کی پہلی سے گیارہوین کے تلک　　شکر ہی کا سدا کرتا تھا فاتحہ
گیارہوین دہر مین نکلی ہے جب سے ہی　　اے محبو سنو یہ سخن تم میرا
بس کرامی سنی تو فاتحہ پڑھ بہم　　غوث الاعظم کی ہو تجھ سے کیا انتہا
خدمت غوث مین عرض کر اب یہ تو　　ہو تیرا فضل سے حاصل مدعا
یا شہ غوث ہے التجا یہ میری　　جو کہ قاضی ابراہیم ہین با صفا
اونکو خوش بامراد اور رکھ شادمان　　اونکو فرزند نیک ایک کیجیے عطا
عمر ہووے دراز اوسکی مانند خضر　　ہو سکندر سا اقبال اس کا بڑا
ہو ترقی سدا مال اور جاہ مین　　خوار ہوتے رہین اونکے دشمن سدا
ہین جو صالح محمد و عبد الکریم　　اور فتح محمد جو ہین با وفا
اپنے فضل و کرم سے شہ اولیا　　سر پہ ہر اک کے رکھدیجیے دست عطا

تمام　　اور جو سنی کو ہے درد سر فکر　　صندل رحم سے پاوے گا وہ شفا　　شد

تاریخ وفات مصنف صاحب مرحوم

چون کرد رحلت حضرت سنی ازین فنا
در دہر مانندش نشد پیدا ثناخوان نبی
کلک سخنور از پی تاریخ سالش زد رقم
شد قصوی خلد برین ایوا ثناخوان نبی

۱۲۸۸ھ

از جناب محمد عبد الرحیم صاحب حنفی ولد حسرت صاحب مرحوم برادر خورد مصنف صاحب مغفور

نام او آخر بجز وصف محمد مرحبا
لفظ دیگر در دل سنی نیامد مرحبا
چونکہ حنفی رخل تعد ورتخشش نمود
آن زمان ہدست شد وامان مقصد مرحبا
رفت ازین دنیا و در ان عاشق خیر الورا
شد بتاریخ وفاتش فکر بے حد مرحبا
سوے ہاتف دید بلبل این مصرع تاریخ گفت
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

۱۲۸۸ھ

تاریخ وفات جناب قاضی نور محمد صاحب مرحوم و مغفور از نتائج فکر قاضی اسمعیل عفی عنہ

حامی دین قاضی القضات
دار فانی سے آج ہو کے جدا
ہوے رحلت گزین خلد برین
مردم نیک بخت و اہل صفا

ہاے صد ہاے حاجی الحرمین
نور جس کا تہا اوس سجا کے ملا
روز دوشنبہ بیسوین تاریخ
تہا مہینا صفر سفر جو کیا

کلمہ طیب کا ورد تہا جاری
ہر گہڑی ہر پہر صبح و مسا
اسم نور محمد سامی
نام جسکا تہا اوسکے پاس گیا

مجہکو تاریخ کا ہوا جو خیال
ہاتف غیب سے یہ آئی ندا
دل احباب خون ہوا غم سے
آج رخصت ہوے ہادیٔ ہم جدا

۱۲۹۲ھ

تاریخ وفات جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم از نتائج فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا

جناب قاضی ابراہیم ذیجاہ
کہ عالی رتبہ عالی نسب بود
باخلاق و کرم شد [illegible] ندیم
معین مومنان از فضل رب بود

بدل در داشت عشق آل و اصحاب
فدائے حضرت شاہ عرب بود
الٰہی شد او [illegible] مصطفے باد
بیاد و ذکر خالق روز و شب بود

بگلزار جنان بادا مقامش
بہار باغ دین آن خوش لقب بود
چو رحلت کرد او دنیاے فانی
وفا را بہر تاریخش طلب بود

بگفت از رو درد و آہ و فریاد
سہ شنبہ ہفتم ماہ رجب بود

۱۲۹۵ھ

تاریخ وفات جناب قاضی براہیم صاحب مرحوم از نتائج فکر منشی علاو الدین صاحب فرحت

ہفتم ماہ رجب سہ شنبہ بود
نقل کرد آن صاحب تعظیم وا
ہاتفم فرمود اے فرحت بگو
واے نیک می قاضی ابراہیم وا

۱۲۹۵ھ

تاریخ وفات جناب قاضی صالح محمد صاحب [illegible] از نتائج فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا

واحسرتا و ریغا آن صالح محمد
لاریب مرد صالح بود و اسم باسمی
بیداشت خوی یوسف ہر دل عزیز [illegible] بوده
در چاه غم فتاد ندا از مرگ و احباء
در خلق و در مروت ثانی نداشت [illegible] دیگر
در صدق و در وفا آن بے شبہ بود یکتا
از حج چو گشت فارغ آمد [illegible] سے مکہ
واصل بحق شد آنجا از امر حق تعالے
بر لوح مرقد او تاریخ [illegible] نوشتم
گردید دفن صالح در جنت معلا

۱۲۹۶ھ

تاریخ طبع دیوان سنی از فقیر محمد فدا خلف سید غلام حسین صاحب بخاری مرحوم

حبذا شان لقان مدح رسول
شاہد نظم سنی کامل
دلربا ہی است حسن بندش او
بہر تاریخ طبع گفت فدا

حبذا طالبان نیک سبیل
شد زہے از لباس طبع جمیل
طرز مضمون بے نظیر و عدیل
نسخۂ مدحت نبی جلیل

تاریخ دیوان سنی از نتائج فکر جناب مولوی نور محمد صاحب فارغ

یہ صدف سے نکلا ہے در یتیم
یعنے یہ ایک نسخہ در نعت رسول
درج ہین اسمین قصائد بے بہا
تیرہ سو اور دو مین چھاپی یہ کتاب
فارغا کیا بخت او نکے جو یہ لے

کیا کرے تعریف اسکی کوئی علیم
جسکا کاتب ہے مسمی ہم کلیم
جو ہوے مطبوع در فتح الکریم
تا ملے ہر شخص کو سود عظیم
پاوے جنت مین مکان بےخوف و بیم

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ جسنے اپنے حبیب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بندون گنہگار کے لیے سبب تشفع کا ٹھہرایا اور جمیع نعت اوس صاحب لولاک کو شایان ہے کہ جسنے امت عاصی کو از اول تا آخر دل فیض منزل سے نہ بھلایا اما بعد اندنون کتاب مشتمل خیر و ثواب سبب نجات موجب برکات مقصود انام مطلوب خاص وعام یعنے دیوان سنی جسمین عمدہ عمدہ غزلین اور قصائد نعت سرور کائنات صلعم اور اوصاف کرامات حضرت مقبول بارگاہ یزدانی معشوق سبحانی میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ بخط خوب وکاغذ اسلوب باہتمام متوقعان اجر عظیم جناب قاضی عبد الکریم و قاضی رحمۃ اللہ مطبع فتح الکریم مین ماہ محرم ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق چوتھی اکتوبر ۱۸۸۸ء عیسوی کو چھپکر شائع ہوا حسب منشاء قانون بستم ۱۸۴۷ء عیسوی ومطابق ایکٹ نمبر بست و پنجم ۱۸۶۷ء عیسوی کے داخل بھی رجسٹری گورنمنٹ بھی ہو چکا ہے اطلاعاً لکھا گیا وما علینا الا البلاغ

کتبہ عاصی محبوب علی لکھنوی